

## سرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی ریاستیسوال اجلاس

## مباحثات 2017ء

(اجلاس منعقد 13 ماچ 2017ء بہ طبق 13 جمادی الثانی 1438 ہجری، بروز سوموار)

| نمبر شمار | مندرجات   | صفحہ نمبر |
|-----------|---|-----------|
| 1         | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ  | 1         |
| 2         | وقفسوالات۔  | 2         |
| 14        | رخصت کی درخواستیں۔  | 3         |
| 25        | مشترکہ قرارداد نمبر 85 میں جانب رحمت صالح بلوچ صوبائی وزیر، پنس احمد علی احمد زئی اور، جانب ولیم جان برکت۔ (قرارداد منظور ہوئی) | 4         |
| 29        | قائمہ کمیٹیوں کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔   | 5         |

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 13 مارچ 2017ء بمطابق 13 جمادی الثانی 1438 ہجری، بروز سموار بوقت دو پہر 12 بجکر 25 منٹ پر زیر صدارت محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔ راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اسپیکر)۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَبِسُّو الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتُّو الْزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا  
مَعَ الرُّكِعٍ ۝ أَتَاكُمْ مِّنْ أَنفُسِكُمْ وَأَنْتُمْ تَتَنَسَّوْنَ الْكِتَبَ طَافَّا لَا تَعْقِلُونَ ۝  
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط

﴿پارہ نمبر ۱ سورۂ البقرہ آیت نمبر ۲ تا ۴﴾

ترجمہ: اور حق کو بطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور نہ حق کو چھپا، تمہیں تو خود اس کا علم ہے۔ اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ کیا لوگوں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہو؟ اور خدا پنے آپ کو بھول جاتے ہو باوجود یہ کہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تم میں سمجھنیں؟ وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا لَاغْطَ

راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اپسیکر):۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَقَفْهُ سَوَالات۔

میڈم اپسیکر:۔ محترمہ عارفہ صدیق صاحبہ آپ اپنا سوال نمبر 332 دریافت فرمائے۔

محترمہ عارفہ صدیق:۔ سوال نمبر 332؟

میڈم اپسیکر:۔ نواب صاحب آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں اس پر جی۔

نواب محمد خان شاہ ولی (وزیر یحکمہ ملازمت ہائے امور نظم و نسق):۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

332☆ محترمہ عارفہ صدیق۔ نوٹ 8 دسمبر 2016 کو موصول ہوئی۔

کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مختلف سرکاری یحکمہ جات میں تقریباً 35 ہزار اسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کون کن مالی سالوں کے بجٹ میں کن کن یحکمہوں کے لئے کس قدر اسامیاں منظور کی گئیں یحکمہ و گرید وار تفصیل دی جائے اور ان خالی اسامیوں کو تا حال مشتمہ نہ کرنے کی وجہات نیز کیا ان خالی آسامیوں کو 30 جون 2017ء تک پر کرنے کے سلسلے میں ایک لائچ عمل طے پایا ہے تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر یحکمہ خزانہ:

### جواب موصول نہیں ہوا

محترمہ عارفہ صدیق:۔ اپسیکر صاحبہ! جواب موصول ہی نہیں ہوا ہے۔

میڈم اپسیکر:۔ نہیں نواب صاحب! یہ اپ کے department کا نہیں ہے۔ یہ Finance department کا ہے۔ آپ وہ دوسرے سمجھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس کا جواب چونکہ properly موصول نہیں ہوا ہے اور سردار اسلام بن خجو صاحب جو ہیں ہمارے advisor finance ہیں وہ اس وقت موجود نہیں ہیں تو اس کو میں اگلے سیشن کے لیے ڈیفر کرتی ہوں۔

میڈم اپسیکر:۔ محترمہ عارفہ صدیق صاحبہ آپ اپنا سوال نمبر 333 دریافت فرمائیں۔

محترمہ عارفہ صدیق:۔ سوال نمبر 333؟

وزیر ملزومتہاے امور نظم و نق:- جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

**333☆ محترمہ عارفہ صدیق نوٹ 8 دسمبر 2016 کو موصول ہوئی۔ 19 جنوری 2017 کو منور شدہ کیا وزیر ملزومتہاے عمومی نظم و نق ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکملہ خزانہ کی جانب سے مختلف سرکاری مکملوں میں تقریباً 35 ہزار خالی پڑی ہوئی اسامیوں کیلئے ہر ماں سال کے بجٹ میں ایک خطیر رقم کی منظوری دی جاتی رہی ہے۔ اور کیا یہ بھی درست ہے کہ منظور شدہ رقم اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے دیگر مددات میں خرچ کی جاتی رہی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کن کن ماں سالوں کے بجٹ میں کس قدر رقم کی منظوری دی جاتی رہی ہے۔ نیز منظور شدہ رقم جن دیگر مددات میں خرچ کی جاتی رہی ہے کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر ملزومتہاے عمومی نظم و نق:-

ہم نے تنخواہ سے دوسرے مددات میں کوئی رقم خرچ نہیں کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** جی Any supplementar

**محترمہ عارفہ صدیق:-** میڈم اسپیکر! میرے سوال کے مطابق جواب جو ہے وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ اور میں یہاں پر یہ بات میں point of order پر کہنا چاہتی لیکن چونکہ میرے سوالات ہیں تو میں ابھی بولنا چاہوں گی۔

**میڈم اسپیکر:-** آپ اس وقت point of order پر نہیں بات کر سکتی سوالات ہیں۔

**محترمہ عارفہ صدیق:-** نہیں اسی سوال کے مطابق بولوں گی۔

**میڈم اسپیکر:-** نہیں آپ سوال پر supplementary question کر سکتی ہیں۔

**محترمہ عارفہ صدیق:-** نہیں میڈم اسپیکر سوال جو ہے اُس کے مطابق جواب تسلی بخش نہیں ہے۔ تو میں بولنا چاہوں گی اُس پر۔

**میڈم اسپیکر:-** آپ ابھی question کریں نہ اُس پر supplementary question کیا تسلی بخش نہیں ہے۔

**محترمہ عارفہ صدیق:-** میڈم اسپیکر! ہمیں یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ کابینہ کے اجلاس میں یہ فیصلہ ہو گیا کہ جو 35 ہزار اسامیاں ہیں اُس کو تین مہینے میں پر کیا جائے گا۔ لیکن دو مہینے سے بھی زیادہ گزر گیا لیکن اُس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔ کیا ابھی گورنمنٹ یا کوئی منسٹر ہمیں یہ بتائے کہ اس پر عمل درآمد ہو گا بھی یا نہیں۔ شکریہ

میڈم اسپیکر:-

میڈم اسپیکر:- جی نواب صاحب!

وزیر حکومہ ملازمت ہائے امور نظم و نق:- شکریہ میڈم اسپیکر، اس پر کوئی شک نہیں ہے کہ اس پر عملدرآمد ہوگا۔ لازمی اس پر کچھ process کچھ سلسلہ کچھ departments اپنے اپنے departments میں وہ کر رہے ہیں۔ CM cabinet کا فیصلہ ہے، صاحب اور تمام کابینہ کے سامنے secretary صاحب کے سامنے یہ سارا سلسلہ ہوا ہے۔ اور سختی سے ہی ایم صاحب نے یہ کہا ہے کہ ان پر تقریباً یہ جون تک، ان سب departments پر جتنے بھی post ہیں ان سب پر عملدرآمد کیا جائے۔ انشاء اللہ یہ ہو جائے گا۔

میڈم اسپیکر:- جی مجید اچکزئی صاحب any supplementary question

عبدالجید خان اچکزئی:- میڈم اسپیکر یہ بتایا جائے کہ یہ نوکریاں بجٹ میں تھیں یا بجٹ کے بعد پھر اس کی approval ہوئی ہے۔ اور یہ جون کو دو مہینے رہ گئے ہیں۔ کیا یہ mechanism جو ہمارے گورنمنٹ کا جارہا ہے کیا یہ 35 ہزار نوکریاں ہیں۔ پہلے یہ figure چھ ہزار تھا پھر 10 ہزار پھر 15 ہزار اور اگر میں نے پہلے بھی کہا تھا اس ایوان میں اگر یہ آپ biometric systems لے جائے، یہ تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر جائے گی۔ دو مہینے رہ گئے ہیں 35 ہزار پوسٹ میں ہیں سارے صوبے میں پڑھان، بلوج، ہزارہ، پنجابی سارے بے روزگار ہیں۔ اور non development fund کیا کیا کوچھلے کئی سالوں سے development fund میں بدلنا جا رہا ہے۔ ہو گا اس کا طریقہ کیا ہو گا اس پر kindly بتاتا دیں؟

میڈم اسپیکر:- جی نواب صاحب!

وزیر حکومہ ملازمت ہائے امور نظم و نق:- جی میڈم شکریہ، اس میں یہ ہے کہ جو فیصلہ ہمارے cabinet میں اس اسامیوں کے بارے میں ہوا تھا اس کے بارے میں تو میں نے آپ کو بتا دیا کہ اس کا یقینی طور پر CM صاحب نے سختی سے departments کو یہ حکم دیا تھا کہ یہ پُر کریں۔ باقی جو اعداد و شمار اور تفصیل کے جو معاملات اچکزئی صاحب پوچھ رہے ہیں وہ اگر fresh question ہے تو ہم department کی طرف سے تفصیلی اعداد و شمار اور سارا سلسلہ وہ ان کو معاملات کر دینگے انشاء اللہ۔

میڈم اسپیکر:- جی زمرک خان اچکزئی صاحب!

انجمنِ زمرک خان اچزنی:- question میرا ہے جس طرح مجید خان صاحب نے کہا اُس سوال کا جواب نہیں آیا۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ جو 35 ہزار آسامیاں ہیں کیا طریقہ کار ہو گا 7 سے گیا رہ گریڈ تک یا 11 سے 15 گریڈ تک کس طرح بھرتی ہو گے۔ کیونکہ مختلف سوالات اٹھتے ہیں پچھلے اسمبلی میں بھی اٹھتے کہ جی یہ جو کمیٹی بنتی ہیں۔ کمیٹی سے ہم لوگ مطمئن نہیں ہیں، میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سارے ہمارے treasury benches کے 7 سے 11 تک NTS ٹیسٹ کروائیں جائے اور اُس کے باقی جو پوٹھیں ہیں وہ پیلے سروں کیش کو دی جائیں۔ تو ایک میراث کا جو سلسلہ ہے وہ بھی پامال نہیں ہو گا اور ہمارے جتنے بے روزگار ہیں اُس میں یہ احساس محرومی ختم ہو جائے گی کہ جی یہ میراث کے through ہو رہے ہیں۔ اور کیا یہ بجٹ میں آپ لوگوں نے یہ 35 ہزار آسامیوں کے لیے یہ پیسے کہاں سے آئینے یہ ذرا بتایا جائے یہ 35 ہزار تو اربوں روپے بننے ہیں آپ لوگ کس طرح یہ پیسے کدھر سے آئینے کہاں سے آپ اس کو بجٹ کا حصہ بنائیں گے اور کون سے non development میں آپ کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ 35 ہزار لوگوں کو آپ دے سکتے ہیں۔

میڈم اسپیکر:- جی رحیم زیارت وال صاحب on behalf of the government عبد الرحیم زیارت وال (وزیر حکومت تعلیم) :- میڈم اسپیکر! معزز رکن نے جو سوال کیا ہے مجید خان اچزنی صاحب نے زمرک صاحب نے non development fund کی پیسوں کی بات ہے۔ جو post create کرتے ہیں تو non development میں پہلے سے شامل ہو جاتا ہے اب اُس پر عملدرآمد کرنارہ جاتا ہے، وہ اپنی جگہ پر۔ لیکن non development بجٹ میں یہ پوٹھیں ہماری منظور ہیں اور ہمارے پاس ان کی تاخواں کے پیسے بھی موجود ہیں۔ دوسری بات یہ کہ 35 ہزار پوٹھوں کا بتایا تھا، 35 ہزار پوٹھ میں ایک سروں کیش کو دے چکے ہیں۔ health میں جو پوٹھیں ہوئے پوٹھ میں already ہم health service کی مطابق ترقیاً سائز سے 7 ہزار final مرحلہ میں ہے۔ کوئی چار ہزار سے زیادہ پوٹھیں وہاں پر کوئی تین ہزار سائز ہے تین ہزار یا چار ہزار تک پوٹھیں ایجوکیشن میں ہیں۔ جس کو health testing service کے ذریعے سے health service education posts میں ہے کہ اُس کو ہم decision کیتے گئے ہیں۔ کیونکہ ہم testing service کے ذریعے سے ہم تعینات کریں گے اور non education کی health service کے ذریعے سے departmental committees، teaching posts

کے ذریعے سے testing service کی وجہ پر، ہم technical posts اور teaching staff کے ذریعے سے کریں گے۔ تو ہم بھی اشتہار اخبار میں دے رہے ہیں ایک دو دن میں آجائے گا service testing آجائیں گے کہ کس کی کیا وہ ہے اُس بنیاد پر ہم جائیں گے۔ اور بات یہ بھی کہی گئی تھی کہ جوں تک اگر یہ تعینات نہیں ہوئے تو یہ laps ہو جائیں گے۔ laps کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ اُس کا اپنا ایک طریقہ کار ہے یہ پوٹھیں ہماری پاس ہیں جوں تک جولائی تک ہم انشاء اللہ و تعالیٰ کوشش کریں گے کہ ان سب کو ہم لگوالیں گے اپنی ترتیب کے ساتھ testing service والے testing service سے اور department کمیٹیاں جو بنی ہیں، departmental کمیٹیوں کے ذریعے سے ہم اس کو بھریں گے اور انشاء اللہ و تعالیٰ لوگوں کو جو روزگار ہیں وہ دے دینگے۔ لیکن جو تعداد بتائی گئی ہے سچ اُتنا نہیں ہے جتنا وہ بتا رہے ہیں اور اُس میں کچھ already process میں ہیں۔ اور باقی کو process میں ڈالنا ہیں۔ تو یہ بنیادی طور پر صورت حال ہے اور اس صورت حال سے میں ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا تھا اور یہ اُن کے لیے اُس کی تفصیل ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** thank you جی عارفہ صاحبہ! ابھی تین questions ہو چکے ہیں supplementary

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- میڈم اسپیکر اس میں۔

**میڈم اسپیکر:-** جی پہلے میں محرك کو دے دوں وہ کچھ کہنا چاہی ہیں جی۔

**محترمہ عارفہ صدیق:-** میڈم اسپیکر! یہاں پر زیارت وال صاحب نے بتایا کہ جوں جولائی تک پر ہو جائیں گی آسامیاں لیکن ہمیں تو بتایا گیا کہ اگر جوں تک ان پر تعیناتیاں نہیں ہوئے تو یہ سارے jobs ہیں وہ laps ہو جائیں گے۔

**میڈم اسپیکر:-** زیارت وال صاحب نے میرے خیال میں clear کر دیا۔

**محترمہ عارفہ صدیق:-** تو ہمارے نوجوان در پدر پھر رہے ہیں ڈگریاں ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں کوئی job نہیں ہے کچھ نہیں ہے تو اس حوالے سے۔

**میڈم اسپیکر:-** مجیدا چکزئی صاحب آپ question کر چکے ہیں اس پر۔

**عبدالجید خان اچکزئی:-** نہیں میں مطلب میڈم اسپیکر یہ پبلک سروں کمیشن کی جو بات ہو رہی ہیں 6 ہزار، 8 ہزار پوٹھوں کی پبلک سروں کمیشن کا mechanism تو دو سال سے لوگوں نے ٹیسٹ پاس کیے ہیں

interview نہیں ہو رہے ہیں جیسے ہمارتے باقی departments میں ہیں۔ بہت سے departments ایسے ہیں جنہوں نے 6 مہینے پہلے یہ Test, interviews لیے ہیں departments نہیں ملے ہیں لوگوں کو، آخر مطلب گورنمنٹ، میں بھی گورنمنٹ کا حصہ ہوں مگر صوبے کے نوجوان لڑکیاں لڑکے بیروزگاریں، mechanism کیا ہے؟

میڈم اسپیکر:- مجید اچنری صاحب! آپ اس پر نیا question لا سکتے ہیں۔ آپ خود parliamentarian ہیں آپ کو پتہ ہے کہ supplementary میں اس طرح نہیں ہو سکتا ہے۔ عبدالجید خان اچنری:- ابھی بھی اس وقت بے روزگاری کے علاوہ کون سا اہم issue ہے جو نہیں ہے؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ جوں جولائی تک تو جوں جولائی تک next year means next year.

میڈم اسپیکر:- تشریف رکھیں کیونکہ یہ بات کر چکے ہیں۔ جی سردار عبدالرحمن کھیزان صاحب! this is the last

سردار عبدالرحمن کھیزان:- میڈم اسپیکر اس پر question یہ بن رہا ہے اور تھوڑا سا ہم لوگ بھی آج تو یہ ہمارے پرنسپل صاحبان بیٹھی ہیں، ہمارے مہماں ہیں، اپوزیشن کی طرف سے میں ان سب کو جو اقوام متحدة کا آج دن منایا جا رہے اُس سلسلے میں وہ تشریف لائے ہیں sorry commonwealth کا۔ تو ان گلریوں میں جو بھی ہمارے دوست آئے ہیں، اپوزیشن کی طرف سے میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر:- جی اس میں آپ بعد میں welcome کر سکتے ہیں پہلے وقفہ سوالات ختم ہو جائیں۔ سردار عبدالرحمن کھیزان:- اُپر میرے نونہال بیٹھے ہیں ان کو میں welcome کرتا ہوں۔

یہاں پر جو supplementary question ہے، اس پر جو یہاں پر جو question ہے کہ یہ 35 ہزار پوسٹوں کا بڑا نظر ہے، باہر بھی چلا ہے، بے روزگار بڑے خوش ہوئے، اس کا بریک اپ ہمیں نہیں دیا گیا۔ اب پچھلے دونوں بلکہ ایک ہفتہ پہلے چار سو پوسٹیں S&GAD کی all fill کی گئی ہیں۔ کس طریقہ کار کے تحت کیا؟۔ اور کیا وہ بھی ان 35 ہزار کا حصہ تھے؟ kindly اس کا مجھے جواب چاہیے؟ thank you

میڈم اسپیکر:- جی نواب صاحب! ایسے سردار صاحب کیونکہ supplementary questions تین آپ کو پتہ ہے آپ بھی ہیں آپ لوگ parliamentarian ہیں اس پر منے please لے کر آئیں کیونکہ دیکھیں آپ کے ممبر زیر نہیں لیکن میں پھر بھی نواب صاحب اگر۔ جی نئے questions لے کر آئیں کیونکہ دیکھیں آپ کے ممبر زیر نہیں

بیں۔ اُس کے باقاعدہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ بہت ہی fresh questions ہیں۔ آپ اس پر next session میں اور بڑے اچھے questions ہیں آپ اس پر next session میں لے کر آئیں۔ سردار عبدالرحمن کھیتران:- نہیں نہیں میڈم اسپیکر! یہ اس کا حصہ ہے کہ بھرتیاں ہو رہی ہیں اور حجم زیارت وال ایجوکیشن منستر ہیں اور میرا اس وقت ضمیم سوالات یا supplementary questions ہمارے S&GAD منستر سے چل رہے ہیں۔ قولاً kindly میں جواب دے۔ میڈم اسپیکر:- جی نواب صاحب!

وزیر یحکمہ ملازمت ہائے امور نظم و نق:- جی ہاں، اچھا باقی جو وہ 35 ہزار پوٹیں ہیں وہ سلسلہ ہے وہ تو زیارت وال صاحب نے بتا دیا تفصیل سے۔ باقی رہا سوال ان کے اعداء شمار کے حوالے سے محترم سردار صاحب یہ 400 پوسٹ کی تعیناتی کے بول رہے ہیں۔ تو یہ 400 پوسٹ کی تعیناتی نہیں ہوئی ہے ابھی تک۔ یہ پوٹیں نائب قاصد کی میں مختصر ازراوہ کر کے لایا ہوں۔ نائب قاصد کے تقریباً 156 پوٹیں ہیں۔ ابھی جن کی تعیناتی ہوئی اور معدود رکوٹھ اس کا 2% ہے جو تین بنتے ہیں اور اقلیت کو 5% ہیں جو 7 بنتے ہیں اور خواتین کو 5% ہے جو 7 بنتے ہیں۔ اور 13 آسامیاں دفتری کے ہیں اور تیرا آسامیاں فوٹو اسٹیٹ مشین آپریٹر کے ہیں تقریباً 182 پوٹیں ہیں total۔ جن کی اب تک یہ class four appointments کی ان کو ہوئی ہیں اور وہ cabinet کے فیصلہ کے مطابق جو ایک department کے کمیٹی بنے ہیں، اُس کمیٹی نے اُس پالیسی کو باقاعدہ طور پر follow کرتے ہوئے ان کی appointments کی ہیں سارے۔

میڈم اسپیکر:- ok thank you جی وليم برکت صاحب!  
ولیم جان برکت:- میڈم اسپیکر! میں محترم منستر صاحب کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے session میں بھی ہم نے یہ بات کی جیسے وہ فرمائے ہیں کہ 7 ہم نے جو minorities کو دیا، یہ حقیقت نہیں ہے۔ 5 صرف دیا گیا ہے جبکہ ہمارا 7 کوٹھ بنتا ہے۔

میڈم اسپیکر:- ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ نوٹ کر لیا گیا ہے جی نواب شاہوانی صاحب منستر ایس اینڈ جی اے ڈی۔

وزیر یحکمہ ملازمت ہائے امور نظم و نق:- جی شکر یہ میڈم، اچھا اس میں یہ ہے کہ ولیم برکت صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ میں نے بھی اپنے سیکریٹری سے آج ہی یہ پوچھا تھا کہ یہ جو اقلیت کا کوٹھ ہے وہ 5% ہے جو 7 پوسٹ بنتے ہیں۔ جن میں پانچ کی تعیناتی ہو چکی ہے 2 پر انہوں نے کہا کہ وہ جو تھے وہ candidate جو تھے وہ

2 اُس میں نہیں آئے تھے۔ جن کی وجہ سے وہ 2 خالی پڑی ہیں۔ اور خواتین کا کوٹھ جو ہے وہ 5% میں 7 بنتے ہیں، جن پر 2 خواتین ٹوٹل آئے تھے۔ جن کی تعیناتی ہو چکی ہے۔ اور باقی 4 میرے خیال 5 بنتے ہیں خواتین اور کچھ 10, 15 یا 20 پوسٹیں ایسی ہیں جو رہ گئے ہیں۔ انہیں میں جن کا وہ مہینے ڈیڈھ مہینے کے بعد وہ advertise کر کے ان کو دوبارہ کر لینے۔

میڈم اسپیکر:- جی ٹھیک ہے you thank -

**عبدالجید خان اچھری:-** اس دن آپ نہیں تھیں۔ اپنے صاحبے chair کیا تھا، اس پر اس اسمبلی میں ڈیڈھ گھنٹے debate ہوتی تھی۔ گیلو صاحب آج نہیں ہیں اُس نے کہا تھا کہ مجھے S&GAD کے سیکرٹری نے کہا کہ ہم نے قرعہ اندازی کے ذریعے S&GAD کے چارسو سے زیادہ پوسٹوں کو پڑ کیا ہے۔ یہ اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ساڑھے چارسو، یا، چارسو پوسٹ cancel ہیں یا یہ اس قرعہ اندازی کے تحت ہوں گے۔ اور دوسری بات یہ ہے میڈم اسپیکر! کیا جیسے ہمارے سردار صاحب نے کہا تھا non development کا بجٹ جو پڑا ہے۔ change میں development میں یہ government assurance ہمیں ہے، یا، نہیں ہے۔

Please bring a new question on that for next session.

سوال نمبر 333 جو ہے وزیر کی یقین دہانی پر نہیں دیا گیا۔ مولانا عبدالواسع صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 338 دریافت فرمائیں۔

**مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف):-** سوال نمبر 338

وزیر یونگ ملازمت ہائے عمومی نظم و نقش:- جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

**338☆ مولانا عبدالواسع - نوٹ 26 جنوری 2017 کو موصول ہوئی**

کیا وزیر ملازمت ہائے عمومی نظم و نقش از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے مورخہ 18 ستمبر کے تناظر میں صوبہ کے تمام سرکاری، دفاتر، تعلیمی اداروں و دیگر سرکاری اداروں میں اردو کے نفاذ کے لئے کون کو نے اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ نیز تمام سرکاری مکملوں اور دفاتر میں کب سے اردو زبان میں خط و کتابت اور سرکلرز جاری کرنے کا آغاز کیا جائیگا؟

**وزیر ملازمت ہائے عمومی نظم و نقش**

اس ضمن میں تحریر ہے کہ محکمہ ملازمت ہائے عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان نے 11 نومبر 2015 کو تمام محکموں کے معتمدین کو خط ارسال کئے ہیں اور ساتھ ہی محکمہ ہذا کے نائب معتمدین کو بھی خط ارسال کئے ہیں۔ تفصیل فیگ ب و پ ختم ہے لہذا اسمبلی لا سیریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**میڈم اسپیکر:-** جی مولانا صاحب any supplemental مولانا عبدالواسع (فائدہ حزب اختلاف) :- جی نہیں کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** سوال نمبر 338 نہیں دیا گیا۔

مولانا عبدالواسع صاحب! اپنا سوال نمبر 339 دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالواسع (فائدہ حزب اختلاف) :- سوال نمبر 339

وزیر محکمہ ملازمت ہائے امور نظم و نق :- جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

**☆ 339 - مولانا عبدالواسع - نوٹ 26 جنوری 2017 کو موصول ہوئی**

کیا وزیر ملازمت ہائے عمومی نظم و نق از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ پریم کورٹ کے مورخہ 8 ستمبر 2015 کے فیصلے کے مطابق حکومت نے اردو زبان کے نفاذ کے سلسلے میں اب تک کل کتنے آفسران والہکاران کو دفتری اردو کو س کروائے گئے ہیں؟ اور کمپیوٹر کے ذریعے اردو میں خط و کتابت کی سہولیات کتنے دفاتر میں فراہم کی گی ہے؟۔ نیز تاحال کل کتنے محکموں نے اپنی ویب سائٹ اردو میں تیار کر کے لائچ کر دی ہے؟۔

**وزیر ملازمت ہائے عمومی نظم و نق:-**

اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ملازمت ہائے عمومی و نق نے بلوچستان سول سیکرٹریٹ کے اب تک دوسوچا لیں (240) ملازمین کو دفتری اردو کو س کروادیا گیا ہے۔ اور مزید ملازمین کی تربیت جاری ہے۔ جبکہ حکومت بلوچستان کی ویب سائٹ www.Balochistan.gov.pk کے نام سے موجود ہے۔ جس میں تمام انتظامی محکموں کے نام ان کے لنکس کے ساتھ موجود ہیں۔ جن پر مطلوبہ معلومات انگریزی اور اردو میں اپ لوڈ کر دی جاتی ہے۔ مزید برآں، اردو کی ویب سائٹ بنانے کے انتظامات بھی کیئے جا رہے ہیں۔ جو کہ جلد ہی مکمل کر لئے جائیں گے

**میڈم اسپیکر:-** جی مولانا صاحب any supplemental

**فائدہ حزب اختلاف:-** جی میڈم اسپیکر صاحب ہاں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے دوسوچوں کو training بھی دیدیا اور ہم نے سب کچھ کر دیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب تک ان کے ثمرات میرے خیال تمام دفاتر کے اندر

اور تمام مکموں کے اندر آنا چاہئے تھا۔ لیکن اب تک ان کی کوئی اثرات نظر نہیں آ رہا ہے کہ جب اتنے بڑے کام کئے ہیں۔ لوگوں کو بھی train کر دیا اور اس کے بعد بھی work file بھی ہوتا ہے تمام مکموں کے اندر حکومت بلوجستان کے جو work file ہوتا ہے۔ وہ English میں ہوتا ہے اب تک کوئی work file اردو میں نہیں ہوا ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اگر اتنی بڑی کام اور اتنی اخراجات کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** جی نواب شاہو ای صاحب minister S&GAD

وزیر ملازمت ہائے امور نظم و نسق:- مولانا واسع صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس بارے میں، میں نے آج ہی اپنے سیکرٹری صاحب کے ساتھ مختصر سامینگ کیا تھا۔ اس حوالے سے میں نے بھی یہ کہا تھا کہ کچھ عرصہ پہلے تقریباً start ہوئے تھے۔ اردو میں جو files ہمارے پاس آتے تھے تو معلوم ہو جاتا تھا۔ پھر اس کے بعد mix ہو گئے کچھ اردو میں کچھ English میں یہ سلسلہ چلتا رہا لیکن آج میں نے پھر اپنے سیکرٹری کو پابند کیا ہے۔ کہ وہ دوبارہ letter لکھے اور باقی department secretaries کو بھی کہا جتنے گا۔ کہ وہ دوبارہ files ہے سرکاری کارروائی ہوتی ہے۔ وہ سارے کے سارے اردو میں کئے جائے کیونکہ یہ پریم کورٹ کا آرڈر بھی ہے۔ اور باقی یہ کہ ایک چیز ہو گئی ہے تو باقاعدہ طور پر آج ہی میں نے سے کہا ہے انشاء اللہ آئندہ سارا کارروائی اردو میں کیا جائے گا۔

**میڈم اسپیکر:-** سوال نمبر 339 نمٹا دیا گیا۔ پنس احمد علی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 336 درافت فرمائیں۔

**پنس احمد علی احمد زئی:-** سوال نمبر 336

**میڈم اسپیکر:-** جی minister نہیں اس وقت تو میں اس کو session next کے لیے ڈیفر کرتی ہوں۔

**پنس احمد علی احمد زئی:-** میڈم اسپیکر! اس طرح ہے کہ جو جواب موصول ہوا ہے اس کو اگر ہم غور کریں تو بڑا لچسپ سوال آ رہا ہے میں یہ پوچھ رہا ہو اک ہمیں سمشی تو انائی سے ہمیں بچت کتنا ہوئی۔ اب اس بچت میں جو ہے نئے سال میں جو ہے وہ تقریباً 29 کروڑ یعنی جو پیسہ سمشی تو انائی سے پچنا چاہئے۔ وہ مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** مورخہ 10 مارچ 2017 کو مُؤخر شدہ سوالات، انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 323 دریافت فرمائیں۔

13 مارچ 2017ء

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

13

انجینئر زمرک خان اچنزی:- سوال نمبر 323

مینیٹر اپسیکر:- جنرل minister education

وزیر حکومت تعلیم:- مینیٹر اپسیکر thank you جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

323☆ انجینئر زمرک خان اچنزی 10 اگست 2016 کو نوٹس موصول ہوئی۔

### 29 ستمبر 2016ء اور 16 جنوری 2017 کو موخر شدہ

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کوئی شہر میں قائم پرائزی، مڈل اور ہائی سکولوں کی کل تعداد متعدد ہے اور یہ کن کن علاقوں میں واقع ہیں اور ان سکولوں میں تعینات کردہ اساتذہ کی مکمل تفصیل دی جائے نیز 15-2014 اور 16-2015 کے دوران کن کن سکولوں کو کل کتنی مالیت لیبارٹری کا سامان فراہم کیا گیا۔ تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر حکومت تعلیم:-

تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لامبیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

مینیٹر اپسیکر:- جی زمرک خان اچنزی صاحب any supplementary

انجینئر زمرک خان اچنزی:- اس میں جو تفصیل جوانہوں نے دی ہے جو لیبارٹریز کے متعلق میں نے پوچھا تھا۔ کہ اس میں خرچ جو ہوا ہے۔ ایک تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہ کس criteria کے تحت جو ہے وہ تقسیم کرتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ جو مختلف اسکولوں کے نام دے ہوئے ہیں۔ وہی criteria کے مطابق کس کو ایک لاکھ سے زیادہ اور کہیں پر وہ ایک سال میں 55 ہزار دیا۔ دوسرے اسکول کو 23 ہزار کسی کو 48 ہزار تو یہ جو ہے کون سا طریقہ کا رہے۔ یہ زراعتیاں kindly بتاتا ہیں۔

مینیٹر اپسیکر:- جنرل minister education عبد الرحیم زیارت وال۔

وزیر حکومت تعلیم:- طریقہ کاربنیادی طور پر اسکول involvement پر ہوا کرتا ہے کہ کس اسکول میں کتنا involvement ہے۔ ہائی کالاسز کی اس کی بنیاد پر جوان کی ضرورت ہوتی ہے ان کے لیے فنڈ رخص کیا جاتا ہے۔ لیبارٹریز کے لیے دیا جاتا ہے۔

مینیٹر اپسیکر:- جی جواب دیدیا any other مولانا عبدالواسع صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 337 دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالواسع (فائدہ حزب اختلاف) :- سوال نمبر 337۔

مینیٹر اپسکر:- جی minister education.

عبد الرحیم زیارتول:- جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**337☆ مولانا عبدالواسع 25 جنوری 2017 کنوش موصول ہوئی۔**

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے مورخہ 8 ستمبر 2015 میں نصاب تعلیم کو اردو میں منتقل کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے نصاب تعلیم کو اردو میں منتقل کرنے کیلئے کون کو نے اقدامات اٹھائے ہیں۔ اور کب تک نظام تعلیم کو مکمل طور پر اردو میں منتقل کر لیا جائیگا۔ نیز مذکورہ محکمہ کے زیر کنش روڈ دفاتر، یونیورسٹیز اور کالجز میں خط و کتابت کا آغاز کب سے اردو میں کیا جائیگا۔

وزیر مکمل تعلیم:-

محکمہ ملازمت ہائے عمومی نظم و نتیجے حکومت بلوچستان نے عدالت عظمی کے حوالے سے درج ذیل مورخہ 18 اگست 2016 کو ہدایات جاری کئے ہیں۔

"حکومت پاکستان اور معزز سپریم کورٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ سرکاری محکمہ جات میں تمام خط و کتابت میں اردو زبان کا استعمال کیا جائے۔"

اسی طرح محکمہ ثانوی تعلیم نے اپنے ماتحت دفاتر کو مورخہ 31 اگست 2016 کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ خط و کتابت میں اردو زبان کا استعمال کیا جائے جہاں تک نصاب تعلیم کو اردو میں منتقل کرنے کا سوال ہے اس حوالے سے حکومت بلوچستان سے کوئی احکامات موصول نہیں ہوئے ہیں۔

مینیٹر اپسکر:- جی مولانا صاحب Any supplemental

قائد حزب اختلاف:- میرا خیال ہے یہ وہی سوال ہے جو نواب صاحب سے بھی تھا۔ لیکن اب تک عملدرآمد نہیں لیکن minister صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے خطوط وغیرہ جاری کر دیا ہے۔ لیکن اب تک میرے معلومات کے مطابق حکومت بلوچستان جتنے بھی محکمے ہیں۔ یا، اگر محکمہ تعلیم ہے، یا S&GAD ہے یا مختلف محکمے ہیں۔ اب تک اس میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہم نے کچھ کر دیا ہے لیکن میرے معلومات کے مطابق ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔

مینیٹر اپسکر:- انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب کا سوال نمبر 323 اور مولانا عبدالواسع صاحب کو سوال

نمبر 337 کو نمادیا ہے۔ اور minister education اس پر حساب دینا چاہر ہے یہ۔ جی۔  
**وزیرِ حکومت تعلیم:-** میڈم اسپیکر سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے بلکہ تھا۔ کہ کارروائی اردو میں کی جائے۔ اب تک سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ اس میں بھی یہ کارروائی اس طریقے سے شروع نہیں ہو سکی ہے اور تمام جو law concern book ہے، اس کو بھی translate کر کے اردو میں مہیا کرنا تھا۔ تو یہ لمبا چڑا کام ہے جیسے minister S&GAD کا صاحب نواب شاہوائی صاحب بتا چکے ہیں۔ ہم نے اس پر کام شروع کیا ہے اور اس میں training کی ضرورت تھی۔ بھی کردادی ہے لیکن training بھی مراحل میں ہو گی۔ کچھ کے ہم نے کر دئے ہے کچھ کے کرنے ہیں۔ اور یہ جو ہماری کارروائی ہے وہ اردو میں شروع ہو چکی ہے اور مزید ہم اس پر جا رہے ہیں۔ تو یہ بنیادی طور پر ایک مسئلہ یہ ہے پہلے جو شیوگرا فرسودہ انگریزی کے وہ سیکھتے تھے۔ اب ہم اس کو اردو پر لے جا رہے ہیں۔ تو وہ ہمارے پاس کم بھی ہے اور سیکھنے کے لیے وقت بھی چاہئے، تو انشاء اللہ سپریم کورٹ کے فیصلہ پر عملدرآمد ہو گی اور ہم عمل درآمد میں تاخیر نہیں کر رہے ہیں۔ اور یہ کام اتنا تیز بھی نہیں سکتے جتنا کہ کہہ رہے ہیں کہ بس نافذ ہونا چاہئے کیونکہ خط و خطابت لکھنا typist ان کے لیے مشینی اردو والی خریدنا English کی پہلے موجود تھی۔ اب اردو لے آنا اردو ورژن اس میں ڈالنا اس کو develop کرنا، اس کے لیے یہ چیزیں اس میں رکارڈیوں کے طور پر پہلے بھی یہ سوال کر چکے ہیں۔ اس سے پہلے بھی وہ لا چکے ہیں۔ اس پر عمل درآمد جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کارروائی مکمل طور پر اردو پر چلی جائے گی thank you۔  
**میڈم اسپیکر:-** مولانا عبد الوحید صاحب! سوال نمبر 337 نمادیا گیا۔ وفقہ سوالات ختم۔  
**سیکرٹری اسمبلی رخصت کی دراخوستیں پڑھیں۔**

**رحمت اللہ علیک (سیکرٹری اسمبلی)۔** سردار اسلام بن جو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کراچی جانے کی بناء آج کی نشست سے شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اسپیکر:-** آیا رخصت کی دراخوست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:-** جناب رحمت صالح بلوچ صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئی سے باہر ہونے کی بناء آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہے گے۔

**میڈم اسپیکر:-** آیا رخصت کی دراخوست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:-** محمد خان لہڑی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف اپنے حلقت انتخاب میں ہونے کی بناء آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر:- آیا رخصت کی دراخوست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے بزری فون اطلاع دی ہے کہ موصوف اپنا حلقہ انتخاب میں ہونے کی بناء آج کے نشست رخصت منظور کرنے کی دراخوست کی ہے۔

میڈم اسپیکر:- آیا رخصت کی دراخوست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- مفتی گلاب صاحب نے عمرے کی ادایگی کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے

میڈم اسپیکر:- آیا رخصت کی دراخوست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

آن CPA کی تمام شاخوں میں یوم دولت مشترکہ یعنی CPA کا دن منایا جانا ہے۔ ہماری gallery میں جتنے بھی students کے institution تشریف لائے ہیں ان کو اور ہماری guest galler جو ہے اسپیکر wellcome gallery میں جتنے بھی خواتین و حضرات اس دن کی مناسبت سے تشریف لائے ہیں۔ میں انکے CPA کرتی ہوں۔ میں اس وقت تھوڑا اس introduction پڑھوں گی کہ یہ CPA کیا ہے۔ اور چونکہ یہ CPA کو observe کر رہے ہیں، تو first time اس کے بعد جو ممبر ان سے کہوں گی کہ اپنے اپنے خیالات اس بارے میں کریں گے۔ چونکہ CPA والوں کی وفادا observe بھی کر رہے ہیں میں اس کو اور دو میں پڑھوں گی۔ آج 13 مارچ کو تمام دنیا میں دولت مشترکہ کا دن منایا جا رہا ہے۔ اسی مناسبت سے آج بلوچستان اسمبلی میں پہلی دفعہ history میں یہ دن منایا جا رہا ہے۔ دولت مشترکہ 52 آزاد اور خود مختار سیاستوں کی ایک رضا کار نہ تنظیم ہے، دولت مشترکہ 5.4 ارب لوگوں کا گھر ہے جس میں ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک شامل ہیں۔ دولت مشترکہ کا شمار قدیم تنظیموں میں ہوتا ہے۔ رکن ممالک میں وہ شامل ہے، جو بالواسطہ، یا بلا واسطہ، برطانوی راج کے ذریعے انتظام رہے، دولت مشترکہ کے اقدار میں 900 ad گیا ہے。 دولت مشترکہ کے ذریعے اور مضبوط جمہوریت کو فروغ دینا شامل ہے۔ دولت مشترکہ نے ہمیشہ governance قانون کی بلا دستی اور مضبوط جمہوریت کو فروغ دینا شامل ہے۔ دولت مشترکہ کے اقدار میں ہمیشہ جمہوریت، جمہوری، اقدار اور روابیات امن کی بحالی اور اقتصادی ترقی کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس سلسلے میں بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ مل کر عوامی خوشحالی کے لیے اپنی خدمات سرانجام دی ہیں۔ دولت مشترکہ کا بنیادی مقصد رکن ممالک میں قانونی نظام کی بحالی اور حمایت کرنا ہیں۔ دولت مشترکہ کا مقصد رکن ممالک کی شہر یوں کی فلاج و بہبود کے لیے کام کرنا اور عالمی سطح پر رکن ممالک کی مشترکہ مفادات کے لیے کام کرنا ہیں۔ دولت مشترکہ کا سال 2017ء کا موضوع قیام امن ہے، امن 21 ویں صدی میں سب سے بڑی اہم ضرورت

ہے۔ قیام امن کے لیے حقیقی سیاست، انصاف تک آسان رسائی، عوام کی جان و مال کی حفاظت، معیار زندگی کی بہتری اور اقتصادی بحالی جیسی اقدامات کی ضرورت ہیں۔ امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کا ایک قول ہے۔ میری پہلی خواہش یہ ہے کہ میں یہ دلکھ سکوں۔ بنی نوع انسان جنگ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکال دیں۔ کیا ہمیں بندوقوں، بموں، توپوں کی ضرورت ہے؟۔ جبکہ دوسری طرف ہمارے بچے، بھوک اور افلاس سے مر رہے ہیں۔ ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کے لیے فیصلہ کرنا ہو گا کہ ہم ان کو کیا دے کر جانا چاہتے ہیں۔ ہمیں ہماری ترجیحات دلکھنا ہوں گی۔ غلط ترجیحات ہمیشہ معاشرے کے دہانے پر لاکھڑی کرتی ہیں۔ اور پھر وہ اس سے واپسی تقریباً نمکن ہو جاتی ہے۔ 2017ء کو قیام امن کا سال منانے کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگوں میں امن کی اہمیت اور شعور بیدار کرنا ہیں۔ امن بہترین تخفوں میں سے ایک ہے۔ اپنے آنے والی نسلوں کو امن میں سے بہتر کوئی تنفس نہیں دے سکتے۔ دولت مشترکہ کا مقصد رکن ممالک کے درمیان باہمی تعلقات کو فروغ دینا اور ایک پر امن معاشرے کی تخلیق کرنا جو کہ خوش حالی کی ضمانت ہے۔ دولت مشترکہ کے 52 ممالک کی آبادی تقریباً 2 ارب ہے جس میں سے 60 فیصد آبادی کی عمر 30 سال سے کم ہے، نوجوان کسی بھی ملک اور قوم کے لیے ایک اہم سرمایہ ہوتے ہیں۔ اور نوجوانوں نے ہمیشہ یہ ثابت کیا ہے کہ تبدیلی کی علمبردار ہیں۔ دولت مشترکہ نے ہمیشہ نوجوانوں کی اہمیت کو تعلیم کیا ہے۔ اور ان کو تعلیمی و تکنیکی مدد فراہم کی ہے۔ اگرچہ اس تنظیم کا سیاسی اور اقتصادی اثر و سونx تھوڑا ہے لیکن پھر بھی اس نے چھوٹے ممالک کو موقع فرماہم کیا ہے۔ کہ وہ ترقی پذیر ممالک کے ساتھ بیٹھ کر اپنے خدشات اور اپنے سفارشات کر سکیں۔ دولت مشترکہ کا مقصد امیر اور غریب ممالک کے درمیان خلچ کو کم کرنا، ان کے درمیان مضبوط و دیرپارواط قائم کرنا اور رکن ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دینا ہیں۔ جو کہ تمام رکن ممالک کا مشترکہ مفاد ہے۔ امن زندہ باد، پاکستان پاکندہ باد۔

**میڈم اسپیکر:- جی عبدالرحیم زیارتوال صاحب۔**

**وزیرِ حکومہ تعلیم:-** شکریہ میڈم اسپیکر Commonwealth کے حوالے سے جو مہمان اسپیکر گیلری میں مردو خواتین اور وزیریز گیلری میں طلباء و طالبات آج یہاں آئے ہیں میں گورنمنٹ کی جانب سے انکو خوش آمدید کہتا ہوں۔ وہ آئے ہیں اور ہماری اسمبلی اجلاس دیکھ رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! Commonwealth یہ جو ادارہ ہے۔ بہت قدیم ایک تنظیم ہے۔ آپ پہلے بتاچکی ہیں کہ 52 ممالک پر مشتمل ہے اور ان ممالک کی آبادی جن Commonwealth کے جن 2.4 Billion اجلاسوں میں میں گیا ہوں۔ بنیادی طور پر Commonwealth ممالک میں جو مسائل ہوتے ہیں۔ ان پر

ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ Commonwealth میں اقوام متحده کی جانب سے دُنیا کے لئے debate جو پیغامات ہیں مختلف اُس میں ہیں۔ اُس کو رکھا جاتا ہے۔ اور اس پر بریفنگ دی جاتی ہے اٹرنسٹشل ماہرین کے ذریعے سے اور ان چیزوں کو اجاگر کیا جاتا ہے اور حکومتوں کو پابند کیا جاتا ہے کہ وہ اُس پر عملدرآمد کریں۔ میدم اسپیکر! اس وقت جن مسائل سے ہم دوچار ہیں۔ ملک کے حوالے سے بھی معاشرے کے حوالے سے بھی اور ارگر دکا جو ماحول ہے اور اٹرنسٹشل جو صورت حال ہے اُس میں امن اب تقریباً تمام ممالک تماں، گلوب کا ایک شعار بن چکا ہے کہ امن ہونا چاہئے اور ہم وہ لوگ ہیں جو اس حوالے سے ڈسٹرکٹ دی کے حوالے سے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ اور جس طریقے سے ہم متاثر ہیں اور اُس میں حکومتوں کا جو کردار ہے۔ ہم پیک نمائندوں کی حیثیت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ امن ہر صورت میں برقرار رکھا جائے۔ اور مداخلت کی پالیسی ترک کی جائے۔ کسی کو بھی کسی دوسرے ملک کے معاملات میں خل دینے کی کوئی اجازت نہ ہو۔ وہ پالیسی جو ممالک Commonwealth میں ہے وہ اس پر کتنا عملدرآمد کر سکتے ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر یہ اقوام متحده کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی مداخلت کا روک جہاں بھی وہ مداخلت کر رہا ہے کسی کے معاملات میں اُس کوختی سے روکے۔ اُس کے لئے قوانین بنائیں۔ اُس کیلئے ضابطے مرتب کریں۔ اور یہ سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ آج جس آگ میں ہم جلس رہے ہیں ہمیں جن بربادیوں کا سامنا ہے۔ ہماری مائیں یوہ ہو رہی ہیں۔ ہماری سوسائٹی میں یتیم پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ایک بربادی کا ہمیں سامنا ہے۔ تو آج کے دن Commonwealth کے حوالے سے ہمیں اس پر جانا چاہئے اور Commonwealth خود اقوام متحده کا اہم ترین جوان کے ممالک ہیں وہاں پر جا کر اجلاسوں میں بیٹھے ہیں۔ تو ہم سب سے زیادہ زور امن پر دیں گے۔ جب تک مداخلت بند نہیں ہوگی ساری دُنیا کے حوالے سے جو ہمارے ہمسایہ ہیں افغانستان میں وہاں مداخلت جاری ہے اور کہہ رہے ہیں کہ امن ہوگی۔ امن نہیں ہوگی اُس وقت تک جب تک مداخلت ختم نہیں ہوگی۔ اور ان کو پابند بنانا ہوگا۔ اور مداخلت بند کرنی ہوگی۔ تب معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ تو جو سب سے اہم مسئلہ ہمیں درپیش ہے وہ امن و امان کے حوالے سے تھا۔ دوسری بات ڈولپمنٹ کے حوالے سے ہے۔ ڈولپمنٹ کے حوالے سے کچھ ممالک ایسے ہیں جو ساری دُنیا پر بعض چیزوں میں اجارہ داری قائم کرنے جا رہے ہیں۔ اور ہم غریب ممالک اُس کی چھوٹی مولیٰ صنعت، یہ روز بروز دَب کے ختم ہونے کو جا رہی ہیں۔ تو ڈولپمنٹ کے حوالے سے، ترسیلات کے حوالے سے، communication کے حوالے سے، پہنچانے کے حوالے سے، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی انسان ہیں اور ہم بھی یہ حق رکھتے ہیں کہ ہمارے پاس یہ صنعتیں ہوں۔ اور صنعت کی بنیاد پر ہمارے لوگوں کی

روزگار ہو۔ اور روزگار کی بنیاد پر ہماری سوسائٹی میں خوشحالی ہو جو کہ نہیں ہے۔ ہم جس صوبے میں رہ رہے ہیں، جو خواتین مہمان بیہاں آئی ہیں، ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں صنعت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ملکہ صنعت ہے لیکن صنعت نہیں ہے۔ تو اس سے زیادہ کسی کے ساتھ اور کیا بُرا کیا جاسکتا ہے۔ میں بیہاں پر روزگار کے حوالے سے یا ڈولپمنٹ کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ ہمیں جن مشکلات کا سامنا ہیں وہ مشکلات ہمارے ایسے ہیں کہ ان کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اور مسلسل ہم نظر انداز ہو رہے ہیں۔ پھر اُس کے علاوہ ہمیں جو مسئلہ درپیش ہے یا پھر جمہوریت کا مسئلہ ہے۔ جمہوریت کے ساتھ مذاق کیا جاتا ہے۔ جمہوریت کو نہیں چھوڑا جاتا۔ اور جمہوری قوت کو اور ان کے جمہوریت کو پروان چڑھانے کیلئے جو جدوجہد ہو جاتی ہے۔ ایک سازش کونا کام بنادیتے ہیں تو دوسری سازش شروع ہو جاتی ہے۔ دوسری کونا کام بناتے ہیں تیسری سازش شروع ہو جاتی ہے۔ ہمیں ہر حالت میں ہر صورت میں جمہوریت کو فروغ دینا ہوگا۔ جمہوری نظام کو مضبوط کرنا ہوگا۔ پھر اُس کے علاوہ میڈم اسپیکر! ہم بات تو کرتے ہیں، ہمارے ہاں سماجی انصاف ناپید ہے۔ سماجی انصاف ہونا چاہئے۔ سماجی انصاف mean آپ کی تمام عدالتیں، آپ کا تمام سسٹم، جس میں کوئی بھی آپ کے سامنے نہیں ہوں۔ قانون کی نظر میں، عام شہری اور میں برابر ہوں۔ جب ہم یوں جائیں گے تو ہماری باتیں سدھ رجائیں گے۔ تو سماجی انصاف بھی نہیں ہے۔ اور سماجی انصاف کے علاوہ ریاستی مشینری وہ بھی active ہو جاتی ہے لوگوں کے خلاف جو کہ ہر کہیں پر ہے۔ ریاستی مشینری کے معنی یہ ہے کسی ریاست کا فلاجی ادارہ ہونا اُس ملک کے لئے وہاں کے لوگوں کیلئے اس سے بڑی خوشی کی بات کوئی نہیں ہو سکتی ہے۔ لیکن ریاستیں لوگوں کی فلاج کیلئے نہیں ہیں۔ زور زبردستی مصلحت کرنے کیلئے ہیں۔

**میڈم اسپیکر:-** **زیارت وال صاحب!** conclude کریں۔

**وزیری محکمہ تعلیم:-** تو اسکے علاوہ میڈم اسپیکر! یہ چیزیں ایسی ہیں، تعلیم اور صحت کے حوالے سے یہ Commonwealth کے اُس پر Commonwealth کے ایجنسٹے پر یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ آج ہم تعلیم اور صحت کے حوالے سے بہت زیادہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اگرچہ ان کے ایجنسٹے پر یہ ہے، پیئنے کا صاف پانی۔ پیئنے کا صاف پانی ہمیں پورے صوبے میں اس طریقے سے مہیا نہیں ہے جب نہیں ہے مہیا تو کیسے مہیا کریں گے؟ کس طریقے سے مہیا کریں گے؟ اپنے وسائل کو کیسے استعمال کریں گے کہ ہم پیئنے کی صاف پانی اپنے لوگوں کو مہیا کریں۔ صحت مند پانی لوگوں کو مہیا کریں۔ تو اس میں Commonwealth اور اقوام متحده دونوں کا روول بتتا ہے کہ جہاں جہاں پر ہمیں اس قسم کے مشکلات کا سامنا ہیں۔ اُن ممالک کے

ساتھ وہ فرائدی سے مدد کریں۔ اس کے علاوہ آج کا جو اینڈا ہے نیادی طور پر وہ ہے ماحولیات کا۔ بعض ممالک انسانی معاشرہ کردہ ارض میں ماحولیات کو بڑھا رہے ہیں۔ پیدا کر رہے ہیں۔ اور کچھ لوگ بارشوں کے حوالے سے بھی اور ہر حوالے سے سماجی طور پر ہم اُس کو بھگت رہے ہیں۔ ہم پر گزر رہی ہے توجہ جہاں خصوصاً چائنہ پر ایک وہ ہے۔ کہ چائنہ زیادہ ماحولیات کو خراب کر رہا ہے۔ ساتھ انڈیا کی بات کی جاتی ہے۔ وہ بھی ایک خاص نمبر پر آ جاتا ہے۔ واشنگٹن کی بھی ایسی وہ ہے۔ تو اس سلسلے میں میڈم اسپیکر! Commonwealth کے حوالے سے ہماری وہ یہ ہے کہ کم از کم ماحولیات کو ٹھیک کرنے کیلئے، ہمارے پاس بہت بڑا رقمہ ہے۔ جنگلات اور ماحولیات پر کام ہونا چاہئے۔ اور جنگلات کے محکمے کو اُس کو فند کو اُس کی جنگلات کو تدریجی جنگلات ہیں ہمارے پاس۔ اُس کو بڑھانا چاہئے۔ اُس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اور ہم جہاں کھڑے ہیں اور یہ دن جو ہم منا رہے ہیں پارلیمنٹ کے طور پر ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ ہم یہ منا رہے ہیں اور آج پہلی مرتبہ ہمارے اسمبلی میں اس کے حوالے سے آپ نے ہمیں اجازت دی ہے اور میں اس پر بول رہا ہوں اور دوسرے بھی دوست اس پر بولیں گے لیکن ہمیں کامن ویلٹھ کی اور اقوام متحده کی خصوصی توجہ چاہیے اگر ہم امن میں یا امن قائم کرنے میں یا امن کی خرابی کے جلوگ سبب بن رہے ہیں ان کو نہیں روکیں گے تو ہمارا یہ کردہ ارض یہ اسی طریقے سے سلکتا رہیگا۔ اور ہم اس کو دیکھتے رہیں گے۔ اور لاشیں اٹھاتے رہیں گے جس سے ہم تھک چکے ہیں ہار چکے ہیں اور تھکنے اور ہارنے کے بعد پتہ نہیں پھر انسانی معاشروں کا کیا وہ ہے۔ اور انسان کس طرف جائیں گے۔ کس سے توقع کریں گے۔ کس کے سامنے فریاد کریں گے۔ ہمارے پاس اداروں کے طور پر intenationally دوفورم موجود ہیں۔ ایک کامن ویلٹھ کی۔ اور اسپیشلی جو ہم ادارہ ہے وہ اقوام متحده ہے۔ اس کو ان چیزوں کا نوٹس لینا چاہیے۔ اور ایسی تمام کارروائیوں کی روک تھام ہونی چاہیے جس سے انسانیت اور ممالک اور اس کے لوگوں کو خطرناک صورت حال سے دوچار کر رہے ہیں، اس کو روکنے کی ضرورت ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ کامن ویلٹھ بھی اور اقوام متحده بھی اس میں اپنا کردار دار کریں۔ شکریہ۔

میڈم اسپیکر:- شکریہ زیارتی صاحب۔ جی زمرک خان اچکزی صاحب۔

انجیزہ زمرک خان اچکزی:- میڈم اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں ہمارے خواتین حضرات ہمارے جو مہمان آئے ہوئے ہیں اور ہمارے اسٹوڈنٹس، بچے و بچیاں ان سب کو ویکھ کہتا ہوں اسمبلی آنے پر۔ اور ساتھ ہی آپ کو اور اسمبلی کو اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اس دن کے حوالے سے میں تو مختصر اداو، تین الفاظ میں کہوں گا۔ کیونکہ ہم نے تو پورا صوبہ جو ہے کامن ویلٹھ کے حوالے کر دیا چاہیے۔ ایکوکیشن ہے چاہیے ماحولیات ہے چاہیے

ہمیلتھ ہے، ہم کامن و پیٹھ سے اتنا چاہتے ہیں کہ وہ جو آپ نے ایک بریفنگ ہمیں دی۔ اور ایک پیغام بھی پڑھا کہ 52 پر جو ہے ان کی نمائندگی ہے۔ اور ان کے ممبرز ہیں۔ اور وہ ممالک ہیں جو پہلے برطانوی راج کے تسلط میں رہے ہیں۔ وہ استعماری قوتوں کے جس سے ہم نے آزادی حاصل کی۔ اچھی بات ہے کہ ہم ان کا یہ دن آج منار ہے ہیں۔ اور اس کو بھی دیکھنا چاہیے کہ کامن و پیٹھ نے ہمارے ملک میں خصوصاً پاکستان میں اور پھر ساتھ ہی ہمارے بلوچستان میں اس میں کتنا کام کیا ہوا ہے؟۔ اور کس حوالے سے کیا ہے؟۔ کیونکہ ان کے کافرنس بھی ہوتے ہیں۔ 2014ء میں ہواتھا کیمرون میں 1997ء میں پہلے اس میں مجھے بھی آپ نے یہاں اسمبلی کی طرف سے دعوت ملی تھی۔ لیکن میں جو پر گیا ہوا تھا۔ کیونکہ ایسے جو کافرنس ہوتے ہیں اس میں ملکوں کے اور صوبوں کے جو مشکلات ہوتے ہیں ان کو discuss کرتے ہیں۔ اور جو سب سے زیادہ مسئلہ درپیش ہوتا ہے اس کو سامنے رکھ کے اس کے حل کیلئے کوئی اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ تو پاکستان اور خاص بلوچستان جو ہے وہ ہمارے پاکستان کے حوالے سے ایک پسمندہ صوبے کی حیثیت رکھتا ہے حالانکہ ہم ایک بہت زرخیز اور ایک قدرتی خزانے سے مالا مال صوبہ ہے جس میں قدرت کی ہر چیز ہمیں مہیا ہوا ہے لیکن ہمارے وفاق سے کچھ شکایتیں ہوتے ہیں وہ ہمارے اپنے اندر کے مسئلے ہوتے ہیں کیا وفاق ہمیں کیا دے رہے ہیں ہمارے ساحل و سائل پر ہمارا کتنا اختیار ہے انہوں نے ہمارے مسئلوں کو س حد تک حل کیا ہوا ہے۔ یہ تو ہماری اپنی جنگ ہے جو ہم اس ملک کے اندر ہم لڑ رہے ہیں ہمارے بلوچستان کو کیا حق ملتا ہے لیکن کامن و پیٹھ نے جو کردار ادا کیا ہے یا جو کر رہا ہے اس بریفنگ میں ہمیں ملا ہے جو امن کے حوالے سے بات ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک کو آج کل جو درپیش ہے سب سے میں تو یہ کہتا ہوں چلو ٹائم ہم نے خود ٹھیک کرنا ہے ہم یہاں پر کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں ہم وزیر بھی ہیں یہاں پر چیف منستر بھی بیٹھتا ہے یہاں پر گورنر بھی بیٹھے ہیں یہاں پر پرام منستر بھی بیٹھتے ہیں ہماری ایک پالیسی ہوتی ہے قانون ہوتا ہے اس کے تحت ہم اپنے مسائل حل کرتے ہیں ہم ہمیلتھی حل کر سکتے ہیں اگر ہم چاہیے تو بہت بہترین طریقے سے ہمارے پاس پالیسی ہے۔ ہر ایک چیز کو ہم نے اقوام متحده یا کامن و پیٹھ سے مسئلک نہیں کرنا ہے کہ جی آپ آجائے ہمارے ملک کو کر لیں۔ ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں ہم دعوت دیں گے امن کے حوالے سے ہمارا پیغام کیا ہوگا کامن و پیٹھ کو ہم نے کیا دیکھانا ہے ہم نے کیا چاہنا ہے ان سے کیا چاہتے ہیں ہم بھی چاہتے ہیں کہ آئے آپ بلوچستان میں میڈم اسپلائر جو ہورہا ہے آپ دیکھ رہے ہیں کتنے قتل و غارت ہورہے ہیں کتنے بم بلاست ہورہے ہیں کس وجہ سے ہورہے ہیں۔ یہ حالت ہے یہاں پر تعلیم نہیں ہے جہالت ہے یہاں پر۔ دو چیزیں سب سے اہم ہے کہ سب سے پہلے جب ہمیں تعلیم کے حوالے سے پاکستان

پورے ملک میں کامن ویٹھ ہمارے ساتھ دیگا تو ہماری جہالت ختم ہو گی جب جہالت ختم ہو گی تو تب یہ جو دہشتگردی ہے وہ رک جائیگی اور اس کے ساتھ ہمیں وہ موقع حاصل ہونگے کہ ہم اپنے قوموں کو آگے لے جاسکیں یہاں پر رہتے ہوئے ہماری کیا حالت ہے یہاں پشتوں کو لے لو یہاں پر بلوچوں کو لے لو کیا حالت ہے ہماری تعلیم کی اور کیوں مر رہے ہیں۔ یہاں پر اس طرح خودکش ہوتے ہیں کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس میں ہمارے وکلاء برادری ہمارے پولیس والے ہمارے یہی یونیورسٹی و میں یونیورسٹی میں ہمارے بچیاں اس دہشتگردی کے نظر ہو گئے ہیں ہمارے آئی ٹی یونیورسٹی کے استوڈنٹس گئے۔ ہمیں تو چاہیے کہ ہم بیٹھ کے آپ ایک ایسے پروگرام ان سے لے لیں میڈم اسپیکر کہ آپ ہمارے بلوجتنان اسمبلی سے یہاں پر نمائندگان جو ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے پارلیمنٹ کا ہے یہ کامن ویٹھ سے آپ بات کریں کہ ہمیں دعوت دیں ہم انہوں ملکوں کیساتھ ہم بیٹھائے جہاں پر ایک اچھی سی سوسائٹی ہے ایک اچھا سامعاشرہ ہے ایک اچھی سے پالیسی بنی ہوئی ہے ہماری تو پالیس اکمزور ہے ساتھ میں ہماری پارلینٹری جو ہماری جو سسٹم ہے اس کو بہتر بنانے کیلئے ہم کتنے حد تک جاسکتے ہیں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ان کیساتھ مل کے جس طرح آپ نے ابھی یہ دورہ رکھا کہ ہم اسکا ثل لینڈ گئے تھے ہم امریکہ گئے تھے ہم اسٹریلیا گئے تھے ہم نے ایک دوسرے سے interaction اتنا ہوا کہ ہم ایک دوسرے کو سسٹم کو جانے کیلئے ہمیں ضرورت ہوئی کامن ویٹھ ہمیں ان 52 ملکوں میں ایک دوسرے کیساتھ بیٹھا سکتے ہیں ہم اپنے پالیسیوں پر غور کر سکتے ہیں ہم یہاں پر امن لانے کیلئے وہ کوشش کر سکتے ہیں کہ ہماری یہ جو ابھی مستقبل بیٹھی ہوئی ہے۔ ہم اس کو کیسے محفوظ بناسکتے ہیں اس کو اچھا سامجھو کیشن کس طرح دے سکتے ہیں۔ تو تب یہ کامن ویٹھ کی وہ جو پالیسی ہے وہ جوان کی محنت ہے وہ کار آمد آئیگی اور ہمارا جو یہ معاشرہ ہے وہ ایک اچھی سی زندگی گزار سکے ہم نے آج تک ابھی جو ہے threat مل رہے ہیں ہمارے گاؤں میں اسکو لوں کوں رہے ہیں آپ کو پتہ ہے آپ کے ایڈمنیسٹریشن آپ کی یہاں پر ہوم ڈیپارٹمنٹ سے letter issue ہوئے ہیں کہ جی آپ اپنی security threat کریں۔ کیا ہے دہشتگردی ہے اور اس دہشتگردی میں ہمارے یہ بچے ان کو محفوظ بنانے کیلئے کامن ویٹھ کوآپ ان کی خدمات حاصل کریں کہ ہم ایک دوسرے کیساتھ بیٹھ جائے وہ ہمارے لئے ایسے کافرنیسیز ارٹیخ کر لیں کہ ہم اپنے اس بلوجتنان کے خاص کریں بلوجتنان کی بات کر رہا ہوں کہ ہمیں جو درپیش مسائل ہے اس پر بات کریں ایک دوسرے سے اور ہمیں ایک اچھے سے دوسرے ملکوں سے اس پر interaction ہوا اور اپنے پالیسیوں میں میں ہم اتنی تبدیلی امن کے حوالے سے لاسکیں باقی میں نہیں مانگوں گا۔ نہ ہیلاتھ ان سے مانگوں گا نہ پانی مانگوں گا نہ ماخولیات مانگوں گا نہ کچھ مانگوں گا۔ اگر کچھ کر سکتا ہے وہ ان کی مہربانی

ہو گئیں آج جو ہمارا ملک ہے اس کو صوبے کو امن کی ضرورت ہے اور عدم تشدد کے فلسفے کے اپنا نہیں ہے تشدید سے نفرت کرنا ہے۔ یہ چیز جو ہے کامن و پیلچھے میں اٹھائیں گے اور کامن و پیلچھے جو ہے ہمارے ساتھ دیں گے۔ تو آخر میں میں پھر میڈم اپسیکر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں سب کو اس دن کے حوالے سے جو ادھر پیش ہوا یہاں پر آپ نے منایا اور یہی پیغام ہم پھر دینا چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے پارلیمنٹ کے حوالے سے آپ کو توسط سے یہ پیغام وہاں پر امن کے حوالے سے پہنچ جائے۔ شکریہ۔

**میڈم اپسیکر:-** شکریہ۔ زمرک خان صاحب۔ جی نواب شاہو انی صاحب۔

**وزیرِ حکومت ملازمت ہائے امور نظم و نق:-** شکریہ میڈم سب سے پہلے تو ہم اپنے تمام مہماں خواتین و حضرات اور سٹوڈنٹس کو اپنی پارٹی کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہیں کہ ہمارے آئینی میں آئے ہیں جو پوری دنیا میں امن کے لئے انسانیت کے لئے خدمت کر رہے ہیں نیک نیتی سے ہم ان سب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ایک طرف امن کے لئے جس طرح سے کام ہو رہا ہے آج تک جو سلسلہ چلا آ رہا ہے اور ایک طرف امن کو خراب کرنے کے لئے جو عناصر کام کر رہے ہیں اور جس طرح سے کام کر رہے ہیں اور اگر اس کا موازنہ کیا جائے تو میں سمجھتا کہ امن کو خراب کرنے کے لئے جو کام کر رہے ہیں عناصر وہ بہت زیادہ شدت سے اور بہت زیادہ مسلسل انداز میں کام کر رہے ہیں کیونکہ وہ زیادہ پوری دنیا میں زیادہ امن خراب ہو رہا ہے۔ انسان بیان دیا متنازع ہونے والا چاہے متنازع کرنے والا دونوں انسان اور انسان فطری طور پر same ہے۔ اور گڑ بڑا س وقت شروع ہوا۔ جب انسان نے اللہ تعالیٰ کی منع کرنے کے باوجود وہ ممنوعہ پھل کھایا۔ جس سے اس کی فطری معاملات میں تبدیلی آنا شروع ہوا۔ اور اس تبدیلی کے بعد ہی سارا فسااد اور سارا سلسلہ شروع ہوا۔ اور اسی کے بعد ہی یہ سلسلہ شروع ہوا کہ انسان فطری طور پر ایک مقررہ کردہ راستے سے ہٹ کر چلنے کو پسند کرتا ہے۔ یہ اس کی فطرت ہے۔ اور یہ سلسلہ تابیامت چلتا رہیگا۔ جب تک یہ انسانیت یہ روح زمین یہ دنیا موجود ہے۔ یہ انسان موجود ہے، یہ گڑ بڑ کسی وجہ سے یا گڑ بڑ بلا وجہ سے وہ فطرت میں ہے۔ انسان کا وہ کرتا رہیگا اس کو روکنے کے لئے دنیا میں مختلف طریقے استعمال ہوتے جا رہے ہیں۔ جیسے دنیا بہت پرانی ہو چکی ہے، بہت وسیع ہو چکی ہے، بہت سے حالات، بہت سے واقعات اس میں گزر چکے ہیں۔ جن کا مطالعہ اور جن کی ساری معلومات ہمارے پورے دنیا میں پورے دنیا کے ممالک ان کے امن قائم کرنے کے ادارے ان کے ذمہ دار لوگ اس سارے پس منظر میں تاریخی جتنے حالات جتنے جنگ جتنے معاملات ہوتے آ رہے ہیں ان سب کو دیکھتے آ رہے ہیں۔ ان سب کو تجویز کر کے دیکھتے ہوئے۔ اور ان کو سمجھتے ہوئے آ رہے ہیں کہ ان کو روکنے کے لئے کیا کیا جائے ممالک ان کے افواج ان کے ادارے ان

کے سارے پوری دنیا اسی طرح سے جو دولت مشترکہ کا ایک کام ہے اور ایک سلسلہ ہے وہ اپنے طور پر امن کو قائم کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں اور اسی طرح سے کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ہم معاملات اور اپنے جواب پر اپنے ملکوں میں اپنے اپنے علاقوں میں جو ہمارے مسائل ہیں وہ تو ایک الگ مسئلہ ہے وہ تو ہمارے دوستوں نے بھی اس پر کہا اور یہ بھی یہ الگ مسئلہ ہے کہ کبھی یہ اس طرح رہا تھا تو آج اس طرح نہیں ہے خراب ہے کیونکہ وہ اس طرح ہے وہ اس لئے وہ خراب ہے اس کے لئے قائدِ اعظم سے کسی نے پوچھا تھا محمد علی جناح صاحب سے کہ آپ کبھی کا گمراہ میں تھے تو قائدِ اعظم محمد جناح نے کہا کہ مجھی ہاں میں کبھی اسکوں میں تھا تو کبھی حالات کسی طرح سے پیش آنے والے مزاج، رویے یا انسان یا کوئی بھی امور یا معاملات میں اگر کوئی معاملہ پیش آ جاتا ہے ضروری نہیں ہے کہ سو سال کے بعد بھی ہم اس کو اسی نظر سے ہی دیکھیں اس وقت پیش آنے والے معاملات اور واقعات اور حالات مختلف ہونگے بعد میں مختلف ہوتے چلے جائیں گے۔ تو لہذا امن کے حوالے سے میں یہی کہتا ہوں کہ ہم لوگوں کا ایک دفعہ یہ ضرور سمجھ لینا چاہیے کہ یہ کسی بھی طرح سے رہیگا کسی بھی وجہ سے کسی بھی حالت میں یہ رہیگا کسی بھی کو استعمال کرنے کا چلتا رہے گا۔ لہذا جتنے شدت سے جتنے منظم انداز میں امن کو خراب کرنے والے عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ شدت میں اس سے زیادہ نیک نیتی سے ہمارے امن کام کرنے والے اداروں کو کام کرنا پڑیگا۔ تب ہم اس کو تھوڑا بہت روکنے کے لئے تھوڑا بہت لوگوں کے ذہنوں کو اس سے ہٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ شکریہ۔

**میدم اسپیکر:-** چونکہ نام کی کمی کی وجہ سے students سارے باہر سے آئے ہوئے ہیں میں اسکے لیے بعد میں آپ کو موقع دوں گی۔ میں ابھی اس کا ایک english version پڑھوں گی اور ہمارے students کا چونکہ چھٹی کا time ہے۔ اور انہوں نے پھر واپس جانا ہیں۔ اور آدھے جا بھی رہے ہیں اور خاص طور پر ان کی observation کے لیے یہ دن یہاں پر ان کے commonwealth کی منایا گیا تھا تو میں پڑھ کر پھر انشاء اللہ آپ کو موقع دوں گی۔

Today the Commonwealth day is being celebrated by the CPA branches all over the world. First time in the History of our province, we are celebrating the commonwealth day falling on 13th March 2017. Now I, briefly explain the History of commonwealth.

The Commonwealth Parliamentary Association (CPA) was

founded in 1911 at a meeting of Heads of Government in Westminster Hall, as the then Empire Parliamentary Association and its affairs were administrated by the UK Branch. The regional Members were Australia, Canada, New Found-land, Newzeland, South Africa and the United Kingdom. The organization works to support good governance, democracy and human rights. As of 1989 the CPA acknowledges as Patron, the Head of Commonwealth, Her Majesty Queen Elizabeth-II and as Vice Patron, by rotation Head of State of the Commonwealth National Government hosting its upcoming Annual Commonwealth Parliamentary Conferences. The Association's supreme authority is the General Assembly constituted by delegates to the Annual Commonwealth Conference. The business and activities are managed by Executive which reports to the General Assembly. The CPA's funds are derived from membership fees by its branches, as well as from trust funds and benefactors.

The official publication of the Commonwealth Parliamentary Association is the Parliamentarian, the journal of commonwealth parliamentarian. The organization administers the Commonwealth Women Parliamentarians (CWP), a group across the Commonwealth which promotes greater representation for women in parliament and the commonwealth youth parliament, and annual gathering of young people hosted by the Commonwealth Parliament. The CPA currently has 181 branches and is divided into nine (9) regions i.e. Africa, Asia, Australia, British, Ice-land and Mediteranean, Canada, Caribbean, America and Atlantic, India, Pacific and South-East Asia. The CPA Secretariat is based in London.

The Balochistan Provincial Assembly by a unanimously adopted

Resolution became Member of Commonwealth Parliamentary Association since 1994. Since then the CPA Balochistan Branch (Pakistan) is actively participating in the CPA events viz annual conferences, workshops and seminars held worldwide from time to time. Indeed this forum provides Parliamentarians an opportunity of get-together and sharing the knowledge and experiences in the specific field of parliamentary tools and practices.

The initiatives of the CPA for the promotion and development of democracy are commendable and appreciable. At this moment of celebration of Commonwealth Day, CPA Balochistan Branch (Pakistan) gives the message of felicitation to the Commonwealth Parliamentary Association with the hope that the Commonwealth will continue its efforts for strengthening the democratic institution s. I wish all the best for the future for them. Thank you.

**میڈم اسپیکر:-** زمرک خان صاحب! میں اس کو ذرا چلاں پھر میں آپ سے بات کروں گی۔ سرکاری کارروائی جو ہے اس میں جناب رحمت صالح بلوچ صاحب صوبائی وزیر، پنس احمد علی احمدزی، جناب ولیم جان برکت، ارکین اسمبلی میں سے کوئی ایک اپنے مشترکہ قرارداد نمبر 85 پیش کریں۔

**پنس احمد علی احمدزی:-** مشترکہ قرارداد نمبر 85۔ ہرگاہ کہ مردم شماری کے فارم میں معدوروں کا خانہ ختم کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے معدوں افراد مردم شماری کے عمل میں حصہ لینے سے محروم رہ جائیں گے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے اور مورخہ 15 مارچ 2017ء سے شروع ہونے والی مردم شماری کے عمل میں معدوں کو بھی شامل کرنے کو لیکن بنائے۔ تاکہ معدوں افراد کو امسال منعقد ہونے والی مردم شماری میں شرکت کا موقع مل سکے۔

**میڈم اسپیکر:-** مشترکہ قرارداد نمبر 85 پیش ہوئی کیا آپ کی admissibility کی وضاحت کریں گے۔

**پنس احمد علی احمدزی:-** شکریہ میڈم اسپیکر۔ جیسے کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جو معدوں افراد ہیں۔ وہ

معاشرے کا ایک بہت بڑا حصہ ہے میں اس لیے ان کو معاشرے کا بڑا حصہ کہتا ہوں کہ اگر کسی وجہ سے وہ handicapped ہو گئے ہیں اور چاہے پیدائشی ہوں یا پیدائش کے بعد کسی واقعہ کی وجہ سے وہ handicapped ہو گئے ہوں۔ تو یہ ایک nature کا ایک اصول ہے اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے کہ اگر کسی ایک چیز سے ہم handicapped ہو جاتے ہیں ان کی دوسری جو sensory powers ہیں ان کے دیگر جو feelings ہیں وہ اللہ تعالیٰ develop کر دیتا ہے۔ کوئی پھر سے معدور ہو جاتا ہے تو ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ انکو طاقتور بنایتا ہے اور وہ معاشرے کا ایک بڑا ہم حصہ ہو جاتے ہیں۔ باہر کے مالک میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ handicapped parking کے buildings کے اندر ران کے لیے access بھی ہوتی ہے۔ لہذا ان کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ اور یہ مردم شماری میں اگر یہ معدور افراد handicapped ہیں اگر ان کا شماری ہی نہ ہو اور اس فارم کے اندر indicate ہی نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بڑی جو ہے معدوروں کے ساتھ زیادتی ہو جائیگی اور ان کا شمار یقینی بنایا جائے۔ یہ معاشرے کا ایک حصہ ہے ایک اہم حصہ ہے ہر کسی کے گھر میں ایک معدور ہو سکتا ہے اور اگر ہم اپنے ایک normal بچے کو جس سے ہم محبت کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ معدور کو بھی ہم اتنے ہی کرتے ہیں کہ وہ بھی ہماری اولاد کی طرح ہیں اور اسی handicapped ہو ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بڑا ان کا ایک اہم معاشرے میں ایک حصہ ہے۔ اور مردم شماری کے اس کالم میں ان کی جوشمولیت جو ہیں وہ لازمی ہوں۔ اور اس اسمبلی سے ایک ایسی آواز جائے ایوان بالا میں اور مرکز میں تاکہ وہ اس پر نظر ثانی کریں۔ شکر یہ میڈم اسپیکر:- جی زمرک خان اچکزی صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزی:- شکر یہ میڈم اسپیکر۔ یہ جو قرارداد پیش ہوا ہے حقیقت میں یہ ایک اہم قرارداد ہے۔ اس میں تو تھوڑا سا اس طریقے سے بول رہا ہوں کہ ہماری میڈم ٹریالہ دین صاحبہ بھی بیٹھی ہوئی ہیں اس نے اس میں بہت کوشش کی حالانکہ مجھ سے بھی رابطہ کیا کہ آپ فیڈرل میں ملے صوبے میں جو Census والے جوان کے head ہیں، ان سے بھی ملے ہیں۔ کہ اگر یہ جو خانہ ختم ہوا ہے اس کو دوبارہ اس میں شامل کیا جائے حالانکہ میں نے اپنی کوشش بھی کی مختلف جوان کے official تھان سے بھی میں ملا request بھی کی کہ یہ ضروری ہے جس طرح پنس نے کہا کہ معدوروں کا خانہ ہونا چاہیے کیونکہ انکی جو ہے حق بتا ہے اور مردم شماری میں ان کا شمار ہو۔ لیکن میں ابھی جو یہ موقع ہے اس موقع پر میں اتنا کہوں گا کہ کیونکہ یہ سب کچھ ایک final process ہے تو گیا ان کے جتنے بھی فارم ہیں وہ پرنٹ ہو کر آگئے ہیں۔ اور شاید یہ پرنٹنگ ابھی مشکل مرحلہ

ہو کہ وہ دوبارہ کوئی پرتنگ شروع کریں پورے پاکستان یوں پر اربوں روپے بھی خرچ ہوا ہے اس میں اگر آپ یہ جو قرارداد میں اس طرح اگر ہم اس کو پاس کریں کہ اس میں جو manual طریقے سے اگر وہاں پر کوئی جو بھی issue ہو جائے فیڈرل سے وفاق سے کیونکہ وفاقی جو ہے فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہے کہ manual طریقے سے وہ جو مذدور ہیں ان کا نام تو ہو گا کسی کی بیٹی ہو گی، کسی کا بہن ہو گا کسی کا بھائی ہو گا، اُس کے سامنے manual طریقے سے ہاتھ سے لکھ لیں "کہ جی مذدور" تو کم از کم وہ شمار ہو جائیگا اور وہ پھر اپنا اعداد و شمار کے مطابق جتنا بھی ان کی جو ہے وہ آبادی ہو گی وہ سامنے آ جائیں گے ہم اگر ایسا مطالبہ کریں کہ وہ شاید ابھی possible ہو کہ ابھی وہ فارم دوبارہ سرے سے چھپ سکے۔ یاد ہو تو میرا یہی request ہے میڈم اسپیکر کہ آپ اگر اس ترمیم کے ساتھ کہ وفاق جو ہیں ابھی جو 25 تاریخ کو جو مردم شماری ہو رہی ہیں وہ ایک آرڈر issue کریں اور اس آرڈر کے تحت جو بھی مذدور بندہ ہے اس کے نام کے سامنے وہ مذدور لکھ لے جو بھی ہواں کی جو ہے وہ مردم شماری میں اس کا نام درج ہو رہا ہے تو اس حساب سے ان کی جو ہیں وہ تعداد سامنے لایا جائے اور ان کو بعد میں جو ہیں وہ جوان کا طریقہ کار ہے Census والوں کا ان کو جو ہے پاکستان کی مردم شماری میں انکا حصہ دیا جائے تو میری یہ request ہو گی اس ترمیم کے ساتھ۔

**میڈم اسپیکر:-** جی عبدالرحیم زیارتوال صاحب۔ اس میں ولیم برکت صاحب کو فلور دے رہی ہوں محکم ہے وہ جی۔

**ولیم جان برکت:-** شکریہ میڈم اسپیکر مختلف اراکین اسمبلی نے اس پر اظہار خیال کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اتنا کچھ کہنے کے باوجود جو فارم بنائے اس میں یہ اندرج کے لیے خانہ نہیں بنایا گیا ہے اور ہماری ساتھی کی تجویز بھی بہت اچھی ہے میں صرف یہ عرض کروں گا کہ جب کسی بھی family کی biodata نادرا میں یا کسی جگہ جاتا ہے تو اس میں بھی باقاعدہ طور پر یہ mention ہوتا ہے کہ sepaical persons یہ ہیں اور اس طریقے سے جو یہ کام کیا گیا ہے یہ ہم کہتے تو بہت کچھ ہے لیکن یہ انکے لیے بڑا تکلیف دہ ہے کہ ان کا شمار ہی نہیں ہے کسی جگہ پر ان کا ذکر ہی نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا کسی نہ کسی صورت میں چاہے وہ جو فیملی کا boidata نادرا کے پاس ہے اس سے لیا جائے یا اس کو یہ باقاعدہ طور پر کہا جائے وفاقی حکومت کہ ان کا جو ہے اعداد و شمار میں ان کا ذکر کیا جائے تاکہ یہ sepaical persons جو ہے ان کو اپنی اہمیت کا احساس ہو اور وہ کار آمد طور پر جس طرح سے خداوند تعالیٰ نے ان کو بہت ساری اور نعمتیں دی ہیں وہ اس پر فخر کرتے ہوئے اپنے زندگی کو گزاریں شکریہ۔

**میڈم اسپیکر:-** تو اس کو بھی ترمیم کے طور پر کس طرح عبدالرحیم زیارت وال صاحب please۔

**وزیر ہجومہ تعلیم:-** شکر یہ میڈم اسپیکر۔ اسمبلی کے فاضل اراکین جو قرارداد لے کر آئے ہیں بنیادی طور پر اس کا تعلق فیڈرل گورنمنٹ سے ہے۔ اور فیڈرل گورنمنٹ جیسے کہ دوست فرمائچے ہیں کہ یہ کام سارا تقریباً اب مکمل ہو گیا ہے اور فارم بھی کروڑوں کے حساب سے چھپ پکھے ہوں گے۔ اس مرحلے پر کیا کیا جاسکتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ مردم شماری میں اس کے شمار میں تو یہ آ جاتے ہیں لیکن شماریات کے معنی یہ ہیں کہ ہم لوگوں کا معدود لوگوں کا کوئی مقرر کرتے ہیں۔ اب اگر وہ آبادی کی اتنی precent ہیں تو اس کو سامنے رکھ کر آپ کو فصلہ کرنا ہوتا ہے۔ اب جب وہ آپ کے پاس نہیں ہو گی تو آپ کس بنیاد پر یہ کہیں گے کہ معدودوں کے لیے ابھی تک کوئی مختص کر رہے ہیں۔ تو ہونا توازی تھا ضروری تھا اب اس stage پر آپ کی Custodian کی حیثیت سے آپ کی طرف سے فیڈرل کو یہ پیغام جائے لیٹر جائے ان کو بتایا جائے کہ کم سے کم manual طریقے سے کس طریقے سے لکھا جاتا ہے معدود یا کیا اس کی کوئی نشانی کوئی ایسی چیز ہوتا کہ ان کے اعداد و شمار کے بارے میں صوبے کو فیڈرل کو لوگوں کا پیچہ ہو کر کتنا لوگ ایسے ہیں جو معدود ہیں باقی جو قرارداد ایوان کے سامنے ہے میں گورنمنٹ کی طور پر قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور اس چیز کو کیسے mention کیا جاسکتا ہے اس پر آپ سوچیں اور اس کو اس طریقے سے لکھیں تاکہ یہ جو معاملہ ہے یہ ایسی التواء میں یا سر دخانے میں نہ رہے تاکہ ان کی awareness کہ اس کے لیے کیا جاسکتا ہے اور کیا کرنا پڑیگا وہ اقدامات فوری طور پر اٹھائیں چونکہ 17 تاریخ سے یہ شروع ہو گی تو اس طریقے سے کیا جاسکتا ہے تاکہ ان کا باقاعدہ وہاں پر mention ہو اندراج ہو اور ہمیں پتہ چل سکیں کسی صوبے میں یا وفاق میں کہ ہمارے پاس معدود لوگ ٹوٹل ہیں کتنے۔ اور پھر اس کی بنیاد پر اس کا جو کوٹی کی بات ہے وہ تو یہ اعداد و شمار کی بنیاد پر مقرر کرتے ہیں جو بھی ہے معدود لوگ ہیں جو جو سوسائٹی میں جس طریقے سے ہے جن کے لیے women ہے جن کے لیے مخصوص کوٹر کھا جاتا ہے تو یہ اعداد و شمار میں تو شامل ہوں گے لیکن یہ پتہ نہیں چلے گا نہیں چل سکیں گا مردم شماری کے بعد کہ معدود لوگ کتنے ہیں ہمارے پاس۔ یہ تعداد کے حوالے سے اس بات کو mention کرنا آپ جسے مناسب سمجھتے ہیں میں قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:-** اس میں آپ لوگوں کی طرف سے حمایت آئی ہے اور یقیناً یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے معدود جو ہیں They are very much part of the society۔ اور اس میں اُنکے بارے میں یہ جو سترہ اور اٹھارہ سال بعد census ہو رہے ہیں۔ ان کے بارے میں اگر ہمیں مکمل data نہیں ملتا تو

میں جیسا کہ زیارت وال صاحب آپ نے کہا کہ اس پر پھر کیسے ہم انکے لیئے future programmes کوئی کے حوالے سے جو اسکیم ہیں یا policies مرتب کر سکیں گے؟ تو اس میں جوز مرک خان اچنزی صاحب نے جو ایک amendment کی تجویز دی ہے۔ اگر میں اسکو اس طرح سے پڑھ لوں کہ الہدایہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ مورخہ 15 مارچ 2017ء کو شروع ہونے والی مردم شماری کے عمل میں معدود روں کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔ خانے کے حوالے سے ہم بات نہیں کرتے۔ اب وہ شرکت کو اس طرح سے اپنے کس order کے تحت یا کس طریقے سے یقینی بناتے ہیں تو یہ اس طرح سے قرارداد ترمیم کے ساتھ میں آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ تو میں ایوان سے پوچھتی ہوں کہ کیا یہ مشترکہ قرارداد نمبر 85 اس ترمیم کے ساتھ منظور کی جائے؟ جی عاصم گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جو مہاجرین ہیں، ان کو ان سے الگ کر دیا جائے، اس ترمیم کے ساتھ۔ جو مہاجرین ہیں ان کو اس مردم شماری میں شامل نہیں کیا جائے، اس ترمیم کے ساتھ۔ جو کہ گورنمنٹ آف پاکستان نے خود کہا ہے کہ ہم اسے وہ نہیں کریں گے، اس ترمیم کے ساتھ۔

میدم اسپیکر: نہیں، اس کے لیئے آپ ایک الگ قرارداد لائیں۔ میر عاصم کرد گیلو صاحب! یہ قرارداد خاص معدود روں کے حوالے سے آئی ہے۔ اس میں ہم اس وقت یہ ترمیم نہیں ڈال سکتے۔ صرف معدود روں کی بات ہو رہی ہے۔ آیا مشترکہ قرارداد نمبر 85 منظور کی جائے؟ مشترکہ قرارداد نمبر 85 منظور ہوئی۔

قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ، چیئر پرسن، مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی کی بابت مشترکہ قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ مجلس کی رپورٹ پیش کرنے متعلق تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی:- شکریہ میدم اسپیکر۔ میں ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی، چیئر پرسن، مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی تحریک پیش کرتی ہوں کہ قائمہ کمیٹی کی رپورٹ اور مشترکہ قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی بابت رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 مارچ 2017ء تک کی توسعی کی منظوری دی جائے۔

میدم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی کی بابت مشترکہ قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 مارچ 2017ء تک توسعی کی منظوری دی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود

آبادی کی بابت مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 مارچ 2017ء تک توسعی کی منظوری جاتی ہے۔ ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحب، چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی:- میں ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی، چیئرمین، مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی قائمہ کمیٹی کی رپورٹ مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی بابت رپورٹ پیش کریں ہوں۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے سے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی:- میں ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی، چیئرمین، مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی کی رپورٹ پر مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی مجلس کی سفارشات کی بوجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی کی سفارشات پر مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی بوجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

میڈم اسپیکر:- تحریک پیش ہوئی۔ آیا مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی کی رپورٹ پر مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی مجلس کی سفارشات کی بوجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟۔ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی کی سفارشات پر مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی بوجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ مجلس کی رپورٹ پیش کرنے سے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی:- میں ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی، چیئرمین، مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی تحریک پیش کرتی ہوں کہ قائمہ کمیٹی کے رپورٹ پر مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کی جائے۔

میڈم اسپیکر:- تحریک پیش ہوئی۔ آیا مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی کی رپورٹ پر مشترک قرارداد نمبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کی مجلس کی سفارشات کی بوجب منظور کیا جائے؟۔ تحریک

منظور ہوئی۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ اور بہبود آبادی کی رپورٹ بر مشترکہ فرادر دنبر 63 در معاملہ چلڈرن ہسپتال کوئٹہ کے مجلس کی سفارشات کی بموجب منظور کیا جاتا ہے۔ خصوصی کمیٹی کی رپورٹ برداخلہ کیڈٹ کالج مستونگ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ جانب عبدالرحیم زیارت وال وزیر تعلیم حکومت بلوجستان، خصوصی کمیٹی کی رپورٹ برداخلہ کیڈٹ کالج مستونگ اور تعیناتی سٹاف کیڈٹ کالج پیشین ایوان میں پیش کریں۔

**وزیر محکمہ تعلیم:-** میں عبدالرحیم زیارت وال وزیر تعلیم حکومت بلوجستان خصوصی کمیٹی کی رپورٹ برداخلہ کیڈٹ کالج مستونگ اور تعیناتی سٹاف کیڈٹ کالج پیشین ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

**میدم اسپیکر:-** رپورٹ پیش ہوئی۔ آج دونوں محکمہ نہیں ہیں۔ میں اس پر محکمہ تعلیم کو اور جو ہماری خواتین ممبر زخیں اور جو بھی ہیں۔ تو انہوں نے بیٹھ کے آپسمیں بہت اچھے طریقے سے رپورٹ پیش کیا ہے۔ میں اس کے بارے میں اپنی رو لنگ پڑھ لیتی ہوں۔ مورخہ 7 مارچ 2017ء کے اسمبلی نشست میں محترمہ یاسمین لہڑی رکن اسمبلی کی جانب سے تحریک التواء نمبر 4 بابت داخلہ کیڈٹ کالج مستونگ پیش کی گئی ہے۔ جس پر محکمہ کے علاوہ ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج، رکن اسمبلی اور دیگر اراکین نے اظہار خیال کیا۔ اور کیڈٹ کالج مستونگ کے داخلہ پالیسی کے بابت معاملہ پر بحث مقرر کرنے کی درخواست کی ہے۔ تاہم وزیر تعلیم جانب عبدالرحیم زیارت وال کی جانب سے حکومتی موقف آنے اور اس معاملے کو حکومتی سطح پر خصوصی کمیٹی کے تشکیل کی یقین دہانی پر محکمہ کے اپنے تحریک پر زور نہیں دیا۔ اور واپس کرنے کی استدعا کی۔ میدم اسپیکر نے محکمہ کی درخواست پر تحریک التواء نمبر 4 واپس لینے کی اجازت دیتے ہوئے رو لنگ دی کہ محترمہ یاسمین لہڑی اور محترمہ ڈاکٹر شمع اسحاق کو خصوصی کمیٹی کا حصہ بنایا جائے۔ اب کمیٹی اپنی رپورٹ مورخہ 13 مارچ 2017ء کے اجلاس میں پیش کریں۔ بعد آزاد محکمہ تعلیم حکومت بلوجستان ایک اعلامیہ کے تحت دونوں معزز آرائکین کو مذکورہ کمیٹی کا ممبر بنایا اور خصوصی کمیٹی کا اجلاس مورخہ 9 مارچ 2017ء کو اسمبلی سیکرٹریٹ کمیٹی روم میں منعقد کیا گیا۔ جس میں بشمول چیئرمین نواب محمد خان شاہواني وزیر محکمہ ملازمتہاۓ عوامی نظم و نسق اور تمام اراکین اسمبلی متعلقہ آفیسر ان نے شرکت کی۔ کمیٹی نے اپنے سفارشات مرتب کر کے آج کے اجلاس میں پیش کر دی ہے۔ جس کے مطابق ان تمام متاثرہ طالب علموں کو ایک موقع دیا جائے جنہیں NTS ٹیسٹ ہونے سے قبل میڈیکل گروئنڈ پر فارغ کر دیا گیا تھا۔ جو کہ ان ضلعوں سے ہیں جن ضلعوں کے سیٹیں خالی کی گئی ہیں۔ اور ضلع کے متعلقہ طالب علم منتخب نہیں ہوئے ہیں۔ اور این ٹی ایس ٹیسٹ کے بعد کامیاب طالب علموں کو متعلقہ اپیشنل بورڈ ریفر کیا جائیگا۔ جن میں سرجن، فریشن اور ڈینٹسٹ شامل

ہونگے۔ اگر طالبعلم دنوں اس process میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ان پھوٹو خالی سیٹ پر منتخب کیا جائیگا جو کہ تینوں صوبوں کی، تین فٹاٹ کی اور ایک self finance کی پانچ سیٹیں ہیں۔ یہ کہنا حق بجانب نہ ہو گا کہ معزز آرکین کی مداخلت اور وزیر تعلیم کی خصوصی توجہ کے باعث کیڈٹ کالج کے داخلے سے محروم طالبعلمون کو داخلہ process میں دوبارہ شامل ہونے کا موقع ملے گا جو کہ تعلیم دوستی کا واضح ثبوت ہے اور یہ اقدام یقیناً اس کی پڑیاں ہے کہ متعلقین نے اس معاملے کو احسن طریقے سے حل کرنے کا راستہ وضع کیا جو کہ قبل تحسین ہیں اور اس پر میں اس کمیٹی اور رحیم زیارت وال صاحب کو جو بھی محرکین ہیں ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یقین اس طرح سے ہی ہم تمام معاملات کو بیٹھ کے حل کریں جو کہ میرے خیال میں بہت سے ایسے معاملات کو ہم بیٹھ کر حل کر سکتے ہیں۔ جی زمرک صاحب۔

**انجینئر زمرک خان اچنگی:** میدم اسپیکر! میں بطور چیئرمین اسٹینڈنگ کمیٹی روزانہ پروسیجر آپ سے ایک بات کرنی تھی کہ 13 جنوری کو ایک کنٹریکٹر کی طرف سے ایک اشتہار آیا تھا۔ جس میں اسمبلی کی بارے میں کچھ بتیں ہوئی تھی۔ پھر ہمارے اسمبلی نے ہمارے پنس احمد علی صاحب محترمہ عارف صدیق صاحب اور نصر اللہ خان زیرے، اسلام بلوج، آغازیافت صاحب نے ایک تحریک استحقاق پیش کیا کہ ہمارا استحقاق متروح ہوا ہے تو اس کو پھر کمیٹی کے حوالے ہوا۔ اور ہم نے اس پر تین چار مینگ کی۔ اور اس میں کنٹریکٹر کو بھی بلا یا اور ساتھ ہی ہم نے جو متعلقہ اضلاع تھے ان پر بھی ہم نے کام کیا۔ اس میں ہمارے ساتھ سردار رضا صاحب تھے اور در محمد ناصر صاحب تھے اور میدم سپوٹر میٹی صاحب تھیں اور جو نو شیر وانی صاحب آئے تھے ہمارے مینگ میں شامل ہوئے ہم نے سب کو سنایا۔ اس پر ہماری بات یہاں تک چلی کہ انکو اتری تو جاری ہو گی اور ہم اور بھی آگے جائیں گے تو اسمبلی کے حوالے سے جو بھی کارروائی ہو گی۔ جو بھی متروح ہوا ہے استحقاق اس پر بات کریں گے۔ لیکن کنٹریکٹر صاحب جان آئے تھے۔ ہم نے ان سے اشتہار کے بارے میں بات کی۔ جو 13 جنوری کو آئے تھے تو انہوں نے کہا ہمارے ساتھ کچھ۔ معدرت کہا اور کچھ نے کہا کہ شاید غلطی ہوئی ہے۔ تو ہم نے کمیٹی کے حوالے سے ان کو کہا کہ آپ اس کی تردید کریں اور ایک اشتہار جس طرح آیا تھا اُسی طرح کا اشتہار دے دیں۔ تو کیم مارچ کو انہوں نے اشتہار بھی دیا اور اُس حوالے سے معدرت بھی کی۔ ہمارے کمیٹی نے یہ کہا کہ ہم اسمبلی کے سامنے یہ issue رکھیں گے جو محرکین ہیں وہ بیٹھے ہوں گے۔ وہ بھی آئے تھے۔ اور اُس اجلاس میں پنس صاحب بھی آئے تھے، نصر اللہ صاحب بھی آئے تھے اور محترمہ عارف صدیق صاحب بھی آئی تھیں۔ تو ہم نے discuss کر کے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ان کے بھی کاروبار ہیں، عارضی طور پر ہم اسمبلی سے مطالبا کرتے ہیں محرکین سے خاص کر کہ وہ جب

تک انواری مکمل ہوگی ان کا ایک روٹنگ ملی تھی کہ ان کے جو لائنز ہیں وہ فی الحال معطل کیا جائے۔ تو ہم مطالبہ اس کمیٹی کے حوالے سے کر رہے ہیں کہ انہوں نے ایک معدودت بھی کی اور اشتہار بھی دیا اخبار میں۔ انکو ای تو چل رہی ہیں۔ عارضی طور پر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر جو پابندی فی الحال ہٹائی جائے ان کے کاروبار چل رہا ہے۔ ٹھیکے بھی لئے ہوئے ہیں کام کر رہے ہیں تو وہ جو متاثر ہو رہے ہیں۔ یہ سفارشات ہم عبوری طور پر کر رہے ہیں کہ ہمارے محکمین جو ہیں اس پر غور کر کے ان کو واپس لے لیں۔ ہماری انکو ای تو چلتی رہیگی اور اس کا روپورٹ ہم اسمبلی میں پیش کرنے گے۔

**میڈم اسپیکر:-** جی مجید خان اچکزئی صاحب۔

**عبدالمجید خان اچکزئی:-** میڈم اسپیکر صاحب! اُس دن جو یہ کمیٹی بتی تھی اور یہ کنٹرکٹروں نے دو دفعہ اشتہارات دیئے اخباروں میں۔ 65 کی اسمبلی کی انہوں نے تو ہیں کی ہے بالکل۔ جب تک اس کمیٹی کا فیصلہ نہیں آتا ہے اور اس میں یہ نہیں ہوتا ہے کہ انہوں نے کس کے اشارے پر یہ اشتہارات دیئے اور ہم سب پر یہ الزام لگایا کہ ہم 10% کھاتے ہیں اور یہ دس پرسدٹ کا اشتہار ایک دفعہ شاید انہوں نے نہیں دیا بلکہ دو دفعہ دیا ہے کہ یہ صوبے ایسا چلے گا کہ ایک کنٹرکٹر کی سابق یورو کریٹ کے کہنے پر مبران کے خلاف کوئی اشتہار لگائیں گے اخبار میں اس سے اور بڑی بے عزتی ایک مبرکی کیا ہو سکتی ہے کہ معمولی سا کنٹرکٹر جس کی حیثیت یہ ہے کہ اس کی دو مہینے کیلئے اس کی لائنز بند ہو گئی۔ اور وہ معافی لے رہے ہیں۔ بات یہ نہیں ہے۔ انہوں نے کس کے اشارے پر یہ اشتہارات دیئے ان کے لائنز کسی بھی حال میں کھولنے نہیں چاہیے یہ روزگار کا مسئلہ نہیں ہے، انہوں نے اس صوبے بلوچ پستو اسمبلی کے تمام مبران کی تو ہیں کی ہے اس سے بڑی تو ہیں ہو سکتی ہے ایک معمولی سا کنٹرکٹر جو کمیشن خور خود ہے اور وہ اخبار میں اشتہارات دیتے ہیں کہ سارے ایم پی ایز اور منسٹر زجو ہیں وہ 10% کھاتے ہیں اور پھر ہم ان کو کہتے ہیں کہ ان کے لائنز ہم چھوڑ دیں گے، میں بالکل اس کے حق میں نہیں ہوں جب تک اس کمیٹی کا فیصلہ نہیں آتا ہے ان کے سارے لائنز cease ہونی چاہیے۔

**میڈم اسپیکر:-** جی عاصم کرد گیلو صاحب آپ اسی پر بات کہنا چاہ رہے ہو؟۔ اچھا میں آپ کو پھر موقع دوں گی۔ نہیں چونکہ گیلو صاحب اس پر کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے تمام اسمبلی کے اس پر یہ روپورٹ پیش ہوئی ہے۔ آپ کو موقع دینے گے۔ جی۔ یہ ایڈوانس ری کمیٹی میں ہماری discussion ہوئی تھی۔ چونکہ آپ نہیں تھے اس لئے آپ زمرک صاحب بولیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:-** ہم یہ چاہتے ہیں کہ روپورٹ تو آئیگی، نہیں ہے کہ ہم اس انکو ای تو wind

up کر رہے ہیں اس انکوائری کو۔ اُس وقت تک ہم conditionally ان کو اگر یہ اجازت دے دیں، یہ مسئلہ پھر پیچیدہ ہو جائیگا۔ کیونکہ ہمارے طرف سے بھی کچھ بیانات آئے ہوئے ہیں اس طرح کے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اس پر زرہ یہ سوچ لیں۔

میڈم اسپیکر:- کیونکہ محرکین تھے، آپ میں چیئرمین صاحب۔ جی پرس علی صاحب۔

پرس احمد علی احمدزی:- پچھلی میٹنگ میں جب یہ privileges کی ہوئی تھی، جس کی چیئرمین شپ انجیئنر زمرک خان صاحب نے کی۔ تو اس پر یہ ایجاد اسامنے آیا کہ یہ کنٹریکٹرز نے جو ہے apology وہ کرنا چاہی۔ تو اس پر جو ہے زمرک خان صاحب نے ان کا جو role ہے سارے چیز میں۔ یہ سارے کنٹریکٹرز اُن سے ملے انہوں نے کہا کہ نہیں جی مجھے آپ کی یہ کوئی زبانی یہ agree apology نہیں کروں گا۔ جب جس طرح آپ نے ان 65 کے ایوان کے اراکین کی پگڑی اچھالی ہے۔ آپ جب تک آپ publicly اخبارات کے ذریعے اشتہار نہیں دیں گے apology نہیں کریں گے ہم آپ کے اوپر نظر ثانی نہیں کر سکتے ہیں۔ تو الہا اُس کمیٹی کے اندر ہمیں اخبارات دیکھائے گئے جس میں جنگ اخبار اور دیگر کے cutting دیکھائی گئی۔ جنہوں نے ان کنٹریکٹرز نے جو ہے وہ apology کی ہے۔ اور پھر مختلف X.E.N's بھی آئے تھے اس کمیٹی کے اندر، اُن X.E.N's کا کہنا یہ ہے کہ جو suspensions ہوئی ہیں اس کی وجہ سے جو ہے کام متاثر ہو رہا ہے۔ جس میں میری بھی کچھ reservations تھی اور عارفہ بہن کی بھی کچھ reservation تھی کہ جب تک کہ انکوائری کی findings suspension نہیں آتی ہم برقرار رکھیں لیکن چیئرمین صاحب نے اور باقی ممبرز، محرکین، انہوں نے کہا کہ ہم عبوری طور پر صرف temporary طور پر اگر یہ لوگ ہمیں مطمئن کرتے ہیں اپنی چیزوں پر تو ٹھیک ہے ورنہ ہم ان کا برقرار رکھیں گے۔

میڈم اسپیکر:- میں ایوان سے۔ please مجید خان صاحب آپ نے بات کر لی۔ اس کو conclude کرنے دو مجھے آپ سب سے ہی پوچھوں گی۔

عبدالمجيد خان اچکزی:- بات نہیں ہے کہ محرک کون تھا یا کون نہیں تھا۔ ہم سب کی اسمبلی کا 65 ممبرز اسمبلی کا وقار متروح ہوا ہے۔ پھر ان کو اتنی جلدی ہے کہ ان کے پیسے پہنے ہوئے ہیں اور کام رُکے ہوئے ہیں۔ نہیں، انہوں نے اتنی بڑی جرات کی ہے۔ ان کو انتظار کرنا چاہیے۔ جب تک کمیٹی کا فیصلہ آتا ہے اُس کے بعد پھر ان کے لائنمنس کھولتے ہیں یا نہیں کھولتے ہیں وہ بعد کی بات ہے۔

میڈم اسپیکر:- ٹھیک ہے مجید خان صاحب آپ کی بات آگئی۔ ابھی میں ایوان سے پوچھتی ہوں کیونکہ

محرکین بھی تھے اس میں دوسرے بھی تھے۔ جیسے چیئرمین تھوڑا سا background کو، ایوان کو اعتماد میں لے لوں۔ چیئرمین، مجلس برائے قواعد و انصباط کا استحقاقات بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب انجینئر زمرک خان اچکزئی نے جیسے کہ ابھی آپ کے سامنے پوائنٹ آف آرڈر پر مشترک تحریک استحقاق نمبر 5 کی بابت ایوان کو اگاہ کیا ہے کہ مجلس نے اپنی نشست منعقدہ 27 فروری 2017ء میں ٹھیکیداروں کے جانب سے ملک عبدالرحیم بازی پیش ہوئے اور request کی کہ تمام ٹھیکیدار اپنی اخباری بیان پر معدرت کرتے ہیں جس کے باعث معزز اراکین اسمبلی کی دل آزاری ہوئی ہیں لہذا میری گزارش ہوگی کہ ان کے معطل رجسٹریشن کو بحال کیا جائے۔ مجلس نے رائے دی کہ سب سے پہلے ٹھیکیدار اس بابت باقاعدہ معدرت کیلئے اخباری بیان شائع کرائیں۔ پھر یہ مجلس ٹھیکیداروں کے معطل رجسٹریشن کے بارے میں سفارش کر لیگی۔ تاہم مجلس کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ ٹھیکیداروں کے رجسٹریشن معطل یا بحال کریں، مزید برآں معزز اراکین اسمبلی بشمول محرکین تحریک استحقاق کو معدرت خواہانہ اشتہاری بیان کے بعد ٹھیکیداروں کے معطل رجسٹریشن بحال کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ وہ کمیٹی ہے جس میں محرکین بھی شامل تھے مجید صاحب!۔ لہذا میں ایوان کی رائے لیتی ہوں کہ آیا ٹھیکیداروں کے معطل رجسٹریشن بحال کئے جائیں؟۔ جی۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، گاوادر ڈولپمنٹ اتحاری، بلوچستان ڈولپمنٹ اتحاری، کوئٹہ ڈولپمنٹ اتحاری، بلوچستان کوشل ڈولپمنٹ اتحاری)۔ بڑی مہربانی۔ ایسے محرک تھے کہ انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ انکو blacklisted کیا جائے۔ یہ تو پھر کمیٹی کا رائے ہے کہ وہ کیا سزا سوچتے ہیں۔ یہ ہر کوئی اس اسمبلی کا insult کر گیا۔ اس اسمبلی کو بدنام کر گیا۔ بغیر کسی اس کے۔ اور پھر جا کے کہ جی مجھ سے غلطی ہوئی اور مجھے معاف کرو اور ہم اس پر۔ They should be blacklisted تاکہ آئندہ کوئی یہ جراثت نہیں کر سکے۔ ورنہ یہ precedence بن جائے گا کہ اسمبلی۔ یہ اسمبلی ہمیں کسی نے خیرات میں نہیں دی ہے۔ ہزاروں شہزاداء، جیلیں اور پتختہ نہیں کیا کیا کر کے یہ اسمبلی ہمیں ہاتھ آیا اور اس اسمبلی کا یہ تقدس ککل کہیں کوئی اور گروپ کرے گا۔

میڈم اسپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی بات آگئی۔ میں صرف یہ آپ کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہ فائل رائے نہیں ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: میڈم اسپیکر! میں ان میں سے کسی کو بھی نہیں جانتا ہوں۔ نہ میرے پاس آئے ہیں۔ نہ میرے ایسا ہے۔ لیکن جب اس اسمبلی کا معاملہ آتا ہے پھر ہم آخری دم تک لڑیں گے۔

**میڈم اسپیکر:-** میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہی ہوں کہ یہ انکوائری جاری ہے ابھی تک اور یہ انکوائری جاری رہ گئی till-decision تک۔ لیکن چونکہ درمیان میں آپ کے محکمین بھی بیٹھے ہیں۔ اور اسمبلی کے چیز کے ساتھ انہوں نے یہ discussion کیا کہ چونکہ درمیان میں جو suggestions آئی تھی کہ وہ معافی نامہ پورے اخبارات میں شائع کر دیں تو کم از کم ان کا یہ جو معطل ہیں اس کو کیا جائے میں صرف آپ کے نالج کیلئے لارہی ہوں۔ آپ کا پوائنٹ آگیا۔ جی رحیم زیارتوال صاحب۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:-** میڈم اسپیکر! نہیں نہیں اگر فیصلہ اس پر آتا ہے کہ اسکو بلیک لست کیا جائے۔

**میڈم اسپیکر:-** نہیں ایوان سے پوچھیں گے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے جی زیارتوال صاحب۔

**وزیر یونگ کمکہ تعلیم:-** میڈم اسپیکر! جو بنیادی طور پر مسئلہ تھا یا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے جوازام لگایا تھا کہ 10% یا جو بھی پرسنٹ انہوں نے بتایا ہے اور انہوں نے باقاعدہ نام لئے ہیں وہ ہمیں بتائیں وہ میں اس وقت ایوان کے سامنے کھڑا ہوں۔ میرے لئے اس سے زیادہ مرنے کا اور کیا مقام ہے کہ ایک عام آدمی مجھ پر ازالہ لگائیں۔ اگر اس نے ازالہ لگایا ہے، میں نے کسی کو دیا ہے یا میں نے کسی سے لیا ہے میڈم اسپیکر! وہ سامنے لے آئے ہیں کہ میں نے کس سے لیا ہے یا میں کس کو دیا ہے یا کس نے کس کو دیا ہے اس کو سامنے لے آئے، دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ ”بس ہم نے غلطی کی ہے ہم نے فلاں کیا ہے“ تم نے غلطی نہیں کی ہے تم نے اس ایوان پر ایسا ازالہ لگایا، اس کی ساری وقار کو ساری دنیا کے سامنے ختم کر دیا ہے۔ اب آئیں اور ثابت کریں کہ جوازام انہوں نے لگایا ہے کہ کس ممبر نے کہاں پر کونسا کام کیا ہے اور کس نے اُن کو پیسے دیئے ہیں اور کس نے وہ پیسے جیب میں ڈالیں ہیں۔ میڈم اسپیکر! وہ اس لئے معذرت کیلئے آگئے ہیں کہ اُنکی لائنس منسوخ یا معطل ہو گیا ہے۔ اب اپنے لائنس کیلئے اُن کو لائنس اتنا پیارا ہے، کیا مجھے اپنی عزت و وقار پیاری نہیں ہے؟۔ کیا میں اپنی عزت اور وقار کے ساتھ کھلیوں؟ اُس نے کس بنیاد پر یہ ازالہ لگایا تھا اور کس کے کہنے پر لگایا تھا لے آئیں سامنے دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ یہ اس طریقے سے نہیں ہوا کرتا ہے اگر کمیٹی بنی ہے اُن سے تحریری طور پر معافی اخبار میں شائع کروائی ہے، مجھ پر ازالہ ہے، اس اسمبلی پر ازالہ ہے، تمام ممبران پر ازالہ ہے کہ پرسنٹ۔ اور وہ پرسنٹ کہاں ہیں کون لوگ ہیں جو پرسنٹ لے رہے ہیں اور کس سے لے رہے ہیں، ابھی بتایا جائے اُس کو سامنے لایا جائے۔ آپ دو مہینے مزید اس کو اسی طریقے سے رکھیں سب کچھ سامنے آجائیں گا کہ کس نے کیا کیا ہے اور کیسے کیا ہے۔ تو ہم کسی بھی صورت میں اس کی منظوری نہیں دینگے۔ وہ آئیں اور وہ ثابت کریں لوگوں کے نام لئے ہیں، لوگوں پر ثابت کریں کہ کس کو اس نے کیا دیا ہے اور کہاں دیا ہے، کیسے دیا ہے؟۔ وہ ثابت کریں۔

از امام اس طریقے سے نہیں ہوا کرتا ہے از امام گلتے ہیں تو الزم کو پھر ثابت کرنا پڑیا تو میں مجرم ہوں گا یا وہ مجرم ہونے گے۔ یا ایوان مجرم ہو گا یا وہ لوگ مجرم ہونے گے۔ کیا صورتحال ہے کس طریقے سے ہے آپ لوگوں نے کیوں نہیں پوچھا ہے ان سے؟۔

میڈم اسپیکر:- جی زمرک خان صاحب۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:-** اس میں اتنا کہوں گا کہ اگر جرم ثابت نہ ہوا ہو اور آپ سزا دیتے ہو تو یہ مناسب نہیں ہو گا۔ میں تو ایک سفارش کر رہوں اگر مان رہے ہو ہاؤس تو ٹھیک ہے۔ یا نہیں مان رہے ہیں تو ٹھیک ہے میں تو کسی پر زور نہیں دیتا ہوں۔ ہمارے موجودہ پلک اکاؤنٹس کمیٹی نے ہمارے مجید خان نے بھی دیا تھا کہ سارے کرپٹ ہیں، اخبار میں جو بیان آیا تھا آپ کا۔ آپ نے کہا تھا کہ یہ سارے مرز جو ہیں پار لیمانی ممبر ز سارے کرپٹ ہیں۔ اخبار میں نہیں آیا تھا؟۔

**عبدالجید خان اچکزئی:-** never,never میں پارٹی کا ایک ذمہ دار آدمی ہوں۔ نہیں نہیں، اخبار جو بھی آپ کے پاس پڑا ہوا ہے، ویسے مولوی واسع کا ایک بیان بھی کل آیا تھا۔ PAC کے چیز میں کو quote کیا تھا۔ اور اس نے یہ کہا تھا ”کہ موجودہ گورنمنٹ جو ہے کرپشن کر رہی ہے“۔ آپ اپوزیشن کے ڈیمانڈ پر ہم نے آڈٹ جو ہے 2002ء سے شروع کی۔ ورنہ ہم اپنے رزلٹ پر پہنچ جاتے۔ میں نے یہ کہا ہے اخبار میں کہ جب تک آڈٹ رپورٹ میں الزم ثابت نہیں ہوتا کہ کس نے کتنی کرپشن کی۔ PAC کے کندھے پر اپوزیشن یہ وار نہیں کر سکتی ہے۔ میں یہ بتاتا ہوں آپ پی اے سی کی نمبر ہیں آپ پی اے سی کے میٹنگ میں آجائیں۔ دیکھیں جب تک کوئی چیز پروف نہیں ہوتی ہے اس موجودہ گورنمنٹ کے بارے میں اور پچھلے گورنمنٹ کے بارے میں، جب تک اس پر میں اس پر یہ فیصلہ نہیں دونگا، کسی کو بیان دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور باقی جیسے انجینئر صاحب کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے ایک 15 یا 20 ٹھیکداروں نے کسی کے خلاف جو بات کہی ہے مطلب اس نے معافی نامہ مانگا ہے، کیا 65 کے اس ایوان کا استحقاق مجروح نہیں ہوا۔

میڈم اسپیکر:- ٹھیک ہے، مجید خان صاحب! آپ شریف رکھیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:-** میرے خلاف ہمارے اپوزیشن کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس نے بات کی ہے تو ٹریشری پیپر کے خلاف بات کی ہے۔ ہمارا تو نہ کوئی اس طرح چیز ہے نہ کوئی وہ ہے۔ آپ میٹنگ بلا لیں۔ اس وقت جب ہم آپ کے میٹنگ میں نہیں آرہے تھے اس وقت ہم بائیکاٹ پر تھے۔ ابھی جب آپ پلک کمیٹی کا جو میٹنگ بلا میں گے تو انشاء اللہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور اس پر discuss بھی کریں گے۔ یہ تو

ایک سفارشات ہیں، جب ایک چیز ثابت نہیں ہوا ہے آپ کسی کو سزا دیتے ہو یہ مناسب نہیں ہے، یہ عدالت میں ہے نہیں، کوئی چیز ہے نہیں۔

**میڈم اسپیکر:-** ٹھیک ہے۔ زمرک خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس پر بحث کی وہ نہیں ہے۔ ۱ will ask the Assembly.

وزیر مخصوصہ بندی و ترقیات:- میں آپ سے ریکوئیسٹ کرتا ہوں کہ اس ممبران کے تقدس کو ٹھیکدار کے ساتھ منتسلک نہیں کیا جائے۔ ہم اسمبلی ممبران ایک دوسرے کو ہم روزانہ کہتے ہیں۔ اپوزیشن اقتدار کو کہتا ہے اقتدار والے اپوزیشن کو کہتے ہیں۔ یہ اسمبلی کا استحقاق ہے یہ اسمبلی کی بڑائی ہے۔ یہ نہیں کہ معزز رکن اگر کرپشن کا الزام لگاتا ہے یا ادھر سے یا ادھر سے۔ تو یہ حق فلانے کو بھی ہے ٹھیکدار کو بھی ہے۔ ہر ایک کو ہے۔ نہیں نہیں، چنان پھر تا، اسکا یہ استحقاق نہیں ہے یہ اسمبلی کے ممبر کا ہوتا ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** جی کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان:- یہ punishment پر punishment پر allegation ہے۔ یہ punishment پر allegation conditinally ہے آپconditionally ان کی، کمیٹی بنی ہوئی ہے ان کو سُن رہی ہے اگر ثابت ہو جاتا ہے جائیں۔ ٹھیک ہے آپ conditional ہے اپنا کام چلا کیں گے۔ اسی طریقے سے، اب ایک کیس کو رٹ میں کہ انہوں نے غلط الزام لگایا ہے تو اُنکے لائنس و اسٹیک لست ہو جائیں گے۔ اگر وہ ان پر الزام ثابت نہیں ہوتا ہے تو already وہ اپنا کام چلا کیں گے۔ آپ اس پر maximum punishment ہے۔ آپ اس پر maximum punishment ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے ٹھیک ہے اس میں میں بھی متاثر ہوں۔ سب پر ہے اپوزیشن اور ٹریشری پیچھے پر الزامات ہیں کہ پرستی لیتے ہیں۔ یہ سلسلہ ہے۔ وہ انہوں نے جو کہا ٹھیک اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن اب جب کمیٹی بن گئی ہے کمیٹی کے سامنے وہ آئیں گے۔ پھر اگر apologize کیا ہے۔ یا جو بھی سلسلہ ہے وہ بعد کی بات ہے۔ maximum punishment پر اگر ہم جائیں گے اور ان کو ٹیک لست کریں گے۔ تو ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ ووٹنگ کرادیں۔

**میڈم اسپیکر:-** جی میں اُسی پر جا رہی ہیں۔ کیونکہ یہ question put ہو کیا گیا ہے اسمبلی کے اندر۔

وزیر یحکمہ مخصوصہ بندی و ترقیات:- میڈم اسپیکر! انہوں نے جان بوجھ کے یہ جرم کیا ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** جی بالکل۔

وزیر یحکمہ مخصوصہ بندی و ترقیات:- ہم شاید ایک دوسرے کو سمجھ نہیں رہے ہیں۔ انہوں نے

میں یہ جرم کیا ہے اس میں کوئی written allegation وغیرہ نہیں ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** تو میں تمام ایوان سے یہ سوال کر رہی ہوں کہ۔ جی جعفر خان صاحب۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:-** میں victim کہوں گا سب سے بڑا کمپنی on the Floor میں ہوں میرا کمپنی جو پاکستان کی سب سے بڑا کمپنی ہے۔ پھر کام کرتے ہیں پھر شرما تے کیوں ہیں۔ اُس دن میٹنگ میں پھر۔ ہاں یہ سب کو کہنا یہ غلط ہے۔ ادھر ایسے ہیں جو کہ کام بھی کرتے ہیں۔ definitely ٹینڈرنگ میں جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی انہوں نے open apology کر لی ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی زیرے صاحب۔

**نصراللہ خان زیرے:-** جو کمیٹی کی جانب سے یا چیئرمین کی جانب سے سفارش ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مرحلے پر آپ کا جو پرانا رولنگ ہے جو آپ نے دیا تھا یہاں پر وہ برقرار کھا جائے فی الحال۔ تاکہ کمیٹی کیونکہ ہاؤس کا پورا consensus بن رہا ہے کہ اس کو ان کے معطل لائنس کو بحال نہیں کیا جائے تو لہذا آپ کا جو پرانا فیصلہ ہے اُس کو برقرار کھا جائے اور کمیٹی اپنی سفارشات دے دے۔

**میڈم اسپیکر:-** میرے خیال میں اُس دن میں صدارت نہیں کر رہی تھی۔ چونکہ یہ سوال اب اسمبلی میں آ چکا ہے اور اسمبلی کی اجلاس سے ہی یہ ہو گا۔ (مدخلت)۔ اس وقت یہ سوال آ چکا ہے صرف ابھی تک کے لئے۔ چونکہ یہ جو معطل کیا جا چکا ہے۔ وہ بھی اسمبلی کی تمام ممبرز کی رائے لیکر کے یہ suspend کیا گیا تھا۔ تو میں اسی کو چونکہ یہ اسپیکر نے الگ سے نہیں کیا تھا یہ تمام اسمبلی کی رائے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا تو میں ابھی تمام اسمبلی کی رائے دوبارہ لوں گی چونکہ یہ put ہو چکا ہے کہ کیا اس کو جو ہے۔ جی گیلو صاحب اچونکہ پہلے بھی یہی اسمبلی نے اس کو اجازت دی تھی۔ نہیں اسمبلی میں یہ question آ چکا ہے۔

**وزیری ٹکنلوجی تعلیم:-** انکو اُری ہو، تحقیقات ہو، معلومات ہوں کمیٹی کے پاس آ جائیں اور یہ ثبوت پیش کریں کہ کس آدمی نے کس سے کیا لیا ہے ہم گورنمنٹ میں ہیں ہم کہتے ہیں کہ اس میں ہو۔ اور وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں اس کو ڈیفیر کر دو۔ کس لئے ڈیفیر کر دیں اُس نے کوئی اچھا الزام لگایا ہے اچھا نام دیا ہے اس اسمبلی کو؟۔ صوبے کی سیاست کو صوبے کی پارٹیوں کو۔ اس طرح سے لوگ کرتے ہیں کس کے کہنے پر کیا ہے؟۔ کس صورت اور کس حالت میں تھے کہ یہ بیان جاری کیا ہے؟۔ باقاعدہ advertisement اشتہار اخبار میں چھپوایا ہے۔ تو یہ ایسی مذاق کی باتیں نہیں ہے انہوں نے اس ہاؤس کا مذاق اڑایا ہے۔ اور جو اس ہاؤس کا مذاق اڑاتے ہیں اُنکے ساتھ ہم اڑتے رہے ہیں۔ اب ہمارے ٹھیکیدار اتنے مقدس ہو گئے ہیں۔ کہ اتنے پرست

دیتے ہیں اتنے پر سدھ تھے۔ نہ دیں۔ جو بھی کمپنی ہیں نہ دیں۔ کس نے اُسکو وہ مجبور کیا ہے کہ وہ دے دیں۔ آپ کریں۔ وہ شکایت کریں۔ ہم ان کو کہہ دیں گے کہ جاؤ ٹینڈرنگ پر جائیں صحیح طریقے سے جائیں۔ ہم نے کسی بھی ایسی چیز کی حمایت نہیں کی ہے نہیں ہونی چاہئے۔ اسکو بند ہونا چاہئے آپ رائے لیتے ہیں اس پر تو آپ رائے لے لیں ہم اس کے مخالف ہیں۔

**میڈم اسپیکر:-** جی میں رائے اس لئے لوگی کیونکہ چیز میں کی طرف سے باقاعدہ یہ put کا گیا ہے اسمبلی میں میں اس پر رائے لیتے بغیر نہیں رکھتی۔ اور جو ڈیفر کر رہے ہیں اس میں بھی یہ رزلٹ آئے گا۔ یعنی اس وقت تک تو یہ معطل ہی رہے گی۔ تو اس معطلی ہی کو suspend کر رہے ہیں کہ یہ برقرار کھا جائے؟۔ تو میں تمام ایوان سے یہ سوال put کر رہی ہوں کہ کیا جس طرح چیز میں زمرک خان اچکزئی صاحب نے ایک تجویز لائی تھی کیونکہ ابھی تک یہ انکواڑی ہو رہی ہے۔ تو کیا اس درمیان میں کیونکہ انہوں نے معافی نامہ۔ (مداخلت)۔ مجھے الفاظ پورا کرنے دیں ڈاکٹر صاحب جذباتی نہیں ہوں مجھے پتھر ہے کہ کیا جو یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ اسمبلی کے سامنے جو معطل کی گئی تھی last 10 سمیں انکی جو سریکیش تھے ان کی جو رجسٹریشن تھی جو سپینڈ کی گئی تھی تو کیا اسے بحال کیا جائے؟۔ پلیز جو اس کے حق میں ہیں کہ بحال نہ کیا جائے، تو وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ سیکرٹری صاحب! آپ count کریں۔ 11 ممبر زاس وقت۔ (مداخلت)۔ جی counting کریں، پہلے ایک procedure جاری ہے۔ ذرا جلدی کریں سیکرٹری صاحب اتنا بڑا مسئلہ تو نہیں ہے۔ تو آپ بتائیں کہ کیا رزلٹ ہے؟۔ مجھے تعداد بتائے جائیں آپ سے پوچھا ہے۔ اس میں سے کتنے لوگوں نے حمایت کی ہے؟۔ ٹھیک ہے۔ ہمارے 11 ممبر نے حمایت نہیں کیتے ہیں۔ ایک غیر جانبدار ہے۔ باقی نے اس کی مخالفت کی ہے، دس نے۔ چونکہ چیز میں، مجلس قواعد و استحقاق بلوچستان اسمبلی کی تجویز کو ایوان میں پذیرائی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ لہذا ٹھکیداروں کے معطل رجسٹریشن پر کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی ہے، وہ suspend ہیں۔ جی عاصم کر دیکھو صاحب آپ بولیں۔

**میر محمد عاصم کر دیکھو:-** میڈم اسپیکر! آج ہماری خوش قسمتی سمجھیں کہ آپ بھی موجود ہیں۔ اس دن ہم نے ایک سوال پوائنٹ آف آرڈر پر raise کی تھی۔ اس دن ہمارے محترم وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی صاحب تشریف فرمانہیں تھے۔ آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ محترم موجود ہیں۔ ایس اینڈ جی اے ڈی کے پوسٹوں کے حوالے سے سوال کیا تھا۔ اس بارے میں ہمارے نواب صاحب وضاحت فرمائیں۔

**میڈم اسپیکر:-** جی نواب صاحب۔

وزیر یونگمہ ملازمتہاۓ امور نظم و نق:- میدم اپنکر! میں اُس دن نہیں آیا تھا۔ لیکن سنا تھا کہ ہمارے دوستوں نے اس مسئلے پر بات کیا ہے۔ جہاں تک اس کے تفصیل کا معاملہ ہے یا خدمات کا مسئلہ ہے اُس کے بارے میں میں مختصر اپنے دوستوں کو بتا دو۔ نائب قاصد 154 ہیں۔ اور اس میں خدمات یہ ہیں کہ معدود روٹ پر معدود نہیں لگا اور اقلیت کوٹہ پر اقلیت نہیں لگا خواتین کے کوٹہ پر خواتین نہیں لگا ہو کوئی لگا ہو۔ اقلیت کے 7 پوٹھیں ہیں 7 لوگوں نے apply نہیں کیا ہوگا۔ اس پسینکڑوں اقلیت نے apply کیا ہوگا۔ جس میں سے سات ان پوٹھوں پر بھرتی ہو جائیں گے تو باقی سینکڑوں رہ جائیں گے۔ 5 اقلیت کے ہوئے ہیں اور دو اقلیت کے پوٹھیں خالی چلی گئی۔ وہ میں نہیں جانتا ہوں۔ خواتین کے پوٹھوں پر تعینات ہوئے ہیں اور پانچ تقایق گئے۔ اس پر دو ہی خواتین نے apply کیا تھا۔ کیونکہ یہ نائب قاصد کے تھے۔ قرعہ اندازی کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ اگر سیکرٹری نے فرمایا ہے آپ نے اسمبلی میں یہ بات کیا ہے اس کو انعام تک رزلٹ تک جانا چاہیے۔ اس بات کو کر کے لوگوں کو سنا کر یا اسٹینٹ تک جانے سے بہتر ہے کہ جب بات کریں گے اُس کو آخری حد تک لیجائے۔ سیکرٹری صاحب میدم اپنے آفس بلا لیں جو کمیٹی بنائی ہوئی ہے یہ سارے تفصیل اُن سے مانگیں گے کتنے پوٹھیں ہیں کتنے لوگ لگے ہیں۔ میرٹ۔ کلاس فور کا میرٹ کیا ہوگا۔ class four کا میرٹ۔۔۔۔۔ (داخلت)۔ میدم! یہ کہ اس کے حوالے سے جو کہ class four کا جو ہے مسئلہ اور class four کا عموماً میں نے جو سنا ہے کہ districts میں کوشش یہ رہا ہے یا رو یا اس میں ایک آئینہ یہ ہے کہ class four کا مقامی ہونا چاہیے۔ class four کے جو ملازم ہے جہاں بھی یہ کلاس فور کی ملازمتیں advertise ہوتے ہیں کوشش یہ ہوتا ہے کہ کلاس فور کے ملازم میں مقامی ہونے چاہئے۔ اور class four کے ملازم کے لیے چڑھائی کے لیے یا پوکیدار کے لیے میرٹ یہ ہے کہ اُس کا لوکل ہونا چاہیے اُس کا شناختی کارڈ ہونا چاہیے، اُس کا جو age ہے وہ ہمارے دیے ہوئے department class four کے لیے شرائط رکھتے ہیں اُس کے مطابق ہونا چاہیے۔ باقی اُس کا written test نہیں ہے کسی بھی کلاس فور کے لیے written test نہیں لیا جاتا ہے اُس کو بلا کر اُس کا شناختی کارڈ، اُس کا لوکل آفیسر اپنے سامنے رکھ کے پوچھتا ہے کہ کیا نام ہے آپ کا، ادھر دیکھتا ہے اُس کا چہرہ دیکھتا ہے اُس کا ولدیت دیکھتا ہے اور باقی چیزیں یہ ہے انٹرو یو کلاس فور کا۔ اور باقی جو رہ گئے ہمارے باقی پوٹھیں جس میں اسٹینٹ، کمپیوٹر آپریٹر، جو نیز کلرک جن کو کچھ کو NTS کیا ہے کچھ پیلک سروں کمیشن کو جائیں گے جن کا test بھی ہوگا جن کا written test بھی ہوگا جن کا interview بھی ہوگا جو بالکل میرٹ کی بنیاد پر ہونگے۔ باقی

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

یہ مقامی ہونے چاہیے کلاس فور کے یہ تو ایک تہہ بات ہے لیکن اگر یہ سارے جتنے پوئیں تعینات ہو چکے ہیں۔ یہ بلوچستان کے divisional سے نہیں تھے، اگر اقلیت کے کوٹھ پر اقلیت نہیں تھا، اگر معدود رکے کوٹھ پر معدود نہیں تھا اس کو میں بھی بھی کہتا ہوں کہ cancel ہونا چاہیے۔ اور 156 پوسٹوں پر 156 ہی لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اس سے 157 لوگ لگ نہیں سکتے ہیں۔ 156 لوگ جب دوبارہ لگیں گے، معلوم نہیں میں نے جو آفیسر سے وہ کیا وہ 156 ہے نائب قاصد، کیونکہ 13 دفتری ہے اور 13 جو ہے اس میں فواؤ اسٹیٹ مشین آپریٹر یہ 13، 13 یہ ہے اور 156 اس کے تو 156 لگے یہیں اور 156 کے لیے تقریباً 7 ہزار سے لگ بھگ لوگوں نے apply کیا ہے تو 7 ہزار لوگ تعینات ہوئے ہیں اور اس میں تقریباً 7 ہزار 9 سو یا ساتھ ہزار ساتھ سو آٹھ سو کچھ لوگ رہ گئے ہیں لازمی وہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہیں لیکن گئے ہی 156 تھے۔ اور 156 لگے ہیں اور اس پر BA بھی کلاس فور میں لگے ہوئے ہیں اور MA کے لوگ بھی اس پر لگے ہوئے ہیں اسی کلاس فور میں۔ بے روزگاری ہے اور یہ سارے مسئلے ہیں میں خوب بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوں۔ سارے دوستوں کے ساتھ ہوں کوئی اس میں اگر تعیناتی میں کوئی گٹبرڈ یا کوئی سلسلہ غلط جگہ میں غلط آدمی لگا ہے تو CM صاحب بیٹھ جائے میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں۔ میں بھی بھی چاہتا ہوں کہ بے روزگاری کے لیے کوشش کیا جائے۔ میں بھی بھی چاہتا ہوں کہ لوگ لگے لیکن اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ابھی جو نیزہ کلرک یا سارے جس میں میرٹ باقاعدہ طور پر ہے اس میں وہ آگے آرہے ہیں اس میں apply کر یہیں لوگ اس میں selection committee ہوگا، اس میں یہ دیکھیں گے interview کریں گے سلسلہ کریں گے کسی committee پر شک ہے کسی آفیسر پر شک ہے بالکل اس میں کہہ سکتے ہیں CM صاحب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں، تبدیل کر سکتے ہیں جس طرح سے آپ مطمئن ہو سکتے ہیں اس طرح سے آپ کریں میں آپ کے ساتھ ہوں۔ اس کے بارے میں آپ نے کہا کہ سیکریٹری کا آپ نے نام لیا ہے کہ اس نے آپ کو بولا ہے۔ قرعہ اندازی کیسے ہو سکتا ہے یہ کیسے ممکن ہے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ آپ نے کہا ہے آپ ذمہ دار شخصیت ہیں سیکریٹری کو بلا کے اس کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں گے۔

میر محمد عاصم کرد گیلوں:- on floor کہہ رہا ہوں کہ اس نے کہا کہ میں نے قرعہ اندازی کی ہے۔

میدم اپسیکر:- یہ point آپ کا آگیا ہے انشاء اللہ ابھی اس پر ایک کمیٹی کے بارے میں۔

انجینئرنگ زمرک خان اچھزئی:- آپ اس میں تھوڑا سا زر اتحادیت کر لے کر یہ جو قرعہ اندازی والے، باقی تو ٹھیک ہے نواب صاحب اُن کی department ہے ہم تو اس کو۔

**میڈم اپسکر:-** جی یہ آچکا ہے point اور اس پر کچھ لئے سیشن میں بھی بہت لمبی بحث ہوئی۔ میں ابھی اس پر مشورہ کرنے جا رہی ہوں۔

**وزیر حکومہ ملازمتہائے امور نظم و نق:-** اس پر میڈم دوستوں کی باتیں آگئیں۔ اُن کے اعتراضات جو بھی مسئلے آگئے ہیں۔ اُس کے بارے میں آپ طے کریں، سیکریٹری نے کہا ہے اس کے بارے میں آپ طے کریں کہ کس طرح اس کو بٹھانا ہے، کس طرح اس کو حقیقت پر آنا ہے۔ باقی رہا اس کا پوستوں کا پوٹھیں کہاں پر اُس طے شدہ پالیسی سے ہٹ کر ہوئے ہیں۔ کہاں پر گڑ بڑ ہوئی ہے اس کے لیے پورا ابھی لازمی ابھی تو نئے نئے ہوئے ہیں ان کے list میں گے سارا تفصیل بنے گا لوکل یہ سارے سلسلے ہوئے۔ آپ اس کے لیے کوئی ترتیب طے کریں۔ یہ سارا سیکریٹری صاحب مسئلے ایں جہاں پر آپ کو سارے دوستوں کو کوئی گڑ بڑ لگتا ہے۔ اُس کو کس طرح آپ کریں گے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن اگر ٹھیک جا رہا ہے اور ٹھیک ہوا ہے سارا معاملہ اور اگر ہم دوست اسی طرح اُس میں مسئلے پیدا کریں گے تو میرا خیال ہے پھر پوٹھیں آج کے بعد شاید advertise ہونا بند ہو جائے اور لوگ لگنا بند ہو جائے۔ ہمارے دوستوں کے جتنے خدمات ہیں جس طرح وہ مطمئن ہونے لگے ہم آپ کی تجویز کے انتظار میں ہوئے۔ آپ جو رولنگ دینے گے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:-** میڈم اپسکر point of order وہ فضل ممبر کہہ رہا ہے کہ آپ آجائے سیکریٹری کو بلا لیتے ہیں اُس سے پوچھ لیتے ہیں اس سے زیادہ commitment کیا ہو سکتی ہے۔ روز کے تحت چلا سکتے ہیں، خواہشات پر نہیں چلا سکتے ہیں کہ جی کمیٹی اور کمیٹی اور فلانہ وہ کہہ رہے ہیں کہ بھائی آپ لوگ آؤ، آپ لوگ بھی معزز زمبراں ہیں ہاؤس کے میں سیکریٹری کے ساتھ شاف کے ساتھ آپ لوگوں کو بٹھا دو زگا، دو دھکا دو دھپانی کا پانی ہو جائے گا تو۔

**میڈم اپسکر:-** جی عاصم کرد گیلو صاحب!

**میر محمد عاصم کرد گیلو:-** میرے لیے کوئی مسئلے نہیں ہے، ابھی وہ کریں ابھی وہ سارے ہاؤس پر حاوی ہونا چاہتا ہے۔ مہربانی ڈاکٹر صاحب ہم بھی اس پارلیمنٹ میں ہیں آپ اپنی رائے سارے اسمبلی پر نہیں تو نہیں اُس کے توسط سے میں کہہ رہا ہوں آپ اپنی رائے سارے اسمبلی پر نہیں تو نہیں۔ آپ یہ نہیں کہے کہ کمیٹی کیا وہ ہے۔ یہ اسمبلی کے ممبروں کی رائے ہیں۔ آپ کی جب P&D کا آئے گا پھر آپ اپنا مسئلہ وہ کریں۔ آپ ہمیشہ یہ کرتے ہیں آپ سارے اپنے خواہش کو اس اسمبلی پر تو ناچاہتے ہیں اور کہتے کہ یہ لوگ تو ناچاہتے ہیں اپنی خواہشات کو اس اسمبلی میں۔ اگر حامد صاحب اس اسمبلی کو ایسے ہی چلا جائے گا آپ کے خواہشات کے مطابق پھر ہم اس

اسمبلی میں نہیں بیٹھیں گے۔ اس میں صرف آپ ہی بیٹھے۔ مداخلت

**میڈم اسپیکر۔** اس حوالے سے باقاعدہ ایک کمیٹی ہے ہماری میں سردار رضا برٹچ صاحب standing advisor ہے ہمارے قانون کے میں ان سے مشاورت چاہو گی کہ اس پر گائیڈ کریں کہ آپ committee کو وہ کر رہے ہیں یا special committee پر جائیں گے۔

**وزیر یحکمہ قانون و پارلیمانی امور:-** thank you madam speaker میرے خیال میں اس قسم کی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے departmental کمیٹیوں کی تشکیل ہو چکی ہے اور تمام department یہ کام کر رہے ہیں۔ میرا خیال میں اگر اس کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں تو اس میں شاید بہت زیادہ وقت لگے گا اور میرا خیال میں جو اس کمیٹی کی روپرٹ آئے گی اور final اس کی decision ہو گی وہ شاید بہت زیادہ لمبا سلسلہ ہو۔ تو میں آپ سے ایک request یہ کرتا ہوں میری ایک تجویز یہ ہے کہ اگر آپ اسی طرح آپ کے چیمبر میں بیٹھ کے یا نواب صاحب کے چیمبر میں بیٹھ کے کچھ صاحبان جو اس تحریک کو لائے ہیں وہ ان کے ساتھ بیٹھ جائے سکریٹری صاحبان بھی ہو گئے نواب صاحب بھی بیٹھے ہونگے میرے خیال میں اگر یہ فیصلہ اس طرح کرتے ہیں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیڑان:-** ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ کے چیمبر میں special committee، آپ کو powers، آپ کو role of business، آپ کے پاس power ہے میڈم اسپیکر! آپ اپنی طرح جانتی ہیں special committee بنالے یہ ایک ادھرنیں ہوا ہے۔ میڈم اسپیکر یہ سردار بہادر خان یونیورسٹی میں women university میں ہم اُسی کمیٹی میں اُس کے principal کو بلا میں گے قرآن پر ہاتھ رکوائیں گے کہ اُس کو press کر کے کتنے orders کروائے گئے ہیں۔

**میڈم اسپیکر:-** سردار صاحب اس وقت اس موضوع پر بات ہو رہی ہے۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیڑان:-** آپ اپنے چیمبر میں کمیٹی تشکیل دے وہاں پر سارا سلسلہ جائے گا۔

**میڈم اسپیکر:-** بادینی صاحب you floor is with -ڈاکٹر صاحب میں آپ کو موقع دیتی ہوں۔ جی بادینی صاحب!

**میر غلام ڈیگر بادینی:-** سردار صاحب نے کہا کہ سردار بہادر خان women university کا

اُس دن میں نے minister education زیارت وال صاحب سے request بھی کیا تھا کہ ایک آج کل ہم نے سنا ہے کہ class fourth NTS میں پلے گئے ہیں۔ سنا ہے میں نے باقی میڈم

اپیکر SBK کا نہیں ایک campus ہے نوٹکی ایک خضدار ایک پشین کو۔ اُس میں زیادہ تر بلکہ میں نے منظر صاحب کو میں نے بتایا بھی۔ میں نہیں چاہتا ہوں کہ میرے فرمائش پر لوگ لگے میں نے کہا کہ جب teacher کے لیے ماسٹر کے لیے male, female, male, female NTS ہو سکتا ہے 16th teacher کے لیے NTS پر تو یہ جب J E T, J E L جو بھی ہے۔ معلم القرآن عربک teacher چلا جاتا ہے NTS پر تو یہ جب 17-18-19 گریڈ کے پوسٹ ہیں۔ جب یہ بغیر NTS کے ہونگے پھر جو اسلام آباد پڑھنے والے بچے ہونگے جو district سے جا کے نوٹکی سے جا کے اسلام آباد پڑھ کے آئے ہیں، ایم فل کے بھی ہے پی ایچ ڈی کے بھی ہیں تو ایسے بچوں کا میرٹ پر نہ آنا یہ جو ہے زیادہ تر پریشانی کی بات ہے۔ میں میڈم اپیکر خود گیا تھا ان کے بھی یہی الفاظ تھے کہ جی یہ NTS کے remarks through کرائے جائیں۔ اس پر آپ ایک کمیٹی بیٹھے دیں۔ با اختیار کمیٹی ہو کم از کم district میں جور و نادھونا ہوتا ہے۔ ان کو بند ہونا چاہئے۔

میڈم اپیکر:- جی ڈاکٹر حامد اچنڈی صاحب۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- میڈم اپیکر یہ معزز رکن کی بات صحیح ہے یہ اسکیل 17, 18, 19 تو پہلے سروں کمیشن کو جاتی ہے ہاں زیارت والے ایک منٹ minister law کی بات ہے جو عمران قرارداد لائے ہیں۔ قرارداد تو کوئی نہیں لایا ہے۔ ادھر ایسے point of order پر بات ہوئی۔ ان کی بات صحیح ہے آپ اپنے چیمبر میں کر دے thank you

میڈم اپیکر:- جی آپ کا point آگیا جی زیارت والے۔

وزیر محکمہ تعلیم:- میڈم اپیکر! جہاں تک university کی بات ہے vice chancellor ہے گورنر صاحب اس کے select کمیٹی اور وہ کمیٹی ٹیسٹ انٹر ویو لے کے ان کو لگاتے ہیں۔ اب ہمارا نہ اس میں کوئی کردار ہے ایک معنی میں نہ ہمارے پاس محکمہ تعلیم کے پاس وہ آتی ہے، ان کا سربراہ جو ہے وہ chancellor recommend کرتے ہیں جو بھی وہ chancellor کے آتے ہیں۔ تو Chancellor کے پاس آتا ہے اور ان کو sign کر کے ان کو لگاتے ہیں۔ تو اس کے علاوہ ہمارا اس میں کوئی کردار نہیں ہے کردار ہمارا ہوتا اس میں تو وہ جو body autonomous ہے۔ وہ نہ NTS پر ہے، نہ پہلے سروں کمیشن کے through ہے۔ ان کی جو ہے وہ اپنی کمیٹی ہے اور تمام universites میں اس طریقے سے ہے۔ صرف یہ نہیں ہے ہمارے university میں اس طریقے سے ہو

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

رہا ہے۔ یہ تمام university جہاں بھی ہے وہ اپنے کام کو چلنے کے لیے جو کمیٹی انہوں وہ کی ہے۔ وہ قابلیت اس کے result card اس کی qualification سب کچھ وہی کمیٹی دیکھ لاتی ہے۔ پھر وہ short list کر لیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد بلاستے ہیں اس سے امڑو یو لیتے ہیں۔ اور اس میں university کی جہاں تک بات ہے اس میں throughout اس کا tenure education کا جو tenure رہا ہے تمام first division ہو گا۔ تب وہ 18 میں لگاتے ہیں اگر ایک میں نہیں میٹرک میں نہیں ہے FA میں نہیں BA,BSC میں نہیں ہے MA,MAC میں نہیں ہے تو اس کو لگاتے ہیں نہیں ہے۔ اس کی پہلی شرارت یہ ہے۔ اس کی تمام education کا جو دورانہ رہا ہے تمام کے تمام first division apply ہو گا۔ تو بھی وہ لوگ کر سکتے ہیں۔ second division کو بھی وہ لوگ consider نہیں کرتے ہیں third division والوں کو تو consider ہی نہیں کرتے تو اس طریقے سے ہے جس طریقے سے وہ جارہے مزید اس میڈم اسپیکرن۔ سردار صاحب please بیٹھ کر بات نہ کریں minister اپنا point of view دے رہے ہیں۔

**وزیر یونیورسٹی:** یہ آپ جانتی ہیں آپ گئی بھی ہیں اس میں۔ اور ان کی جو کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ جس طریقے سے selection کا طریقہ کارہے وہ آپ کو پہلے سے پتہ ہے کہ اس میں کس کا کیا role ہے۔  
**میڈم اسپیکر:** اب اس point of order پر بحث درجت نہیں ہو سکتی میں ابھی جو پہلا point of order تھا جس پر میر عاصم کرد گیو صاحب نے رکن صوبائی اسمبلی نے محکمہ S&GAD میں تعیناتی کے حوالے سے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ جس میں دیگر ارکین اسمبلی، سردار عبدالرحمن کھیڑان، ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ، جناب عبدالجید خان اچنزری صاحب، جان محمد جمالی، نے بھی تعیناتیوں کو میرٹ کے برخلاف قرار دیا ہے۔ اور مطالہ کیا ہے کہ ان تعیناتیوں کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ اول divisional کوٹے کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ نواب شاہوی صاحب، وزیر S&GAD نے بھی فرمایا کہ تمام تعیناتیاں میرٹ پر ہوئے ہیں۔ تاہم اسمبلی کمیٹی کے زیر کوئی بھی طریقے کار کے تحت وہ تحقیقات کر سکتے ہیں۔ تاکہ حقیقت سامنے آئی جائے، اور اگر کوئی الازم لگایا جا رہا ہے تو اس حقیقت بھی سامنے آئی جائے۔ کہ ان شماراعت پر پورا ترا نہیں اترا یا ان کی تعیناتیاں میرٹ پر ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی۔ اور کتنے لوگ لگے ہیں اور کوٹے کو جو ہے خاطر لایا گیا ہے یا نہیں لایا گیا۔ تو اس سلسلہ میں ایک حقیقتاً تو یہ ہے کہ S&GAD کے کمیٹی کے اس کو حوالے کرنا چاہئے۔ لیکن

پونکہ جو point of order پر گیلو صاحب اور دوسرے ممبرن کا کہنا یہ ہے کہ time بہت زیادہ ہو جائے گا۔ میرے حساب سے تو نواب شاہوں صاحب نے جواں کے جواب دیا ہے، کافی تسلی بخش ہے لیکن جو point of order پر جو مجرمین نے اپنی بات کی ہے، میں صحیح ہوں کہ میں سردار رضا محمد بڑیج صاحب کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دوں گی۔ جس میں گیلو صاحب بھی اس کے ممبر ہوں گے اس میں نواب شاہوں صاحب بھی ہوں گے زیارت وال صاحب، اور عبدالرحمن کھیتر ان صاحب بھی ہوں گے میں یہ کمیٹی تشکیل دے رہی ہوں۔ تاکہ جو زمرک خان اچنڈی صاحب بھی اور اس میں یہ ہو گا کہ آپ آپ اس میں بیٹھے کریا تا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ ابھی پہلے بھی جو ایشو بنا تھا last ہفتے کے اندر یہ کمیٹی بیٹھے یہ ممبرز جو سردار رضا محمد بڑیج صاحب کے قیادت میں جوان کی چیزیں ہوں گے۔ زیارت وال صاحب نواب شاہوں صاحب، زمرک خان اچنڈی صاحب، سردار عبدالرحمن کھیتر ان صاحب اور میر عاصم کرد گیلو صاحب ہیں یہ بیٹھے کے دیکھے کہ کس حد تک سچائی ہے جو بھی الزامات آئے۔ آپ بھدار پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ آپ ایشوز کول کرنے کی طرف جائیں۔

**وزیر منصوبہ بنندی و ترقیات:-** میڈم اسپیکر! میں آپ کے نوٹس میں لے آؤں میں فون پر آپ سے بات کر چکا ہوں۔ پچھلے دن section تھا تو کورم پورا نہ ہونی وجہ وہ برخوبست ہو گیا۔ اس سے پہلے والے اس میرے ساتھی میرے دوست قریب خالد لانگو نے میرے متعلق P&D کے متعلق نام لے کر بات کی تھی۔ مجھے بڑا افسوس ہے اس پر دوست بھی ہے آج کل زیر عتاب بھی ہیں۔ میں آپ کے through اسکو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اُسکے جو grievances ہیں۔ وہ قیدی ہیں جہاں بھی آپ کے چیبیر میں جہاں بھی اس کی خواہش ہوں میں اپنے ACS ان کے پاس بھیج دیتا ہوں۔ یادوں اپنے نمائندے کو اس کے پاس بھیج دے اُس کے ساتھ جو بھی کے تحت ہیں ہم ایسی کو حرکت نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ جیل ہے اور ہم اس کی حق تلفی کریں گے۔ میں according to floor of house کو assure کرتا ہوں کہ اس کی تمام grievances پر کو کو identify کریں گے thank you to the formula

**میڈم اسپیکر:-** میں مجید صاحب آپ کو موقع دیتی ہوں۔ جی زمرک خان صاحب۔

**انجیٹر زمرک خان اچنڈی:-** ایک issue پر بات کرنا چاہتا ہوں چھوٹا سا مسئلہ پیدا ہوا ہے چھوٹا تو نہیں ہے بڑا مسئلہ ہے یہ جو ہمارے ائمہ فرس کے پاس زمین ہے بازی قبائل کے ان کی ایک کمیٹی میرے پاس آئی تھی۔ اور یہ بہت عرصے سے یہ issue پل رہا ہے۔ اور بہت بڑا مسئلہ پیدا ہوا ہے کہ وہ جا کے وہ جو اپنا زمین ہے بار بار 100 اکیٹر 200 اکیٹر قبضہ کر کے اپنے اس میں لے آتے ہیں اپنا offices بھی بناتے ہیں۔ اور

اس میں کام بھی کرتے ہیں۔ ان کو جو بھی طریقے کار ہے۔ میرے پاس آئے تھے میں نے کہا میں assembly floor پر یہ بات کروں گا۔ جو بھی منصب ہو گا۔ طریقے کار کس طرح کرنا ہے کہیں جا کے ان سے مل لیں۔ ان کے یہاں پر کمانڈنٹ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے بات کریں کہ آپ کس پالیسی کس قانون کے تحت یہ میں اس طرح آپ لیتے ہوں۔ اور اس پر قبضہ کر کے جو ہے اپنے استعمال میں لاتے ہوں۔ تو میری یہ گزارش ہے وہ جو ہمارے بازی قبائل ہیں وہ بہت تشویش ناک صور حال سے گزر رہے ہیں۔ اور وہ چاہ رہے ہیں۔ ہمارے شاملات ہیں اور یہ ہمارے government of balochistan کی revenue minister کی ہے ہمارے چلے گے۔ اور اس پر جو بھی ہوں پہلے وہ جو قبائل جو آپ کے آس پاس آباد ہیں ان کا حق بتتا ہے۔ اسکے قبضہ میں ہوتا ہے بزرگ ہوتے ہیں۔ تو یہ جو ہے کم از کم ہزاروں ایکڑ ان نے بغیر ہیں ان کا حق بتتا ہے۔ لیکن یہ بار بار تجاوز کر رہے ہیں۔ اور یہ قبضے کر رہے ہیں اور اس قبضے کے لیے ہمارے اسمبلی floor پر تو کوئی قانون ہے۔ کوئی طریقے کار ہے کہ وہ بیٹھ جائے اگر وہ enquire کرنا چاہتے ہیں تو ان کی ہوئی payment ہوتی ہے۔ ان کا طریقے کار ہوتا ہے revenue یا لوگ بات نہیں مانتے ہیں۔ ابھی آپ ان کا کوئی طریقہ نہیں۔ یا government یا ممبر زیان کی کوئی کمیٹی ہوں یا آپ اپنے چیمبر میں بلا لیں۔ یا آپ اگر اپنے چیمبر میں بولنا چاہتے ہیں ممبروں کا کوئی گروپ کوئی کمیٹی وہ آتے ہیں ان کو بولا لیں یہاں پر آپ اپنے چیمبر میں بیٹھ جائے اور بازی قبائل کے elders ہے ان کو بھی بلائے کے اس مسئلہ حل کریں۔ ورانہ احتجاج پر آئے روڈ بلاک کر ریں گے۔ تین دفعہ یہاں پر آئے ہوئے ہیں۔ اس اسمبلی میں تو یہ serious issue ہے۔ یہ میڈم اس کو آپ اپنے نوٹس میں لیکے اس کا مسئلہ حل کریں۔

میڈم اسپیکر:- آپ point ہوتے ہیں کہ یہاں انشاء اللہ اس پر جی. مجید اچکزی صاحب، نواب صاحب اس کے بعد آپ کو موقع دیتی ہوں۔

عبدالمجید خان اچکزی:- انجینئر صاحب کے نکتہ کو آگے بڑھاتا ہوں۔ 2005 کی اسمبلی میں یہ قرارداد پاس ہوئی ہے کہ یہ بازی قوم کی ملکیت ہے۔ ان کی شاملات ہیں۔ یا ائیر فورس ان کا payment کریں گی یا ان کی زمین ان کو واپس کر دے گی۔ مطلب یہ کیسا قانون ہے کوئی شہر 80 پر سینٹ ابھی بھی ائیر فورس اور cantt کے پاس ہے باقی جو حصہ رہ گیا ہے یہ بازی قوم کی شاملات ہیں شاہوانی قبائل آباد ہیں کافی آباد ہے بغیر کسی payment کے بغیر agreement کے آپ بنارہے ہیں اور وہ بھی ہزاروں ایکڑ اور یہ مسلسل

جاری ہے۔ مطلب اس پر آپ ایک سنجیدہ کمیٹی بنادے revenue minister بلیں ان کی سربراہی میں کمیٹی بنادے۔ انجینئر صاحب باقی ممبرون کو اس میں ڈال دیں کہ وہ بتا دے کہ حقیقت کیا ہے۔ ground reality کیا ہے۔ واقعی یہ بازی قوم کی ملکیت ہے یا نہیں ہے۔ اگر بازی قوم کی ملکیت ہے ایئر فورس کو پابند کر دیں کہ payment کر دے۔ یا جو ان کی زمین قبضہ کی ہے اس کو واپس کر دیں۔ میڈم اسپیکر۔ اس پر میں چیبر میں بلاوں گی۔ جی نواب ایاز جو گیزی صاحب کافی دریسے کھڑے ہیں جی نواب صاحب۔

وزیر محکمہ پیک انجینئرنگ و اساتذہ۔ شکریہ میڈم اسپیکر۔ میراپاٹھ آف آرڈر جوز مرک خان نے جو مسئلہ اٹھایا زمینوں کے متعلق یہم نے QDA کے گورنگ باؤنڈی میں بھی discuss کی ہے اور اس پر ایک کمیٹی بنائی ہے۔ یہاں کوئئی میں اور کوئئی کے اطراف میں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ پورے صوبے میں جتنی بھی زمینیں ہیں وہ زمینیں میں خود عوام کی ملکیت سمجھتا ہوں کہ وہ عوام کی ملکیت ہیں۔ کوئی State land ہی نہیں۔ کوئی حکومتی زمین نہیں۔ وہ زمینیں جو سینکڑوں، ہزاروں سال سے اُس پر وہ قبائل رہتے ہیں۔ اور وہ قبائل اُن زمینوں کی روکھوں کی رکھوں کی رہتے ہیں۔ اُس زمینوں کی دفاع کرتے ہیں۔ اپنا ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کے ساتھ کیسرا چلاتے ہیں۔ اُس پر مار پیٹ ہوتا ہے۔ اُس پر قتل ہوتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ زمینیں کی رکھاوی زمینوں کا تحفظ اُسکا کیس چلانا، یہ سب ہم کرتے ہیں۔ لیکن درمیان میں کوئی اٹھ جاتا ہے۔ یہ جو منگلی ایئر بیس کے سمنگلی ایئر بیس کے اُس طرف جو بازیوں کے زمین ہیں۔ کم سے کم پی ایف والے یا پاکستان ایئر فورس والے انہوں نے تقریباً سوالا کھا۔ یکٹر زمین قبضہ کیا ہوا ہے اُسی زمین پر ایک دفعہ جنگلات بنے ہوئے ہیں اور اُس جنگلات کے مکھے نے بازی قبائل کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا ہے۔ کہ اس جنگل پر جونو کریاں ہو گی جو مراعات ہوئے وہ اُس قبائل یعنی بازی قبائل کے ہوئے گے جب ایک ڈیپارٹمنٹ نے یہ تسلیم کیا کہ یہ زمین اُس قبائل کی ہے اور اُس کے مراعات اُس قبائل کے ہیں۔ پھر درمیان میں ایک اور آ جاتا ہے۔ کہ وہ یعنی سوالا کھا۔ یکٹر زمین جو ہزاروں سال سے سینکڑوں سے وہ قبائل اُس کا دفاع کر رہا ہے۔ لیکن بعد میں PF والے آ کے اُس پر باونڈری لگاتے ہیں۔ اس میں مورچے بناتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ زمین پاکستان ایئر فورس کی ہے۔ اب اس کی مثال قلعہ سیف اللہ میں، مولوی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر مولا ن عبدالواسع صاحب یعنی قلعہ سیف اللہ میں جب وہاں پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر بن رہا تھا تو وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر گورنمنٹ نے باقاعدہ اُس قبائل کا payment کی اور اُس کے بعد اُس پر ہیڈ کوارٹر DCO آفس وغیرہ بنائیں۔ کیونکہ سیٹلمنٹ کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے قبائل کی

زمین جو ہیں وہ ایسی پڑی ہوئی ہے اگر اس کی سیٹلمنٹ ہو جائے تو ہمارے سب قبائل کی زمین ہیں اس پر قبضے ہوتے جا رہے ہیں۔ اُس طرف ہمارے چشمہ سرہ غرگنی کی طرف سارے قبضے ہوتے جا رہے ہیں۔ اس طرح قبضے ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ قبائل کی زمین ہے۔ اور دوسری بات کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر اسی پر تھا۔ میں لیٹ آیا اسمبلی میں۔ میڈم اسپیکر صاحبہ بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہو۔ لیکن دو دن پہلے اس شہر میں چونکہ یہ ہمارا Capital ہے۔ اور لوگوں کا توجہ اس طرف ہے پورے ملک کا اور پورے صوبے کا اور ہم یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی حکومت میں لاے اینڈ آرڈر میں کافی Improvement لایا ہے۔ لیکن ایک کچھری کے سامنے بندے نکلتے ہیں اُس پر اور لوگ حملہ آور ہوتے ہیں۔ تین بندے وہاں رنجی جاتے ہیں۔ گولی سے چھریوں سے اس میں کافی ویڈیو یوز پڑے ہوئے ہیں۔ تو اُس میں یعنی کافی دیر تک وہ ویڈیو ہے میرے پاس پولیس اطراف میں کھڑے ہیں۔ کلاش نکوفیں اُنکے ساتھ ہیں۔ اور وہ تماشہ دیکھ رہے ہیں عوام تو جرأت نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے پہلے یہ روایت تھی کہ اگر دو آپس میں لڑ پڑتے تھے تو عوام اُس کے درمیان آتے تھے۔ لیکن عوام اب اس خوف سے نہیں آ رہا ہے۔ بھر اُس کو کچھری اور عدالتوں میں جانا اور گواہی دینا اور فلاناں کرنا پڑتا ہے۔ یعنی پولیس کے سامنے یہ سب کچھ تماشہ ہو رہا ہے اور پولیس تماشائی کھڑا ہے اور پھر جب گاڑی روانہ ہو جاتا ہے تو پھر اُس کے پیچھے پولیس بھاگتا ہے۔ بالکل پاکستان یا انڈین Movies کی طرح جو آخر میں پولیس آ جاتی ہے۔ یہ کردار پولیس کا رہ گیا ہے پولیس بالکل آپ اس شہر میں اس ملک میں نکما ہو چکا ہے اور نکما بنانے والے ہم ہیں۔ کہ فور سز پہ فور سز ہم نے جو اس شہر کو ایفسی کے حوالے کیا تو پولیس کو ہم نے نا کارہ بنا دیا۔ اس صوبے پر ابھی بوجھ بنا ہوا ہے۔ پولیس کا یہ کام ہے کہ وہ لوگوں کے جیبوں میں جو کچھ رقم ہے اُس کو نکال لیں پولیس کا اور کوئی کردار نہیں رہا۔ سارے مافیاں کے ساتھ پولیس ملوث ہوتے ہیں۔ سارے ٹھکانے مجھے معلوم ہے کہ کہاں کہاں پکل میں اپنے حلقة انتخاب گیا کہ یہ ٹکانا یہاں ہیروین فروخت ہوتا ہے۔ یہاں پر جو اکھیلا جاتا ہے۔ یہاں پر فلاناں تماشہ ہو رہا ہے۔ کیا علاقہ کے SHO کو معلوم نہیں ہے۔ لیکن وہاں سے وہ بھتے لیتے ہیں۔ اگر صوبائی خبر پختو خوا میں پولیس صحیح ہو سکتا ہے تو یہاں پر پولیس کیوں ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے۔ یا تو اس کو merge کیا جائے ایفسی کے ساتھ اور اس کو ایفسی کا یونیفارم پہنادیں انکویا ان کو فارغ کر دے کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں ایسے پولیس کی جو شہر میں تماشاد کیجئے رہا ہے اور لوگ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں لہذا اس پوائنٹ کو seriously لینا چاہئے کہ یہ کیوں ہوا۔ یہ suspension کے اُسکے بعد ہوا۔ یہ ایسی ہے عوام کے آنکھوں میں دھول جھوکنا ہے۔ یعنی ان کی

suspend نہیں ان کو Terminate کرنا چاہئے اور GO سے یہ پوچھنا چاہئے کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔ قلعہ سیف اللہ میں وہاں کے نوجوان سارے ایک نشے میں کریم کہلاتا ہے یا شیشہ کہتا ہے کیا بلا ہے۔ مجھے روپورٹ ہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب کے علاقے سے آتے ہیں قلعہ عبداللہ سے یہ شہ آور چیزیں آتے ہیں وہاں پر جو ہماری نئی نسل ہے۔ وہ سارے اس آفت میں بیتلہ ہو چکے ہیں۔ اور جتنے بھی شام کو نکلے تو ڈیم کے ساتھ پہاڑ میں یہ سارے نوجوان اس نشے میں بیتلہ ہے GO کو دفعہ سے زیادہ کابینہ کی میٹنگ میں باہر ٹیلفون لکھ کر کہ ہمیں ایک اچھا DPO ایک اچھا آفیسر میں نے آج تک کسی کو نہیں کہا ہے کہ مجھے فلان آفیسر دو، بحیثیت ڈی سی، بحیثیت ڈی پی اوجو بھی ڈیپارٹمنٹ ہو میں کہتا ہوں کہ مجھے ایک اچھا آفیسر دو کوئی یہ نہ کہیں کہ آپ نے یہ بندہ مانگا تھا۔ لیکن مجھے اچھا آفیسر نہیں مل رہا ہے۔ سندھ سے یا پنجاب سے جو آفیسر زیہاں آئے ہوئے ہیں۔ وہ انترست نہیں لے رہے ہیں وہ کوئی میں بیٹھ کے کوئی سے قلعہ سیف اللہ کو چلاتے ہیں۔ اور Tenure پورا کر کے چلے جاتے ہیں۔ اب وہاں پر دھڑا دھڑ نشے کے اڈے چل رہے ہیں وہاں پر دکانیں لوٹنے شروع ہو گئے وہاں پر موڑ سائیکلیں چھیننا شروع ہو گئے۔ لیکن GO صاحب ہے کہ اس میں کوئی انترست نہیں لے رہا ہے۔ اب یہ باتیں یہاں پر عوام نے ہمیں منتخب کر کے یہاں پر لایا ہے میٹھا یا ہے آخر ہم کس مرض کی دو ہے۔ اگر ہم ایک DPO کو عرض نہیں کر سکتے ہیں اگر ہم کسی غریب و مسکین کے بیٹھ کو حفظ نہیں دے سکتے ہیں۔ تو کیا فائدہ ہے لہذا یہ چیزیں جو ہیں اس دن ہسپتال پر سکس ہوئی۔ عجیب حکومت ہے عجیب تماشا ہے۔ جن غیر حاضر ڈاکٹروں کے متعلق ہم نے بات کی اُن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ وہاں پر ایک ڈاکٹر تاج محمد مولوی صاحب کو معلوم ہو گا وہ ڈاکٹر وہاں پر دن رات بغیر کسی فیس کے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں سزا اس کو ملی۔ یعنی پواست جب ہم نے اسمبلی میں اٹھایا تو بجائے اُن ڈاکٹروں جو غیر حاضر تھے اُن کو کوئی سزا نہیں ملی جو ایک ڈاکٹر وہاں پر حاضر ہے۔ سزا اس کو ملی۔ آخر کیا ہو رہا ہے کیا ہم کر رہے ہیں۔ لہذا یہ تین مسائل ہیں اسکو سمجھیگی سے لینا چاہئے تاکہ ایسے مسائل پھر repeat ہوئے تو پھر اخلاقاً ہمیں اس ہاؤس میں بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بڑی مہربانی۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر حامد اچکزئی صاحب۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- مہربانی میڈم اسپیکر۔ نواب صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم اتنے دلیر ہو گئے ہیں۔ بہادر ہو گئے ہیں کہ گوارمیں ایک کرنل تھا اُس کے ساتھ دو میجر صاحبان تھے۔ مجھے کہا کہ آپ ہماری مدد کریں گلستان میں یہ افیون، چرس کے معاملات کدھر ہوتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ آپ کا تعلق تو انہوں

نے کہا یہ اپنی نارکوٹس فورس میں نے کہا کہ نال صاحب یہ تو عجیب بات ہے کہ آپ مجھ سے کہتے ہیں اور ہم اسمبلی میں کہتے رہے ہیں پارلیمنٹ میں کہتے رہے ہیں۔ پرانی اپنی نارکوٹس فورس کو کہتے رہے ہیں۔ یہاں تک آئی جی ایف سی کو بار بار کہتے چلے آ رہے ہیں۔ تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں آپ جاؤ ایف سی کا قلعہ ہے اُس میں کم از کم پندرہ سوا ٹھارہ سو ایف سی کا فورس ہے۔ پھر اس کے بعد ایک سڑک ہے۔ سڑک کے اُس کنارے میں یہ سب کچھ ہو رہے ہیں اگر آپ دو گھنٹے کیلئے رات 00:00 بجے کے بعد ادھر پلے یہ چرس پکانے کے کارخانے چل رہے ہیں۔ اُس کی آواز آپ تک آ جائیگی۔ کہتا ہے اچھا۔ دوسرا بات یہ ہے کہ گلستان تحریک انصاف سے سیکی اور عبدالرحمن زئی سے شروع ہوتا ہے۔ آپ صرف گاڑی میں جاؤ آپ کو دونوں طرف بھنگ کے کھیت نظر آئیں گے۔ کہتا ہے کہ مجھے ڈی سی کہتا ہے کہ میں نہیں لے جاسکتا ہوں۔ میں نے کہا کہ نہ آپ کو ڈی سی کی ضرورت ہے وہاں پر نہ کوئی آپ کو روکے گا۔ آپ بیشک جاؤ اپنی law جو بھی implementation ہے وہ کر کے تو نواب صاحب کی بات ہے کہ گلستان گاؤں کے 80% نوجوان چرس، ہیر وَن اور کرٹل کے عادی ہو چکے ہیں۔ آج اچھا ہے میں نواب صاحب کا بڑا مشکور ہوں۔ آپ کے توسط سے گورنر صاحب اچھا ہے کوئی لاٹی محفل بھی ہو۔ گورنر صاحب نے Antinarcotics force کے کسی افسر کو بولا۔ یہ آج سے دو سال پہلے کی بات ہے کہ یہ مختلف اضلاع میں یہ افیون چرس اور فلاں فلاں ہو رہا ہے۔ تو ایک بفتے کے بعد تو ڈمہ وار افسر نے اُس کو فون کیا کہ اس کے توبڑے اچھے فوائد ہیں یہ دو ایوں میں استعمال ہو رہا ہے اور یورپ اس کو ابھی فری کر رہا ہے۔ اور فلاں ملک نے اس کو فری کیا ہے۔ یہ تو بڑا فائدہ مند چیز ہے۔ مطلب یہ ہے سب کچھ مل رہا ہے۔ ماحول یہ ہوتا ہے کہ افیون کی کاشت ہوتی ہے۔ تو ابھی مجھے پتہ نہیں don't know اُس وقت جب یہ شور مچاتے تھے کہ ہم یہ تریاق توڑ رہے ہیں ایک دن کا ڈرامہ کر لیتے ہیں۔ کرٹل کے ساتھ وہ جو Blue and baby ساتھی ہے۔ یہ ڈرگ مافیا کے ساتھ ہوتے تھے۔ کہ اس کو خراب کرو۔ یہ ساتھی نہیں ہے اس کو مت ہاتھ لگاؤ۔ یہ ساتھی ہے۔ ایک تو اچھا طالب اور رُ طالب، ایک اچھا دہشتگرد اور رُ دہشتگرد۔ ابھی ایک اچھا Drug trafficker اور رُ Drug trafficker کا اصطلاح ہمارے Forces across-the-board کا رواں ہو جدھر بھی ہو۔ اس کا serious request کرتے ہیں کہ notice لیا جائے۔

میڈم اپسیکر:- Ok thank you جی عبدالرحمن کھیڑان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- رحیم زیارت والی کی توجہ میں ایک پوائنٹ ہے اور ایک میرے عزیز دوست نے

نواب صاحب نے بہت اچھا پلیس والا سلسہ اٹھایا ہے یہ رحیم صاحب کو میں آپ کی توسط سے مخاطب کر رہا ہوں۔ 22 ستمبر 2016 کو خالد لانگونے پی پی ایجی آئی کے ایک پلازنگ کو مستقل کرنے کے بارے میں ایک پوائنٹ اٹھایا کیا تھا۔ تو رحیم زیارت والے نے ایشورنس دی تھی کہ میں اس مسئلے کو انشاء اللہ اس پر پراگرس بتاؤں گا تو وہ ابھی تک انتظار میں ہے وہ لوگ بھی اور یہ kindly رحیم صاحب اس پر۔ دوسری بات یہ ہے میڈم اسپیکر ہمارا رونا یہی ہے لاءِ اینڈ آرڈر جیسے نواب صاحب نے فرمایا کہ دن دھاڑے جو تماشہ ہوا آپ کے چیمبر میں بھی شاید آپ کیسا تھڈ سکس ہوا کہ لاءِ اینڈ آرڈر کی situation یہ ہے کہ سوشن میڈیا کی ویڈیو کلپس کو دیکھ کے اس پر کارروائی کی جا رہی ہے پہلے وہ کلپس جاری ہوئی جمال ترکی کی اس نے کوئی آس پاس پر لیں کلب میں بیٹھا ہوا تھا اس نے ویڈیو اپنی جان پر کھلیل کے بنائی۔ آج جو وارڈ ہوئی ہے ویڈیو سی فوٹج ہے اس میں وہ زمینوں کا جو سلسہ ہے وہ دونوں بازی لڑر ہے ہیں تو آج جو سی ٹی وی کی فوٹج وارڈ ہوئی ہے اس میں وہ جوزخی ہوئے ہیں گرے ہوئے ہیں وہ لوگ اس گاڑی کو روکتے ہیں۔ اور اس سے اتار کے پھر ان کے پاس چاقو اور ہتھیار تھے وہ زخمی مارنے والے ہو گئے تو میڈم اسپیکر یہاں کے پلیس آفیسر وں کیسا تھا۔

**میڈم اسپیکر:-** ٹھیک ہے سردار صاحب پلیز۔

**سردار عبدالرحمٰن حسین:** جی میں یہی بات کر رہا ہوں کہ ہمارے مقامی افیسر وں کا قصور کیا ہے وہ کیا دلچسپی لیں گے۔ اس کے اوپر آپ نے ایف سی بیٹھا دیا یہاں پر وہ قبضہ میڈم اسپیکر پچاس دفعہ میں نے فلور آف دی ہاؤس آج تک اٹھایا ہے ہوم منسٹر نہیں ہیں چیف منسٹر نہیں ہیں ایک افیسر بیٹھا ہوا ہے پچاس آئی جی گزار پکا ہے اے ایس آئی ہے ایس پی کے چیئر پر بیٹھا ہوا ہے آج تک ان کو اس ایوان کے سامنے اتنی تکلیف نہیں ہوئی ہے کہ وہ اس کو کوئی جواب دینے کو تیار نہیں ہیں میں حیران ہوں کہ ہماری کیا حیثیت ہے اس کی کوئی یہ ہے کہ وہ ادھر کی اٹھائیں اٹھائیں گاڑیاں اپنے ساتھ وہ جو آفیسر آیا ہے وہ لے گیا ہے آپ کی ویگوان کی بیگمات کی شانگ آکے ہوتی ہے۔ میڈم اسپیکر اس فلور آف دی ہاؤس ہمارا کیا پچاس قراردادیں پچاس دفعہ ہم بولیں گے مقامی آفیسر آپ جائے باہر یہ بیٹھے ہوئے ہیں آپ جا کے دیکھے ان کی کیا حالت ہے۔ ریٹائرڈ ہوتے ہیں جا کے محلے میں یہ ریڑی کی دوکان لگا لیتے ہیں چھوٹے سال وہ مر جاتا ہے وہ آفیسر میں تیس روپے ان کو پیش ملتی ہے وہ بیٹی کی شادی کیے اور بیٹے کو کہیں پر آ چھی جگہ پر ایجوکیشن دیا اس کی پیش اس میں چل جاتی ہے۔ تو مقامی آفیسر ہمارے پلیس آفیسر کیا اس قابل نہیں ہے کیا وہ انسان نہیں ہے کیا وہ بہادر نہیں ہے ان کی قربانیاں نہیں ہے۔ قاضی نہیں مارا گیا وسرے آپ کے شہید ہوئے یا آپ کے ٹریننگ کالج میں کون مرے سی ایس پی

مرے یہ ہمارے مقامی لوگ مارے گئے ہشتگردوں نے ان کو مار دیا۔ اپورٹنٹ آ جاتے ہیں، پکن منا کے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے مقامی رور ہے ہیں وہ کیا دلچسپی لیں گے میڈم اسپیکر جس کی چھبیس سال سروں ہو گئی ہے انسپکٹر ہے تو انسپکٹر بیٹھا ہوا ہے ڈی الیس پی ہے تو ڈی الیس پی بیٹھا ہوا ہے اور الیشورنس دی گئی تھی اس فور آف دی ہاؤس، تم ہوم منستر نے کہہ دیا کہ ایک مہینے میں ہم اس کے رپورٹ بن رہی ہے۔ مقامی آفیسر ہمارے جو ڈی الیس پیز ہیں جو الیس پی کی پر موشن کیلئے بیٹھے ہیں جو ڈی آئی جی کی پر موشن کیلئے بیٹھے ہیں ان کا قصور کیا ہے مرے وہ، مزے وہ اٹھائے جو کہ تین سال چار سال ڈی پی اوابے الیس پی کارینک لگا ہوا ہے الیس پی ہو گیا ڈی پی او ہو گیا ڈی آئی جی ہو گیا گیا تو kindly میں نے بار بار اٹھایا ہے میں last time یہ کہ رہا ہوں session میں میں وہاں پر جہاں پر آپ کا کیمرہ ہے وہاں پر بیٹھ کے میں کارروائی میں حصہ لو گا اگر اس پر مجھے جواب نہیں ملا۔ شکر یہ۔

میڈم اسپیکر:- This is the last point of order جی

عبدالجید خان اچکزئی:- میڈم اسپیکر repetition کرنا نہیں چاہتا ہوں ویسے بھی ہمارے ملک میں پچھلے دو مہینے سے پشتو نوں کی قومی تضییک ہو رہی ہے۔ جتنی بے عزتی ایک قوم کی ہوتی ہے اتنی بے عزتی کسی کی نہیں ہو رہی ہے جتنے پچھلے دو مہینے سے پنجاب اور سندھ میں پشتو نوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ابھی تو سندھ میں پوزیشن یہ بنی ہوئی ہے کہ جس نے جو فلیٹ کرایے پر دیا ہے وہ بھی اور جس نے کرائے پر لیا ہے اس کو بھی گرفتار کرتے ہیں یہ ہماری قوم کی حیثیت یہ ہے اس مملکت خداداد پاکستان میں نہ ہم ریڑھی چلا سکتے ہیں کراچی میں نہ ہم ٹانگہ چلا سکتے ہیں نہ ہم دیاڑی کر سکتے ہیں یہ کراچی یہ لا ہور یہ پشتو نوں کی خون سے بنا ہوا ہے۔ میڈم اسپیکر! باقی دو صوبوں میں تو یہ حالت ہے کوئی شہر میں روزانہ کی بنیاد پر پولیس والے گیر جوں سے لڑکوں کو اٹھاتے ہیں چودہ سال کے پندرہ سال کے سولہ سال کے لڑکوں کو اٹھاتے ہیں کہ تمارے پاس شاختی کا رذہ نہیں ہے۔ ہر تھانے کا weekly بنا ہوا ہے monthly بننا ہوا ہے ہر ایک کو اجازت ہے جس بندے کو اٹھا سکتے ہیں اٹھا لیں۔ جس بندے کے سر پر گڑی ہو گی اس کی داڑھی ہو گی چاہے وہ پٹھان ہو چاہے وہ بلوچ ہو مطلب یہ ہشتگردو ہے۔ اور یہ ہشتگردو میں ملوث ہے یا یہ افغان مہاجر ہے۔ آپ اندازہ لگائے روزانہ ہمارا دوسرا کوئی کام نہیں ہوتا ہے رات کو پولیس اسٹیشن میں ٹیلی فون کرنا کہ یہاں کا مقامی باشندہ ہے اس کو آپ چھوڑ دیں۔ آخر اپنی فور سینز 30 ارب روپے آپ کا ڈولیمنٹ بجٹ 75 بلین روپے اور سیکورٹی کا بجٹ تین ارب روپے ہیں اس سال اس بجٹ میں تو تین ارب کے بدلتے میں ہمیں کیا ملا ہے پولیس والوں نے اپنے ٹریننگ سنٹر پر جو حملہ ہوا

ہے اس کی کوئی رپورٹ پیش کی انہوں نے۔ ہمارے لوکل لوگ قتل ہوئے ہیں ہر ضلع میں جنازے گئے کوئی نہیں ہوا۔ بس اس دن وہ غلطی اس ہاؤس کی بھی تھی کیونکہ میں نے چیز کرنا تھا اور میں نے اس پر رولنگ دینی تھی۔ مگر آپ نے چوتھے نمبر بندے کو یہاں پر بٹھا دیا تھا چیز میں۔ وہ مجھے یاد رہے گا ہمیشہ۔ میڈم اپسیکر! مطلب ایک آپ روزی نہیں دے سکتے وہ خود ایک روزی کر رہا ہے۔ گیرج میں باقی جگہوں میں رات ہو بالکل جیسے ان کو ایک ناسک ملا ہوگا کہ آپ نے اتنے لڑکوں کو اتنے لوگوں کو کپڑنا ہے اور نے کہنا وہ ہے مہاجرین کا کیا ایشو ہے مہاجرین تو کہہ دیا ہے کہ یو این کیسا تحان کام معابرہ ہوا ہے کہ جب تک افغانستان میں حالات ٹھیک ہو گئے ان کو درکنگ پرمٹ ایشو ہوگی۔ مہاجرین کا مسئلہ ہی نہیں ہے لوکل لوگ تنگ ہو رہے ہیں ابھی آپ بتائیں کہ بلاک شناختی کا روڈ تقریباً ساڑھے آٹھ لاکھ ہے تو یہ جن کے شناختی کا روڈ بلاک ہیں یہ مہاجر ہیں نہیں ہیں مہاجر۔ ہماری قومی تضییک کی جا رہی ہے نادرا کر رہی ہے آپ نے چیز کیا تھا اس میٹنگ کو جس میں نادرا کا ڈی جی آیا ہوا تھا۔ ابھی تک یہ بلاک شناختی کا روڈ پر ابھی تک ایک فیصلہ نہیں آیا ہے اور ہمارے بیٹھے ہوئے چیف جسٹس مسکانزی کیس اس کے سامنے ہم نے لگایا اور مسکانزی صاحب جو ہیں۔ (مدخلت)۔ میڈم اپسیکر: آپ چیف جسٹس کو ڈسکس نہیں کر سکتے پلیز۔

عبدالمجید خان اچکزئی:- نہیں مطلب مسکانزی صاحب جو ہیں وہ آواران میں ٹرانسفر مر اور کالجز کا افتتاح کر رہے ہیں کس کھاتے میں؟۔ ہائی کورٹ میں سالوں کے لیسیز پڑے ہوئے ہیں۔

میڈم اپسیکر: مجید صاحب! آپ پلیز اس کو ڈسکس نہیں کر سکتے ہیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی:- نہیں ٹھیک میں نہیں کہتا ہوں مطلب شاید جسٹس کا اپنا بھی فٹ ہوتا ہے جیسے ایم پی اے، ایم این اے کا ہوتا ہے تو یہ کیسیز پڑے ہوئے ہیں نادرا میں شناختی کا روڈ بلاک ہے میرے حلقتے میں ایسے لوگ ہیں ایک خاندان میں ایک شناختی کا روڈ بلاک ہے پہنچیں کے بلاک ہیں ہم مزدوری نہیں کر سکتے ہیں اس شناختی کا روڈ کے بغیر اور اوپر سے ہماری فورسیز ایف سی، پولیس لیویز ساری فورسیز میں ارب روپے اگر آپ اس گورنمنٹ کا حساب لگالیں ڈیڑھ سوارب روپے ہم نے اس صوبے میں سیکورٹی کی مدد میں خرچ کئے ہیں رزلٹ کیا مل رہا ہے ہر کوئے پر ایک حوالدار کھڑا ہوتا ہے دوسپاہی کھڑے ہوتے ہیں گاڑی کے کاغذات اور شناختی کا روڈ۔ اس اسمبلی سے سٹیلائٹ ٹاؤن تک جاتے ہوئے آپ کو پندرہ جگہ روکا جائیگا۔ چمن سے لیکر کے کوئی نہ تک آپ کو بائیس جگہ روکا جائیگا مگر کوئی نہ سے واہگہ بارڈر تک آپ کو ایک جگہ بھی نہیں روکا جائیگا۔ تو مطلب یہ ہے کہ

مملکت خداداد بنا ہوا ہے پنجاب کیلئے باقی قوموں کو کوئی حق ہی نہیں ہے تم ارب روپے سالانہ سیکورٹی کے وکیلوں کے شہادتوں کا واقعہ آپ نے دیکھا۔ پولیس واقعہ آپ نے دیکھا باقی دھماکے آپ نے دیکھے، یہ تمیں ارب روپے کدھر چلے گئے سیکورٹی کی مدین۔ میڈم اسپیکر! ہمارے پاس اور کوئی فورم نہیں ہے ہمارے پاس یہ فورم ہے ہمارے بیباں کے لوکل پولیس والے بھی لوگوں کو تنگ کرتے ہیں مہاجر کے نام سے شناختی کارڈ کے نام سے پھر ان سے چار چار پانچ پانچ ہزار روپے لیتے ہیں کیا آئی جی پولیس کو یہ پتہ نہیں ہے کیا ایس ایس پیز کو یہ پتہ نہیں ہے کہ ان کے حدود میں کیا ہو رہا ہے۔ جیسے نواب صاحب نے کہا تھا ایک ایس ایچ اور کو معلوم ہے کہ اس کے حدود میں کتنے اڑے اور کون کیا کر رہا ہے اس دن منان چوک میں بی ڈی اے کا ملازم اغوا ہوا۔ مطلب منان چوک دیکھیں اور دوسراے ایک گھنٹے کے بعد دس لاکھ ڈال کا آفر ہوا ہے اس کی تجوہ چودہ ہزار روپے ہیں اور ڈیمانڈ دس لاکھ ڈال رہے اور تجوہ اچودہ ہزار روپے ہیں اور وہ مستقل بھی نہیں ہے بے چارہ۔ بولتا ہے کہ تم تجوہ ایں لے جا رہے تھے اتنے کروڑ روپے ہمیں چاہیے۔ آخر یہ اغوا برائے تاوان جو ہے یہ لوگ جو کر رہے ہیں آج تک کسی کو پکڑا گیا ہے۔ ہم نے تو نہیں سنا ہے فصلہ ہو جاتا ہے جو آتا ہے پتہ یہ چلتا ہے کہ اس نے پہنچ کر دی ہے پولیس کیا کر رہی ہے ایف سی کیا کر رہی ہے باقی ہمارے لاءِ اینڈ فورسیز ایجنسیاں کیا کر رہی ہیں ابھی تو یہ مزہ ہے یہ نیا آپریشن جو شروع ہوا ہے لوگ غائب ہو رہے ہیں تین تین لوگ پوچھ رہے ہیں بابا۔

**میڈم اسپیکر:-** مجید صاحب پوانٹ آف آرڈر پر آپ تقریبیں کر سکتے ہیں پلیز۔۔۔

**عبدالجید خان اچنڈی:-** نہیں نہیں، کسی ایجنسی نے ان کو اٹھایا ہے آخر انہوں نے قصور کیا ہے لوگ ہمارے گھر آتے ہیں ایک بات میں دوسری کہونگا اخیر میں میری قرارداد تھی 124 آج تو خیر نہیں آیا ہے مگر اسپیکر صاحب نے رولنگ دی تھی کہ آئندہ کارروائی میں شامل ہو گا وہ ایجوکیشن کے بارے میں تھا خیر نہیں آیا next session میں اس کو آپ ڈال دے پھر اس پر ہم بات کریں گے۔

**میڈم اسپیکر:-** وہ ایک غیر مرکاری قرارداد تھی تو آج سرکاری ڈے ہیں اس کو کارروائی میں قانوناً شامل نہیں کر سکتے رول کے تحت ہم۔ یہ لاست تھا کیونکہ آپ سائز ہے گیارہ اور پونے بارہ سے سیشن چل رہا ہے اور آپ لوگ پوانٹ آف آرڈر پر اس کی جلد conclude کریں پلیز۔ ٹھیک ہے جی مولا ناواسع صاحب۔

**قائد حزب اختلاف:-** شکریہ میڈم اسپیکر، میڈم اسپیکر صاحبہ میں نے قرارداد لایا تھا لیکن اس دن میں نہیں تھا اور میرے معلومات کے مطابق آج کے دن کے لئے آپ نے موخر کر دیا تھا لیکن آج وہ قرارداد نہیں آیا ہے لیکن میں point of order کے ذریعے سے منظر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

**میدم اپسیکر:-** مولانا صاحب وہ غیر سرکاری قرارداد تھی آج سرکاری دن تھا اس لئے نہیں آئی۔

**قائد حزب اختلاف:-** کیا میدم۔

**میدم اپسیکر:-** آج سرکاری دن تھا اور وہ غیر سرکاری کارروائی تھی اس لئے آج کے دن میں نہیں شامل ہو سکتی تھی، جی۔

**قائد حزب اختلاف:-** اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے آج سرکاری دن ہے لیکن میرے خیال آج اسمبلی کا اختتام کا بھی دن ہے۔

**میدم اپسیکر:-** جی جی آپ بول سکتے ہیں میں صرف آپ کو بتا رہی تھی کہ next session میں۔

**قائد حزب اختلاف:-** میں ذر افسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ کمیونٹی اسکولز جو

ہیں ان کے ٹیچر زادروان کی تعداد میرے خیال 786 ہے اور طالعِ علم تیس ہزار کے قریب ہیں اور دوسرا اٹھارہ بلڈنگز ان کے ہیں 35 لاکھ سے تیار ہوئے ہیں اور یہ اسکولز پسمندہ علاقوں میں پورے صوبے میں پھلے ہوئے ہیں لیکن مختلف جو فاؤنڈیشن کے لیڈی ہیلٹھ و کردوہ مستقل ہو گئے اور اسی طرح ترقی فاؤنڈیشن کے ٹیچر زریگولر ہو گئے ہیں

لیکن اب کمیونٹی اسکولوں کے بارے میں کیونکہ وہ اساتذہ بار، بار آئیے ہیں اور انہوں نے شاید منسٹر صاحب سے بھی ملاقات ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحب کے نوٹس میں، میں لانا چاہتا ہوں زیارت وال صاحب کی

اگر یہ لوگ مستقل ہو جائیں کیونکہ سترا، ستر اسال اٹھارہ، اٹھارہ سال انہوں نے ڈیوٹی کی ہے اور کوئی دوسرا کام انہوں کی بھی نہیں کا رہا بارشروع نہیں کی اسی امید سے کہ ہم ریگولر ہو جائیں لیکن یہاب تک ریگولر نہیں ہوئے لہذا

میری حکومت سے اور خاص کر منسٹر ایجوکیشن سے یہی گزارش ہے کہ ان کو اگر ریگولر کیا جائے اور آپ اور آپ کی حکومت کی نیک نامی بھی ہوگی اور وہ لوگ بے رو زگار نہ ہو اور مستقل ہو ہمارے صوبے کے رہائشی لوگ ہیں اور

اس کے ساتھ ساتھ نواب صاحب نے جوبات کی زمینوں کے بارے میں یالا اینڈ آرڈر کے حوالے سے پولیس کے رویے یا ایف سی کے رویے وغیرہ یہ تو ہم بار بار حکومت کے نوٹس میں لایا ہوا ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ حکومت

اور کابینہ کے ارکان بھی اتنے بے بس ہیں جیسے کہ ہم اپوزیشن کے لوگ اتنے بے بس ہیں ہم بھی ان کے تقریبی کی حمایت بھی کر سکتے ہیں اور زمینات کے حوالے سے میں ایک بات اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میز مرک

خان صاحب نے وہ ائیر فورس والوں کے زمین کے بارے میں بازی قبليے کے بازی قبليے کے لیکن میں ڈاکٹر صاحب کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں کہ کیوڑی اے کے لوگوں نے بھی وہاں سرہ غرُگنی کے زمینات پر وہاں

فیتے لگانا چاہتے ہیں اور وہاں کہتا ہے کہ ہم نے یہاں کا لونی یا کوئی سیکرٹریٹ یا کیا بنا نا چاہتے ہیں بازی زمینات

بیں اور ان کو کوئی معاوضے کے بغیر جیسے کہ ایئر فورس والے بغیر معاوضے اور یہ بھی معاوضے کے بغیر کیوڑی اے کہتا ہے کہ یہ ہماری زمین ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کے وقت میں میں یہ کام نہیں ہونا چاہیے اگر کوئی دوسرا کرتا ہے کیونکہ ہم سارے سیاسی پارٹیاں جتنے بھی یہاں اس ہاؤس میں ہے تو ہم پورے بلوجستان کی زمینات یہاں کوئی سرکاری زمین نہیں ہے یہاں سارے زمینات قبائل کی زمینات ہیں اور پورا بلوجستان یہ ہے کوئی شاہوائی قبائل کا ہے کوئی بازی قبائل کا ہے کوئی کاسی قبائل کا ہے کوئی سندر خیل قبائل کا ہے کوئی ترین قبائل کا ہے یہ اچکزئی قبائل کا ہے یہ مختلف زمینات ہیں اور مختلف قبائل ہیں اور یہاں ایک ایک انج بھی سرکاری زمین نہیں ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ جیسے کہ قلعہ عبداللہ کے زمینات ٹرائب کے ہیں قلعہ سیف اللہ کے زمینات قبائل والوں کا ہے اور جیسے کہ نواب صاحب نے کہا کہ ہم نے وہاں ان کے گورنمنٹ کی طرف سے موئی زمیں قبیلے کے لئے ڈسٹرکٹ کمپلکس کے لئے جوز میں دوسرا یکڑاں کی ادائیگی حکومت نے کر دیا وہ موئی زمیں قبیلہ کو۔ لہذا ان زمینات کو بھی اگر ایئر فورس والے ہیں تو فیڈرل کامکمہ ہے ظاہر بات ہے کہ وہ ہم ایک قرارداد بھی پاس کر سکتے ہیں اور ہم سب ان کے خلاف قرارداد پاس کر کے اور فیڈرل گورنمنٹ کو مجبور کر لیتے ہیں لیکن جو صوبائی حکومت کے اختیارات اور محکموں نے جہاں جہاں بھی انہوں نے زمینات پر قضہ شروع کیا ہوا ہے یا لوگوں کو نگ کرتے ہیں یہ بھی بند ہونا چاہیے اور اسی کے ساتھ ساتھ جو کیڈٹ کالج یہاں کمیٹی مستونگ کے لئے بننا ہوا تھا اور پورٹ بھی کمیٹی کا گیا لیکن میں ایک بات اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیڈٹ کالج کے تمام کیڈٹ کالج کی حالت ٹھیک نظر نہیں آ رہے ہیں اور خاص کر کے قلعہ سیف اللہ کیڈٹ کالج کا جو یہ موجودہ پرنسپل صاحب آئے ہیں تو انہوں نے کیڈٹ کالج قلعہ سیف اللہ کا بیڑہ غرق کر دیا اس پر اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں میڈم اسپیکر صاحبہ اور ایک ایسا شخص وہاں کہ اگر ایک پرنسپل وہاں کرو مانیٹ کے خود کام کمیشن پر رائٹلی پر کرنا چاہتے ہیں اگر وہ وہاں ٹیوب دیل ٹھیک پر لے لتے ہیں اور اپنے ٹیوب دیل پر مصروف ہوتے ہیں اور اپنے کرو مانیٹ نکالنے پر مصروف ہوتے ہیں تو مجھے بتائیں یہ کیڈٹ کالج کی حالت کس طرح بہتر بنا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم کیڈٹ کالج کے جو طریقہ کارہے ان کو بہتر سے بہتر کرنے کے لئے کوشش کر لیں اس طرح نہ ہو کہ یہ بھی بیٹھ جائے اگر یہ بیٹھ گیا اور بلکہ میں سمجھتا ہوں اب کیڈٹ کالج قلعہ اللہ کا جو موجودہ صورتحال ہے وہ کسی بھی ہائی اسکول یا مڈل اسکول سے ان کی صورتحال بہتر نہیں بلکہ ان سے صورتحال برتر ہے تو اس کو بہتر بنانے کے لئے میری گزارش یہ ہے کہ اس پر فنڈر صاحب غور بھی کر لیں اور فوری طور پر ایک اچھا ایک کام کرنے والا بندہ وہاں بیٹھ جیج دیں تاکہ یہ ادارے کچھ بہتر ہو جائے ہمارا ویسا ہی حالت تباہ ہے۔ تو یہ کچھ بچے اگر ان میں تعلیم حاصل کر کے تو ہمارا اس

صوبے کا فائدہ ہوگا اور پہلے سے ہم پسمند ہیں اگر یہ بھی تباہ ہو گئے تو پھر اور پتہ نہیں ہے ہم کدھر جائیں گے۔ شکریہ میدم اسپیکر:-

میدم اسپیکر:- That was the thank you, جی زیارت وال صاحب۔ میں نے کہا تھا

وزیرِ حکومت تشریف رکھیں، جی۔ last one. ڈاکٹر صاحب please

وزیرِ حکومت تعلیم:- میدم اسپیکر! ہمارے بہت سے فاضل دوستوں نے point of order پر نکات اٹھائے ہیں اور ہماری یہ جو اسمبلی ہے جو ایوان ہے اس کی اپنی ایک لقدس ہے اور چیزیں ریکارڈ پر لائی جاتی ہیں۔ گورنمنٹ کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ان کی چھان بین کریں اور اس چھان بین کے بعد جو بھی لوگ کسی بھی سرکاری ڈیپوٹی میں غفلت کوتا ہی یا اس کا مرتبہ ہوتے ہیں اس کو سزا تک لی جانا چاہیے یہاں صرف یہ نہیں ہے کہ بس بات ہو گئی ہے بات کردی ہے اس کے بعد چھوڑ دیا ہے۔ تو پہلی بات جو یہاں ہمارے دوستوں نے رکھی تھی بازی کے زمینوں کے بارے میں۔ اس پر ہم وزیر اعلیٰ کے ساتھ اس کی پوری کمیٹی کی میٹنگ کروائچے تھے عرصہ ہوا ہے اس کو پھر اس میں کمیٹی بنی تھی کمشنر کوئٹہ صاحب کو اس وقت کہا گیا تھا کہ آپ اتنے عرصے میں ہمارے پاس پوری ریکارڈ لے آئے ہیں کہ زمین کیا ہے اس کی حیثیت کیا ہے ریونیوریکارڈ تمام چیزیں ڈی اس کمشنر اور اس کے علاوہ جو بھی لوگ اس میں تھے۔ اس پر بنیادی طور بات یہ ہے کہ اس پر ہم بات کریں گے اور ان سے دوبارہ رپورٹ کے بارے میں کہیں گے وزیر اعلیٰ صاحب یہاں نہیں ہے لیکن اتنی سی بات بتاتا ہوں، سامنے، وہ یہ ہے کہ جو بھی بلا پیغودہ زمین ہے یا land State کہتے ہیں اور اس کی دوسری شاملات کی ہیں۔ یہ دراصل ہمارے قبیلوں کی زمینیں ہیں یہاں State بلا پیغودہ ہیں یا اس کو دوسری الفاظ میں جو بھی نام اس دیتے ہیں چراگا ہیں ہیں۔ تو یہ اصل میں اس کے ماں وہاں کے رہنے والے ہیں۔ اب ان زمینوں کو اگر شاملات ہیں اس کا درجہ کچھ اور ہے۔ جس پر ہم زمانوں سے ایک چھوٹا سا نکس دیتے تھے مالیے کی شکل میں اور پھر جو ملکیت کی زمین ہے اس کا بھی ہم دیتے تھے۔ اور جو سٹیٹ لینڈ ہے یا چراگا ہیں ہیں اس کی پھر ہم پر سرکاری طور پر انگریز سے جو آرہا تھا اس کا ہم پر نکس نہیں تھا لیکن زمین جو ہے جہاں پر بھی ہے ایسی کوئی نہیں ہے جس کا مالک نہ ہوا اور مالک اور قبیلوں کے درمیان بھی وہ تقسیم معلوم ہے تو اس پر میدم اسپیکر میں آپ کی توسط سے یہ کہتا ہوں کہ اس پر ایک میٹنگ ہو آپ کے چیمبر میں ہو کمشنر صاحب ڈی اسی صاحب سارے آئیں اور جو زمینوں پر قبضہ کر رہے ہیں پی اے ایف والے جو ہیں یہ جو ایف اور س والے ہیں ان کو بھی بلا نکس ان کو بھی بیٹھا دیں گے۔ ہم گورنمنٹ کے طور پر عوام کی جو پر اپرٹی ہے جو جائیداد ہے۔ ہم اس کو کسی کو بھی قبضہ کرنے نہیں دیں گے۔ اگر وہ

قبیلوں کے ساتھ بات کریں جیسے کہ پہلے ہوا کرتا تھا اور اس قبیلے سے زمین مانگ کے قیمت کے بد لے سروز نے کے بد لے جو بھی طریقہ کار ہے اس کو اپنائے بغیر ہماری زمینوں پر صوبائی گورنمنٹ ریونیوڈیپارٹمنٹ کی اجازت کے بغیر کوئی قبضے کے لئے نہیں جائیں نہ کسی کو قبضے کی ہم اجازت دینے۔ تو اس پر آپ کب بلواتے ہیں کیسے کرتے ہیں اس کے لئے کمیٹی ہوا و دوسرا بات پھر قلعہ سیف اللہ میں نواب صاحب نے مشیات کی بات کی ہے اس پر بھی میری تجویز یہ ہے میڈم اسپیکر جہاں جہاں یہ ہے آئی جی پولیس صاحب کو اور سیکرٹری داخلہ کو اور جو محرك ہے جو بات اٹھائی ہے سب کو اپنے چیمبر بلا کے ان سے پوچھا جائے کہ ہم مشیات کے خلاف ہیں ہم کسی بھی صورت میں مشیات کو نہیں چھوڑتے ہیں اور امن و مان کی جو ذمہ داری ہے میڈم اسپیکر میں اپنے دوستوں کو اس لئے یاد لوانا چاہتا ہوں کہ پولیس کو امن و مان برقرار رکھنا ان کی ذمہ داری میں شامل ہے کوئی بھی اس ذمہ داری سے مبرأ نہیں تو اس کے لئے بھی ہاؤس سے کمیٹی ہوان کو بلا یا جائے ان کو بتایا جائے اور ان کی نشاندہی کی جائے بھی وہ جگہ ہے یہ وہ ہاؤس ہے میں میڈیا والوں سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ میڈیا والے ہمارے وہ جو چیزیں ہیں اس کو اجاگر نہیں کرتے ہم تمام چیزوں اصلاح یہاں سے کرنا چاہیں گے۔ لیکن چیزوں پر آنکھیں بند کر کے جانا ہاؤس کی حیثیت سے اور گورنمنٹ کی حیثیت سے وہ ہم بند نہیں کر سکتے اس پر ہم آنکھیں بند نہیں کر سکتے تو اس پر بھی میری ذاتی تجویز یہ ہے گورنمنٹ کی جانب سے کمیٹی ہوا کمیٹی ان چیزوں کو دیکھیں اور اس پر بات کریں بلک شناختی کارڈ کے حوالے سے پھر مسئلہ یہ ہے میڈم اسپیکر! آپ نے اُن کو بلا یا تھا۔ میڈم اسپیکر! ہم اس ہاؤس کے رکن ہیں اور ایک آدمی جو شناختی کارڈ کے حوالے سے یہاں آفیسر کی حیثیت سے درانی صاحب ڈیپلی سرانجام دے رہا تھا۔ اور جاتے جاتے اُس نے ایک لیٹر لکھ دیا۔ اور وہ لیٹر تمام سو شل میڈیا پر انہوں نے دے دیا ”کہ ہم سے یہ لوگ یہ کام لے رہے تھے اور مجھے pressurize کر رہے تھے۔“ ہم معزز ارکین کے نام اُس نے لے لیتے تھے، تین چار لوگوں کے۔ اب اُس میں استحقاق ہم لائے تھے۔ کمیٹی بتی تھی۔ لیکن وہ وہیں کے وہیں رہ گئی ہیں۔ وہ درانی صاحب اس ایوان سے معزز نہیں ہے۔ اُس درانی صاحب کو آنا چاہیے۔ اور آپ کے سامنے جو بھی کمیٹی ہے، اُس کے سامنے جواب دینا چاہیے۔ ہم وزارت داخلہ کو، چوہدری شار صاحب کو، سب کو بتا چکے ہیں ”کہ بھی! جو آدمی یہاں غذ لکھ چکا ہے، اُس آدمی کو لے آؤ سامنے۔ وہ ثابت کریں کہ ہم نے کوئی ایسا کام کیا تھا یا کوئی ایسی ایسی چیز اسکے ہاتھ میں ہے کہ وہ پکڑ لیں“۔ اُس دن بھی، ہفتہ پہلے، دس دن پہلے چینل 92 پر باقاعدہ وہ کاغذ دکھار ہے تھے۔ ”کہ یہ لوگ یہ کام کر رہے ہیں“۔ تو میڈم اسپیکر! اس کی پھر کیا حالت ہو گی؟۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ اُن کو دوبارہ آپ کی دفتر سے لیٹر جائے۔ آپ کی طرف سے call جائے کہ آپ فوری طور

پر۔ درانی صاحب خود۔ ہمیں کسی چیز سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ جو آدمی آیا تھا، کہتا تھا مجھے پتہ نہیں ہے۔ آپ کے سامنے کہہ رہا تھا کہ مجھے اس کا پتہ نہیں ہے کہ کیسے ہوا ہے میں پوچھوں گا میں فلاں کروں گا۔ درانی صاحب خود آئیں۔ میں اُس کے سامنے ہوں گا کہ میں نے کوئی شاختی کارڈ کا اُن کو کہا تھا۔ اُس کے ریکارڈ میں کیا ہے؟۔ اور اُس نے ہر صورت اور ہر حالت پیش ہونا ہوگا۔ ہم تو آپ کے انتظار کر رہے ہیں ورنہ ہم تو اس کے خلاف کیس میں جائیں گے کہ بھائی آپ نے الزام لگایا ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** استحقاق کمیٹی کے last session میں یہ معاملہ اُن کے حوالے کر چکی ہوں۔

**وزیرِ حکومتہ تعلیم:-** کس کو؟۔

**میڈم اسپیکر:-** استحقاق کمیٹی کے حوالے کر چکی ہوں۔

**وزیرِ حکومتہ تعلیم:-** اگر استحقاق کمیٹی کے کردی گئی ہیں تو۔

**میڈم اسپیکر:-** جی ہاں آپ اُس دن تشریف نہیں لائے تھے، اُس وقت بھی یہ بات اٹھی تھی اور میں نے اُس کے حوالے کی ہے۔ جی ہاں۔

**وزیرِ حکومتہ تعلیم:-** یہ اچھی بات ہے۔ اگر آپ اُن کے حوالے کر چکے ہیں تو کم سے کم استحقاق کمیٹی اس پر جائے۔ اور اس پر اُن کو بلا کیں، اُن کو بٹھا کیں، جو ازام کوئی آدمی لگاتا ہے۔

**میڈم اسپیکر:-** جی وہ کمیٹی چیئرمین کر لیں گے۔

**وزیرِ حکومتہ تعلیم:-** اس کے علاوہ مولانا صاحب نے ایک نقطہ اٹھایا یہ community school کا

**میڈم اسپیکر:-** میں مولانا صاحب کی اس میں یہ کہنا چاہتا ہوں احترام میں کہ مولانا صاحب یہ ایک پراجیکٹ ہے اس پراجیکٹ کے تحت community school کھولے گئے ہیں اور ان لوگوں کے لیے کھولے گئے ہیں جو اپنی اسکول کی عمر سے گزر چکے ہیں۔ اور یہاں تک ان کو اجازت دی ہیں میڈم اسپیکر کہ دوسال میں اگر وہ

پانچویں کی امتحان پاس کر سکتے ہیں بڑے عمر کے وہ ہوتے ہیں تو ہم ان کو اجازت دیتے ہیں ان کی پانچویں کی سڑیفیکٹ قبول بھی کرتے ہیں اور امتحان میں بھی بٹھاتے ہیں۔ کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ اب اگر ہم ان کو، میرے

پاس آئے تھے میں نے ان کو بتایا کہ طریقہ آپ لوگ بتائیں اگر آپ regular services میں ہیں۔

regular services میں آجائیں گے تو آپ ہمارے education department کے ماتحت

ہوں گے۔ آپ کا project director نہیں ہوگا۔ اب اس کو ہم کیسے لاسکتے ہیں۔ گورنر صاحب کی

صدرارت میں میٹنگ ہوئی تھی اس کی Chairmanship میں اس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں مل اسکول

بنان کر دیں۔ ہم نے کہا کہ یہ structure جو آپ کو بنا کر دیا ہے وہ پرانی کی حد تک ہیں۔ اور اگر ہم آپ کو مدل اسکول دیں گے تو آپ پورے ضلع سے لوگوں کو بلا کر انکو پڑھائیں گے۔ اس سے تو اچھا یہ ہے کہ ہمارے فرلانگوں میں میلیوں میں اپنے مدل اسکول موجود ہیں جو یہاں سے پاس ہو کر جاتا ہے وہاں جا کر کے پڑھیں۔ اس کو ہم منع تو نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ میں نے انکو کہا تھا تو گورنر صاحب نے اس کو reject کیا تھا۔ اس نے نئے اسکول مانگے تھے۔ اس نے reject کیا تھا۔ البتہ جو بات ہم نے وہاں کی تھی وہ یہ تھی کہ ان کو سات ہزار تنخوا ہیں دی۔ پھر دس ہزار کر دی ہیں۔ اس مرتبہ اس کی تنخوا ہیں 14 ہزار کر دیا ہے اور وہ community school کسی کے گھر میں قائم ہیں۔ اگر ہم اس کو permanent کریں گے تو permanent کرنے کے بعد ہم اسکو اسکول بھی دیں گے۔ اور یہ مکمل تعلیم کے permanent ملازم ہو جائیں گے۔ پھر community system جو دنیا میں لوگ چلا آ رہا ہے صرف یہ نہیں ہے کہ ہم کوئی میں چلا رہے ہیں۔ میں نے ان کو یہ بھی کہا تھا مولانا صاحب کہ آپ پنجاب میں سندھ میں پنجاب میں یہ اسکول ہزاروں کے حساب سے ہیں سندھ میں ہزاروں کے حساب سے ہیں اور پوری دنیا میں پسمندہ دنیا میں اس قسم کے اسکول کھولے ہیں ہم گورنمنٹ کے طور پر ان کو funding بھی کر رہے ہیں ان کی مدد بھی کر رہے ہیں donors بھی اس میں ہیں۔ اگر کہیں اس طریقے سے ہیں۔ آپ ہمیں کہیں ہم وہ follow کریں گے کوئی مثال کوئی قانون کوئی قاعدہ پاکستان کے اندر اور پاکستان سے باہر انٹرنیشنل دنیا میں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں تو معلوم نہیں ہے۔ میں نے کہا آپ معلوم کر کے ہمارے پاس لے آئیں۔ اب ہم اسکو permanent اگر کریں گے تو یہ مکمل کے ملازم ہوں گے اور وہ پھر حکمانہ طریقہ کار کے مطابق اسکول چلے گا۔ پھر وہ ان لوگوں کے لیے نہیں ہو سکیں گے۔ تو یہ اس طریقے سے ہیں۔ اور اب تک کہیں پر بھی یہ permanent نہیں ہوئے ہیں۔ میرے پاس آئے تھے میں نے اس کو بہت سمجھایاں کو کہا کہ طریقہ کار آپ بتائیں روز آپ بتائیں قانون آپ بتائیں Education foundation کی جو بات ہے اگر آپ بتاسکتے ہیں تو ہم آگے جاسکتے ہیں اور اگر آپ نہیں بتاسکتے ہیں تو یہ کام اس طریقے سے نہیں ہو سکتا ہے۔ تو اب مولانا صاحب نے یہ نقطہ اٹھایا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا صاحب کیڈٹ کالج کی پرنسپل کی آپ نے بات کی ہے کیڈٹ کالج کی پرنسپل کیڈٹ کالج قلعہ سیف اللہ کی صورت حال آپ کو کیا ہے کیا نہیں ہے۔ میں صرف اتنا بتاسکتا ہوں کہ کیڈٹ کالج جو جنہوں نے کام شروع کیا ہے آپ کی قلعہ سیف اللہ کے کیڈٹ کالج کے دولت کے۔ ہمارے پچھلے نتیجے میں toppers میں شامل تھے۔ اور ایک بچہ کو ہلو سے ہمارے جو مستونگ میں پڑھ رہے تھے کو ہلو والے اس کا

شامل تھا۔ تو یہ تو صورت حال تھی۔ آپ جس طریقے سے چاہیں گے مولانا صاحب، ہم آپ کے ساتھ اپنا جو دفتر کے لوگ ہیں سیکرٹری جانے کے لیے تیار ہیں دیکھنے کے لیے تیار ہیں۔ اگر فوجی discipline سکھانی ہے تو فوجی discipline شاید ہم فوج میں بھرتی ہو کر سیکھ سکتے ہیں۔ کیڈٹ کالج ہیں کیڈٹ کالج کا جو معیار ہے BRC کے جو معیار ہے اور جو لوگ کے وہاں جاتے ہیں اس پر لوگ شور تو چھاتے ہیں لیکن جب آپ اندر چلے جاتے ہیں کچھ نہیں ہوتا۔ مستونگ میں جو شور شرابا ہوا۔ پیشیں تو آپ جائیں گے اس کا ابھی دیکھنا باقی ہیں۔ لیکن وہ بھی اسی طریقے سے تھا کہ ہم 13 سال کے بچوں کو داخلہ دے رہے ہیں۔ ہمارے پاس داڑھی کا ٹھٹھے ہوئے آدمی آیا ہے کہ میں 13 سال کا ہوں۔ اب 13 سال کے بچوں کے ساتھ میں اس کو ہائل میں کیسے ٹھہراؤں۔ کسی طریقے سے ٹھہراؤں۔ تو اس بنیاد پر ان کو دوبارہ موقع بھی دیا ہے۔ وہ ٹیسٹ پاس کریں۔ پاس ہونے کے بعد میڈیکل کے پاس لے جاتے ہیں۔ 13 سال کا بچہ بالغ نہیں ہوا کرتا اس کی مونچیں اور داڑھی نہیں ہوتی۔ اب جب اس طریقے سے آ جاتا ہے وہ بھی آپ کے بچے ہیں تو یہ کیسے ہوگا۔ کم سے کم ہم ایک معنی میں ہم عمر لوگ بچے ایک دوسرے کے ساتھ چل سکتے ہیں۔ اور میں 60 سال کا وہاں گھس جاؤں اور وہ ادھر بچے ہوں گے تو یہ معاملات اس طریقے سے مولانا صاحب نہیں ہوتے۔ اور وہ ہم نے دیکھا ان کو بلا یا ان کو بھٹھایا ان سے پوچھا جو ابد ہی کا سسٹم ہے۔ ہم جواب بھی ان سے کرتے ہیں۔ بلا یا دون میں اور آپ کو نتیجہ بھی دے دیا۔ آپ کے سامنے رکھ لیا، آپ جیسے چاہیں گے۔ میڈم! میری طرف سے اجازت ہے، آپ اس پر کمیٹی بنائیں۔ ہم جائیں گے دیکھیں گے۔ اب کسی کی خواہش یا کسی کی اس پر نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کو ٹرانسفر کرو اُس کا نہ کرو۔ ہم نے سسٹم کو چلانا ہیں۔ ہم اس کو اس طریقے سے کریں گے۔ تو یہ وہ چیزیں ہیں اس پر میں نے آپ کو سب کو رائے دے دی ہے۔

**میڈم اپسیکن:** جی۔ میں شروع کروں گی نواب محمد ایاز جو گیزی صاحب، جوزیر PHE ہیں، ویسے تو معزز اراکین اسمبلی کی جانب سے جو point of orders اٹھائے گئے وہ زیارت وال صاحب نے حکومت کے نمائندہ کی حیثیت سے بہت اچھے انداز میں اُن کا جواب دے دیا ہے۔ لیکن میں کچھ point of orders پر یقیناً بات کرنا چاہتی ہوں۔ نواب ایاز جو گیزی صاحب وزیر PHE کی جانب سے گذشتہ روز کوئی نہ میں زمین کے تناظر پر تین افراد کے قتل پر میزان چوک پر خی کئے گئے تھے۔ چونکہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کا نوٹس لے لیا ہے اور اس پر تحقیقات ہیں، وہ جو اس وقت پولیس آفیسرز تھے انکو معطل بھی کر دیا گیا ہے۔ لہذا یہ point of order کو تو میں یہاں پر پنٹا دیتی ہوں۔ چونکہ اس پر چیف ایگزیکٹو ایکشن لے چکے

بیں۔ جہاں تک D.P.O کی تعیناتی اور ڈاکٹر ز کا تعلق ہے نواب صاحب! کچھ معاملات ایسے ہیں جو Cabinet Forum ہے انکا اور وہاں پر اٹھائے جانے چاہیے۔ اور اس پر چونکہ اسمبلی میں بہت سے، اس وقت جو متعلقہ منشیہر ہیں وہ نہیں ہیں اور وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ اور یہ ایسے معاملات ہیں جو اگر اس فرم پر اٹھائے جائیں تو وہ زیادہ بہتر انداز میں solve ہو جائیں گی۔ پولیس کے حوالے سے بہت سارے point of orders آئے ہیں اور پولیس کے حوالے سے میں سمجھتی ہوں کہ میں G.A صاحب کو، یقیناً ان سے اس بارے میں بات کروں گی جتنے بھی point of orders ہیں اور ان سے بات کر کے میں ایوان کو اس کے متعلق آگاہ کروں گی کہ اس پر انہوں نے کیا اقدامات کیئے ہیں۔ جہاں تک شناختی کا رڑک کا تعلق ہے، یہ یقیناً ایک میٹنگ بھی ہوئی اور اس میں ہم نے، سب نے بیٹھ کر کے ان کا جواب سُن لیا۔ اس کے بعد ہم نے ایک letter بھی لکھا، پھر letter کھافیڈرل کو۔۔۔ (مداخلت)۔ جی ہاں! minutes پر بھی آ گیا۔ اور پھر ہم نے ان کو letter بھی لکھ دیا۔ اور پچھلے دنوں، دو تین دن پہلے جب سیشن ہوا تھا اس میں بھی میں نے اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دیا ہے یہ جو نیا آپ نے بتایا ہے کہ 92 Channel پر بھی آیا ہے۔ یہ بھی آپ استحقاق کمیٹی میں محرکین لے جائیں اور اس پر وہ کمیٹی کے جو Chair ہیں، اور کمیٹی جو بھی فیصلہ کریں گی انشاء اللہ، بہتر انداز میں اس مسئلہ کو آگے بڑھایا جائے گا۔ باقی جہاں تک زمینوں کے حوالے سے بات ہے اس پر میں آپ کو بتاتی چلوں کہ اس معاملہ پر وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں ایک خصوصی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اور چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی طبیعت ناسازی ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے۔ توجہ بھی وہ تشریف لا گئی گے تو اس پر وہ میٹنگ بُلا کر یقیناً اس issue کو solve کریں گے۔ اس کے علاوہ بھی زیارت وال صاحب! میں آپ کو کہتی ہوں کہ آپ انکے نوٹس میں لے آ گئے کہ آج اس پر بہت لمبی بحث ہوئی ہے۔ اگر وہ اپنی طرف سے کسی کو نامزد کرتے ہیں، کمیٹی کے لئے تو وہ کمیٹی کی میٹنگ بُلائی جائے اور اس میں اس issue کو جلد solve کر لیا جائے کیونکہ کافی اراکین کی طرف سے اس پر بڑی تفصیلی بات ہوئی ہے۔ تو یہ ایک یقیناً۔۔۔ (مداخلت)۔ جی زمینوں کے بارے میں۔ ایز فورس اور یہ اس کے حوالے سے۔ اور میں اپنے طور پر بھی ان محکموں سے رابطہ کروں گی اور ان کو بُلا کر کے انکا point of view کیا صورتحال ہے۔ باقی point of view کی اچھی مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی کو موثر بنانے میں اراکین اسمبلی کا بڑا role ہوتا ہے۔ لیکن میں نے اکثر note کیا ہے کہ بہت سے اسمبلی کے اراکین اپنی بات کر کے اسمبلی سے باہر چلے جاتے ہیں جو کہ یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اور اسمبلی کی باقی اراکین جو بات کرتے

بیں، انہیں اس میں بھی حصہ لینا چاہئے اور ایک اچھے طریقے سے اسمبلی کو آگے بڑھانا چاہئے۔ یہ ایک As a Custodian میں اپنے تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گی کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیں۔ اسٹینڈنگ کمیٹیز کے حوالے سے کہوں گی کہ بہت اچھے طریقے سے اسٹینڈنگ کمیٹیز ہمارے کام کر رہے ہیں لیکن اسٹینڈنگ کمیٹیز میں کچھ کمیٹیز دیر سے اپنی رپورٹ پیش کرتی ہیں جس سے متاثر ہوتی ہیں ہماری کارروائی اور Bills بر وقت نہیں ہوتے۔ یا Reports جو بھی جن کو ان کی ذمہ داری دی گئی ہوتی ہے۔ تو یہ ان چیز میں اور چیز پر سن سے بھی کہتی ہوں کہ وہ جتنی جلدی جو ایک ہمینہ کا وقت دیا گیا ہوتا ہے تو وہ جلد از جلد جب کمیٹی یا خصوصی کمیٹی بھی بنائی جاتی ہے تو جلد از جلد رپورٹ پیش کریں اور اس سے پھر issues بھی solve ہو گے اور ہم اپنے عوام کے سامنے بھی سُرخو ہوں گے اور بہتر انداز میں اسمبلی کی کارروائی چلے گی۔ میں ۔۔۔۔ (مداخلت)۔

**عبدالجید خان اچکزئی:** میڈم اپیکر! اسمبلی Autonomous Body ہے۔ اسمبلی کے 74 posts ہیں۔ آپ نے ان کو پہلک سروں کمیشن کے حوالے کیوں کیا ہے؟۔ اس کے بارے میں میں نے زیارت وال صاحب سے بھی بات کیا تھا۔

**میڈم اپیکر:** آپ! اپیکر سے متعلق جو بھی چیزیں ہیں، آپ! چیمبر میں آ کربات کر سکتے ہیں ادھر ہم discuss نہیں کر سکتے ہیں۔ اب میں گورنر صاحب کا انگریزی حکمنامہ پڑھ کر سناتی ہوں۔

## ORDER

In exercise of the power conferred on me by Article 109(b) of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Muhammad Khan Achakzai, Governor of Balochistan hereby order that on conclusion of business this session of Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Monday the

13th March, 2017.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ماتوقی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سے پہر 04:00 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)